

الله ملِّ عباده الغسلاء  
بِهَا اسْتَعْفَلَ كُلُّ بَنِي إِنْ شَرِكَ لِلَّهِ مَا يَنْهَا

لِيَسَ مِنْ عَالَمٍ إِلَّا وَقَدْ أَخْذَ اللَّهُ  
مِنْيَاكَ يَوْمَ أَخْذَ مِنْيَاكَ النَّبِيِّينَ

# علماء طلاق الرِّفَاعَةِ

مَوْلَانَا الْأَدَلُّ اللَّهُ عَزَّلَهُ أَبُو حَمَيْبَ اللَّبِّ

جَامِعُ مَجَادِلِ الْمُرْشِدِينَ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ دَوْلَتِيَّا

لِيَسَ الْعِلْمُ بِكَثْرَةِ الْحَدِيثِ وَلِكَثْرَةِ  
الْعِلْمِ عَنْ كَثْرَةِ الْخَشْيَةِ

مَنْ لَمْ يَخْشِ فَلَيَسَ بَعْالِمٌ

مكتبة المعارف

محلّة جنگی قصه خوانی بازار پشاور شهر

# فہرست مضمون

صفوفہ	عنوانات	صفوفہ	عنوانات	صفوفہ	عنوانات
۱۲	عالم کے پالیس گناہ اس سے	۱۲	تفاریظ	۱	
"	علم کرام کی فضیلت عالم ہمین	"	۲	۲	
"	پہلے معاف ہوتے ہیں اور	"	۰	۰	
"	غیر عالم کا ایک گناہ	"	۰	۰	
۱۳	اللہ سے فرز والے علماء ہیں	۱۳	۳	۳	
۱۴	اسانثیریہ ظفار پر حرم فرمایا	۱۳	۵	۵	
۱۵	میرے پالیس احادیث کو	"	۶	"	
"	پہنچانے والا جنت میں میرا	"	۷	"	
"	رفیق ہو گا۔	"	۷	"	
۱۶	علم کی فضیلت شرود رجہ یادہ	۱۵	اس کی بنیاد ہے	"	
۱۷	ایک حرف لکھنا ہزار غلام	۱۶	اللہ تعالیٰ قیامت کے دن	۷	
"	آزاد کرنے سے بہترے	"	علم کرام کو ایک جمجمہ کر لیگا	"	
۱۸	عالم کو سلام کرنا ہزار سال کی	۱۶	سب سے زیادہ سخنی کون ہے	۸	
"	عبادات سے افضل	"	عالم سے اتنے وعدیا ہے	۹	
۱۹	علم کے ساتھ خیر و بخلانی کا اجر	۱۸	طاہر علم کئے علمائے رحمت کی نعا	۱۰	
۲۰	لے علماء میں نے تم کو اپنا علم	۱۹	شیطان پر ایک عالم ہزار	۱۱	
"	اس کی نیہیں دیا تھا کہ تم	"	عابدوں سے زیادہ سخت ہے	"	
"	کو عذاب دول۔	"	ابنیا علیہ السلام کے بعد علماء	۱۱	
۲۱	علم کا اکام کرو ماسکین سے	"	شکاعت کریں گے	"	

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ← علماء کا کام اور مقام

مصنف ← مولانا امداد اللہ صاحب

طبع اول ← نومبر 2001ء

تعداد ← 1000 ایک ہزار

کتابت ← تحمدہ اللہ صاحب

← مکتبۃ العارف مجلہ جنگی پشاور باہتمام: محمد اسحاق پسند و پایان



مکتبہ دینہ محلہ جنگی پشاور

مکتبہ رحمانیہ محلہ جنگی پشاور

مکتبہ عمر فاروق زاد جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی  
کراچی

صادق کتب خانہ بیرون تبلیغی مرکز پشاور

مکتبہ مدینہ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

صابر حسین شع بک انجمن لاہور

صفحہ نمبر	عنوانات	نیشنل نیوزٹار	صفحہ نمبر	عنوانات	فبٹشوار
۴۹	اسلام کا صرف نام باقی ہو گا	۵۲	رسول علیہ السلام کا دل جلبون پڑھ	۲۸	۳۱
۵۰	جہنم کی ایک دادی	۵۲	علم والے اور غیر علم والے بارہ بیس	۳۰	۳۲
۵۱	اللہ کے زد تک مسیون فری قلی	۵۲	علماء کی ہرزتی میں توحید	۳۱	۳۲
۵۲	بے عمل عالم پر علم کی لعنت	۵۵	کی شہادت نیتے رہیں گے	"	۰
۵۳	وہ عالم نہیں جو عامل نہیں	۵۶	انشہ کی طرف سے خیر کا ارادہ	۳۲	۳۴
۵۴	حافظتی خوبی کو ہوں کی وجہ سے	۵۶	حافظتی خوبی کو ہوں کی وجہ سے	۴۳	۲۵
۵۵	عالم کیلئے ایک منادی کی خدا	۵۸	ایک سلسلہ سیکھنا ایک سال کی عبادت	۳۳	۲۶
۵۶	مسایع الارض	۵۹	سے افضل ہے	"	۰
۵۷	علماء و قسم کے ہیں	۶۰	انشہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ	۲۵	۳۶
۵۸	دنیا سے بے رغبتی	۶۱	خیکارا دہ فرماتے ہیں تو اس میں	"	"
۵۹	ہلگ کے لگام	۶۲	علماء کو زیادہ فرماتے ہیں	"	"
۶۰	علماء کرام کا فریضہ	۶۳	وازا ادا دہ انشہ بقوم مشرا	۳۸	"
۶۱	ہر مسلمان پر تین چیزیں فرض	۶۴	اکثر جہاں	"	"
۶۲	بے عمل عالم کی مثال	۶۵	جن گھرول کے ساتھ اسے خیر کا	۴۹	"
۶۳	یہ کیا بات ہے کہ.....	۶۶	ارادہ فرماتے ہیں ان کے پھوٹے	"	"
۶۴	دعوت بلکے میں مبی حدیث	۶۶	اپنے بڑوں کا احترام کرتے ہیں	"	"
۶۵	غیر علم والوں نے علم والوں	۶۸	علم کی طلب عبارت ہے اور	۵۰	"
"	کیا علم حاصل کیا ہے	"	اور اسیں بحث کرنا جہاں ہے	"	"
۶۶	تین میں سے دو حصے دین تکلیف	۶۹	و شید اللعلماو	۵۱	"

صفحہ نمبر	عنوانات	نیشنل نیوزٹار	صفحہ نمبر	عنوانات	نیشنل نیوزٹار
۲۰	ایک فرشتہ پریافرما تا ہے	۲۰	محبت کرو اور مالداروں پر حکمران	۲۰	۲۰
"	عالم کو دیکھنا عبادت ہے	"	کسی عالم کے ساتھ ملاقات	"	۲۱
۲۱	تم پر لازم ہے کہ علم سیکھو	۲۱	کتاب میں بحث کرنا تھا ملاقات	"	"
"	علم موسن کا درست ہے	"	علم ائمہ کی زمین پر اسکا امین	"	۲۲
"	کتاب دیکھنا عابد کی تشریف	"	کسی عالم کیا تھا مصافی میرے	"	۲۳
"	ساتھ مصافی کرنے کی طرح ہے	"	ساتھ مصافی کرنے کی طرح ہے	"	"
"	علم اور انبیا علیہ السلام کے	"	علم میں بحث کرنا بہادر ہے	"	۲۳
۲۲	جنت میں ایک درجہ کا فرق	۲۲	جو شخص بالم کی مررت پر	"	"
"	طالب العلم رکن الاسلام دیلمی	"	غمگین نہ ہو وہ منافق ہے	"	۲۵
"	اجرہ من النبیین	"	علم دریخ کا فضاب	۳۵	"
"	ملکی مثالی سماں کے تاروں	"	ہر مسلمان مژد عورت پر	۳۶	۲۶
"	کی طرح ہے	"	عقلاء صحیحہ کا علم فرض ہے	"	"
"	نوجوان دین کے طالب اور	"	امام ابوحنیفہ، فقہ کی تعریف	۳۷	۲۶
"	عابد کو ۲۷ صدیقین کا اجری لگا	"	من حرج فی طلب العلم فتو	۳۷	"
"	طالب علم کی رزق کی ذمہ داری	"	فی سبیل اللہ	"	۲۸
"	اللہ تعالیٰ پر ہے	"	دین کی بات دوسروں تک	۳۹	"
"	ایک رحمت علم کیساتھ ایک	"	پہنچنے والوں کے لیے	۲۹	۲۹
"	ہزار کھتوں سے بہتر ہے	"	حضرت مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کی دعا	"	"
"	عالیٰ کو دیکھنے پر الشّ تعالیٰ	"	عالیٰ اور عابد کے متعلق سوال	۳۷	۳۰

نمبر	عنوانات	صفر	نیشنل	عنوانات	صفر	نیشنل
۱۱۷	رسول اللہؐ کی بیشتریتی	۱۱۶	۹۲	قیامت کے دن و اعظم مطالبہ	۹۸	
۱۱۸	امام ہدیٰ کا خلود	۱۱۶	۹۲	توحیح بغیر شہادت کے نجکے	۹۹	
۱۱۹	بیعت کے بعد کا عرصہ	۱۱۸	۹۵	بجاہل سے زیادہ لینینہ آدمی	۱۰۰	
۱۲۰	امام ہدیٰ کے پاش عشق کا آنا	۱۱۹	۹۶	اے داؤد! ایسے عالم کا حال پچھوپ	۱۰۱	
۱۲۱	خرودِ رجہ جمال	۱۲۰	۹۷	آخرت میں کام آئیوالی مشغولی	۱۰۲	
۱۲۲	وجمال کا غصہ میں ہاتھ کرنا	۱۲۱	۹۸	حاتم اہمؑ کا ایک قصہ	۱۰۳	
"	زadol عیسیٰ علیہ السلام	۱۲۲	۹۹	الشہر کے زدیک شریف آدمی	۱۰۴	
۱۲۳	صیئی کے سانس کی طاقت	۱۲۲	۱۰۲	ابو حاتمؓ رہ کا عجیب قصہ	۱۰۵	
"	رجمال کا قتل	۱۲۲	۱۰۵	یرہبہ تو فرعون کا شہر ہے	۱۰۶	
۱۲۴	خرودِ رجہ ماجرون	۱۲۵	۱۰۶	یحییٰ بن یزیدؓ کا خط	۱۰۷	
۱۲۵	یا جون ماجرون جامنا	۱۲۶	۱۰۸	فتومی میں جلدی نہ کرو	۱۰۸	
۱۲۶	عیدیٰ کے قیام کا عرصہ	۱۲۶	۱۰۹	علمؑ آخرت کا حال	۱۰۹	
"	عمرہ کا قول	۱۲۸	۱۱۰		۱۱۰	
۱۲۷	نوجوان خاست اور ٹوپیں سرخ	۱۲۹	۱۱۲		۱۱۱	
۱۲۸	مغرب سے طلبِ آفتاب	۱۳۰	۱۱۳	اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا	۱۱۲	
"	دابتہ الارض کا خود رجہ	۱۳۱	۱۱۳	صح کو مسلمان اور شام کو کافر	۱۱۳	
۱۲۹	۱۲۰ سال کا عرصہ	۱۳۱	۱۱۳	کوئی سال دن ایسا نہیں	۱۱۴	
۱۳۰	بد ذات لوگ باقی رہ جائیں گے	۱۳۲	۱۱۵	آئیں گا جس میں بعد والے بُرے ہوں	۱۱۵	
۱۳۱	دینِ ذات کے پھیلا عبارت کی نہیں	۱۳۲	۰	خالفِ طائفوں کا طلبہ	۱۱۵	
۱۳۲	احساسِ ذمہ داری	۱۳۲	۱۱۶			

نمبر	عنوانات	صفر	نیشنل	عنوانات	صفر	نیشنل
۷۷	بنی اسرائیل کا ایک آدمی	۸۷	۹۶	الشکر رضا کا طالب	۷۷	
۷۸	شیطان کا ساتھ نہ دو	۸۵	۹۶	عملؑ کا عذاب دل کی موت	۷۸	
۷۹	آگ کی پیونی سے ہونٹ کاٹے	۸۶	۹۸	دنیا کے طالب کا آخرت	۷۹	
"	جلبے تھے۔	"	۰	میں کوئی حصہ نہیں	"	
۸۰	یا تی ملی انسان زبان القرآن	۸۶	۹۹	بے عمل علم کو کافر دل سے	۸۰	
"	فی واد و حرم فی واد غیرہ	"	"	پہنچے عذاب ہو گا	"	
۸۲	عمر منی الشہزاد کا قول	۸۸	۹۰	علم کی مثال و صنوکی طرح	۸۲	
"	الشہر کے زدیک ناپسند عالم	"	۹۱	اور دھرم نماز کے لیے	"	
۸۴	علماؤ کو تو الشہر کے خوازیں سے	۸۹	"	علم چھپائے والے پر مخلوق کی لعنت	۸۴	
"	لینے کا طریقہ معلوم ہے	۹۰	"	منافق آدمی کی علامت	"	
۸۶	عالم کا دنیا میں افضل ہونا عاداً	۹۱	۹۲	عالم کا استہزا، رکھرے	۸۶	
۸۷	دنیا کا عالم اور آخرت کا جاہل	۹۲	"	لوگوں کو درلتے ہو اور خود	۸۷	
۸۹	قیامت کے سخت عذابِ الاعالم	۹۳	۹۳	بھے بھول جاتے ہو	۸۹	
۹۰	علماء دین اگر اولیاً الشہزاد تو	۹۳	۹۴	عالماً سے وعدہ لیا گیا ہے	۹۰	
"	آخرت میں کوئی ولی نہیں	"	"	تیامت میں پہلا فیصلہ	"	
۹۱	مسجد میں لوگ حلقة صلح	۹۴	"	امام ابو عنیفؓ کا ارشاد	۹۱	
"	بیٹھیں گے دنیا دی اغرام کیلئے	"	"	علم کے خزلنے کی چابی	"	
۹۲	دنیا کی قیمت مچھر کے پہکے برابر	۹۵	۹۵	ایک واقعہ	۹۲	
۹۳	حسنور ملی اللہ عزیز وسلم کی دعا	۹۶	۹۶	قیامت کے زدیک یک قسم کا طبقہ	۹۳	

## حضرت مولانا مفتی خالد صاحب احسانی حفظہ اللہ علیہ

(مدرس) مدد و نفعیہ شیعہ تبلیغی مکتبہ

نحوہ فصل علی رسولہ الکریم اما بعد! اللہ کے فضل و کرم سے حضرت مولانا امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی کے اس رسالتے کا بالاستیغاب طالعہ کیا مسجد و درس و تدبیر و تبلیغ کی شفعتی کے باوجود پی سالہ تھا اختری میں آپ کی یہ تالیف اس سلسلے کی ایک کتابی ہے کتاب پر جس انداز میں مؤلف کی بہت افزائی کی گئی ہے اس سے شاید یہ اندازہ لکھنا غلط نہ ہو گا کہ مؤلف کو مقصد کے مطابق کتاب کو قرب کرنے میں بڑی مدد کا میاںی حاصل ہوئی ہے الحمد للہ علی ذالک وغایل متنازع الذکر۔ یقیناً علی کرام اور عامتہ الناس کیلئے انتہائی مفید ہے۔ اکثر لوگ علمائی مجالس سے محروم ہیں، انشا اللہ جب علمائے فضائل پر میں گے تو علمائے پاس جا جا کر مسائل دریافت کریں گے جس کی وجہ سے ان کی بہارت دوڑ ہو گی اور پوسٹے میں پر چلنے کی امنگ پیدا ہو گی۔ آج علماء اور پیارک کا آئیں تعلق نہ رہا یہ بہود و نصاریٰ کی سبے بڑی سازش ہے گیونکہ جتنے بھی ادیان بالآخر میں انکو معلوم ہے کہ علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے دثار ہیں اور جنی کام لوگوں کا تعلق اللہ کے ساتھ ہو رہا ہے اور انہی کی طاقت و قدرت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا ہے نیز ماڈے اور ملٹا عقائد اور ناسد لقین کو دلوں میں لکھا ہے اور یہی کام حضرات ملائکام کا ہے اسی بناء پر ادیان بالآخر والے اس کوشش میں ہیں کہ علمائے ساتھ عامتہ الناس کا تعلق نہ ہو جب علمائے ساتھ تعلق نہ ہو گا تو از خود برائے کالیقین اور اللہ کے غیر کالیقین دل میں گستاخاں جائیگا اور جب مادے کالیقین دل میں گستاخیکا تو یہ دنیا کی زندگی کے سوارنے میں لگ جائیں گے جس کی وجہ سے ان کے اندر بڑی سستی پیدا ہو جائیگی اور جب بزرگی پیدا ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ کی بجائے غیر اللہ کا حرف پیدا ہو جائے گا اور جب اللہ کے غیر کا حرف پیدا ہو جائے تو ان کو جستر جا ہو استعمال

## شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب دامت برکاتہ

### جامعہ عثمانیہ پشاور

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب نوجوان فاضل ہیں محمد اللہ دعوت د تبلیغ کے میدان میں فعال کردار کے مالک ہیں۔ موصوف کے علمی میدان میں آنے کا ذریعہ ہی دعوت و تبلیغ ہے اس لیے آپ موصوف کی نزاکت سے زیادہ واقف ہیں کہ بعض لوگ دیندار ہونے کے باوجود علماء کی عظمت سے بے خبر رہتے ہیں۔ بلکہ اپنے بعض اعمال پر خوش فہمی کے شکار ہو کر علماء سے جوڑ اور رابطہ رکھنا یا ان کی مخالف و مجالس میں حاضری غیر ضروری سمجھتے ہیں اس کا احساس لیکر مولانا صاحب نے اس پر روایات، اقوال جمع کر کے یہ بات ماضی کی ہے کہ علماء کی تنظیم واجب ہے، ان سے دوری اور بعد خسروان اور تباہی کا ذریعہ ہے کیوں نہ ہو کہ علماء حق سے رابطہ اور تعلق کے بغیر دین سے آگاہی مشکل ہے۔ اگرچہ کتاب کی زبان قابل توجہ ہے تاکہ تذکیر و تائیث اور دوسری غلطیوں کا ازالہ ہو کر صاف بات قاری تک پہنچے اور جو حوالہ جات دی ہیں ان کے مراجع و مأخذ کے نقل کے اہتمام سے کتاب کی عظمت بڑھے گی، اللہ تعالیٰ مولانا امداد اللہ صاحب کی محنت اپنے دربار میں قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

کرد۔

بہر حال حضرت مولانا امداد اللہ صاحب کو اللہ جزاۓ خیریے کہ انہوں نے اتنی  
محنت کے بعد یہ رسالہ تیار کیا اور حضرت کی یہ کاپش قالائی تحسین ہے یہی دعا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ اسے نام و معنیہ بنائیں اور اپنی ہارگاہ میں منزف قبولیت سے لوزاً کر پڑے عالم  
کے انسانوں کے لیے ہدایت کا سبب و ذریعہ بنائیں۔

بندہ خالد عصاہی حراجی

(مدرس) مدرس عربیہ شیعۃ مسجد

بروزہ ۱۰، ۲۰۰۱ء

## شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق عفی عنہ

نحمدہ وصلی علی رسولہ الکریم کبسم اللہ الرحمن الرحیم ۵  
اللہ تعالیٰ نے جب سے اس کا رخانہ عالم کو وجود بخشنا ہے اس وقت سے  
انسانیت کی اصلاح و نلاح کے لیے حضرت انبیاء و کرام کا سلسلہ جاری فرمایا چاہئے  
یہی حضرات انبیاء و انسانیت کے اصلاح کا عظیم فریضہ انجام دیتے رہے۔  
لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے صدقہ حضرات انبیاء و کرام کا  
سلسلہ ختم فرمایا تو اب قیامت تک یہی فریضہ حضرات علماء کرام انجام دیتے رہی گے،  
اس لیے حضرات علماء کرام کو انبیاء و کرام کا وارث قرار دیا گیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی سے  
کابل استفادہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان کے پورے مناقب و فضائل  
آدمی کے سامنے نہ ہوں۔

الحمد للہ فاضل مؤلف نے اپنی اس کتاب میں اس بات کی کوشش فرمائی  
ہے کہ علمائے کرام کے فضائل و مناقب عامۃ الناس کے سامنے آ سکیں اور علمائے  
کرام کے سامنے ان کی ذمہ داری پوری طرح واضح ہو سکے۔ اللہ ہمچنانہ و تعالیٰ کے  
سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس محنت کو منزف قبولیت بخٹے آئیں!

محمد اسحاق علی عنہ

(فاضل، مختصہ جامعہ دارالعلوم کراچی)  
دارالافتاء، مدرسہ دارالقرآن حبیم آباد (کراچی)

۱۴۲۲ھ، ۲۱ ربیع

## حضرت مولانا ابو یاسر صدیق احمد حسنا عفی عنہ

یہ کتاب ایک ایسے مرضیوں پر لکھی گئی ہے جس میں علم و اہل علم کی فضیلت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اگرچہ اس موصوف پر سینکڑوں کتاب میں محمد اللہ تعالیٰ ہر زبان میں موجود ہیں اس لیے کہ عام مسلمان دو اور ایسا کرام اور علمائے دین کے فضائل و مناقب اور ان کے واقعات انسان کو راہ راست دکھانے اور ایسیں دینی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اکیرہ میں، علماء دین رسول الکرم صلی اللہ علیہ و آله وسلم کے علوم ثبوت کے وارث اور حاملین ہیں، جو آپ کی تعلیمات کو تمام ذہنا اور پسند زدن و فرزند اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھنے والے، آپ کے پیغام کو اپنی جانیں دیکر دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے والے ہیں۔

حاملین علوم ثبوت کا اسلام اور شریعت اسلامیہ میں ایک خاص مقام ہے، فاضل مؤلف جناب مولانا امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم نے زیر لفظ کتاب میں اس بات کی سی فرمائی ہے کہ علماء دین کے فضائل و مناقب کو نئی نسل تک پہنچا سکے، اللہ سبحانہ تعالیٰ فاضل مؤلف کو اس کا بہتر صلة عطاء فرمائے اور تمام قارئین کو اس سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق بخشنے اور بلت اسلامیہ کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آئیں؟

ابو یاسر صدیق احمد علی عنہ

ہشتم مدرسہ دارالقرآن رحیم آباد (روا)

۱۵۲۱ء

یہ قاعدہ ہے کہ جس کام کے فضائل زیادہ ہوتے ہیں اسی قدر اس میں ذمہ داریاں بھی زیادہ ہوتی ہیں جس کام تبرہ اونچا ہوتا ہے اسی کے لقدر اس کے ذمہ حقوق بھی ہوتے ہیں جو منصب جتنا اونچا ہوتا ہے اتنا ہی وہ قابلِ محفوظ بھی ہوتا ہے جن کاموں میں لفظ زیادہ ہوتا ہے ان میں ادنیٰ بے اختیاطی سے نقصان اور خسارہ بھی اس کے لقدر ہو اکرتا ہے۔

قرآن پاک اور احادیث میں علم اور علماء کرام کے جو فضائل ذکر ہیں اور علماء کرام کو اللہ تعالیٰ نے جو اونچا مرتبہ و مقام عطا فرمایا ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر اس میں کوئی ہر تو اس پر موافذہ بھی اسی کے لقدر ہو۔ ایک عام آدمی چوری کرے تو اس کا جرم سُکم ہے مگر پولیس کا آدمی جب کہ وہ ڈیوبنی پر ہو وہ چوری کھے تو وہ بڑا جرم قرار دیا جاتا ہے اور اگر پولیس اسپیکٹر چوری کسے تو اسکا بھی بڑا جرم سمجھا جاتا ہے، اسی طرح چونکہ علماء کرام کا مرتبہ بہت اونچا ہے ان کا مقام بہت اعلیٰ و ارفع ہے اسی لیے ان کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔ اور ان کی لفڑیوں اور کوتا ہیوں پر بچڑ بھی سخت ہیں اور ان کی بے اختیاطی اور اپنے اعلیٰ منصب کی ناقدرتی سے اور ان کی مال طلبی اور جاہ طلبی سے عام افراد امت کا بڑا نقصان بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو پرے دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے  
امین!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدَةٌ وَنُصُلٌّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ  
الْكُفَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْجَنَّاٰءِ  
جَهَنَّمَ كَعَذَابِهِ، أَوْ عَزَّتِ اللَّهِ تَعَالَى  
كَمْلَةٌ هِيَ أَدْرَاسُهُ رَسُولُهُ وَالْعَلَمَاءُ  
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ،  
أَوْ عُلَمَاءُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مُؤْمِنَاتُ كَلِيلَةٍ  
سُورَةُ مُجَادَلَةٍ آيَاتُ نَبْرَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَسِّرْ فَعَلَ اللَّهُ السَّلِيقَ  
اللَّهُ تَعَالَى كَا إِرْشَادٍ هِيَ كَمْ مِنْ إِيمَانٍ  
أَمْتَقُ مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُفْسَدُوا  
إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَالْأُولَاءِ  
جَاهَدُوهُمْ وَرَجَّاهُمْ وَجَاهَتْهُمْ  
الْعِلْمُ دَرَجَاتٍ.

سُورَةُ مُجَادَلَةٍ آيَاتُ نَبْرَا

**ف** سَيِّدُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنَّى رَوَايَتُهُ هِيَ أَدْرَاسُهُ  
الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدُ رَجُلَيْهِ زَيَادَهُ هِيَ أَدْرَاسُهُ دُرْجَوْنَ  
سَافَتْ هِيَ جُوْپَانِجُ سُورَبُسْ مِنْ طَهْ هِيَ دَاهِيَارَهُ

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ علم کا حرف اللہ تعالیٰ کے لیے سیکھنا اللہ  
کے خوف کے حکم میں ہے اور اس کی طلب یعنی تلاش کے لئے کہیں جانا،  
عبارات ہیے اور اس کا یاد کرنا نتیجہ ہے اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا  
بھروسہ ہے اور اس کا پڑھنا صدقہ ہے اور اس کا ابل پر خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے  
یہاں قدرت ہے اس لیے علم جائز ناجائز کے پہچاننے کی کسوٹھ ہے  
اور جنت کے راستوں کا نشان ہے وحشت میں بھی بہلانے والا ہے

اور سفر کا ساتھی ہے کہ کتاب دیکھنا دلوں کام دیتا ہے اسی طرح تنہائی میں  
ایک محدث ہے خوشی اور رنج میں دلیل ہے دشمنوں کے لیے ہتھیار ہے  
حُنْتَعَالِ اس کی وجہ سے ایک جماعت علماء کرام کو بلند مرتبہ  
عطایا فرماتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے  
ہیں کہ ان کے لشائی قدم پر پلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے  
ان کی راستے کی طرف رجوع کیا جائے فرشتے ان سے دوستی کرنے کی رغبت  
کھتے ہیں اپنے بڑوں کو برکت حاصل کرنے کے لیے یا محبت کے طور پر ان پر  
سلتے ہیں اور ہر تراور خشک چیز دنیا کی ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی  
ذغاکری ہے جسیکہ سمندر کی چھڈیاں اور خمل کے درندے اور چپتے اور زہر پلے  
جا لازم ہی می دعا نے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور یہ سب اس لیے کہ علم دلوں  
کی روشنی ہے آنکھوں کا نور ہے علم کی وجہ سے بندہ امانت کے بہترین افزاؤں کی  
ہیچ جاتا ہے دنیا اور آخرت کے بلند مرتبوں کو حاصل کر لیتا ہے اس کا مطالعہ  
رذوں کے برابر ہے اس کا یاد کرنا تجوید کے برابر ہے اس سے رشتے بخوبی جاتے  
ہیں اور اسی سے حرام حلال کی پہچان ہوتی ہے وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا  
تاب ہے سید لوگوں کو اس کا اہم کیا جاتا ہے اور بد جنت اس سے محروم ہوتے  
ہیں - فھنکی ذکر، ایک آیت میں ارشاد ہے کہ اَنْهَا يَخْتَصُّ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ  
الْعَلَمَاءُ "سورۃ فاطر" یقیناً اللہ تعالیٰ سے ڈستے ہیں ہیں اس کے بندوں میں جو  
علماء ہیں اللہ تعالیٰ کی خشیت علماء کا وصف خاص اور لازم ہے لیکن اس کا پہلے  
بھی نہیں کہ بغیر عالم میں اللہ تعالیٰ سے ڈر نہیں لیکن جتنا علماء ڈستے ہیں اتنا غیر عالم  
نہیں ڈستے۔

## فضائل العلماء

ذکر فی بعض الاخبار ان العلماء اذا آتوا الى الصراط اثکون  
ویجدهم کالشمس الصناحية وانوار هنر ربانیت أیضی میهیه  
ویجید کل عالم منہ عرواء میں نور الجنة یعنی له مسیدة  
خمسماہی عام وتحت لواء العلم کل من اقتدى بعلمہ وكل من  
احبہ فی الله ومتادیتاوی هؤلاء احباء الله هؤلاء اولیاء الله  
هؤلاء الذین خلقوا الانبياء هؤلاء الذين علموا عباد الله  
هؤلاء الذين دعوا الى الله هؤلاء الذين حفظوا حدود الله هؤلاء  
صائیع الدجی هؤلاء ائمۃ المهدی فیاذا دنوا من الصراط یوضخ  
علی رأس کل واحد منہ تراج من نور الجنة لتووضخ ذایل  
التاج فی السماء السابعة العلیا الحرق نورہ الى الارض السابعة  
السفلى ویکسی کل واحد منہ مرحلة من حلل الجنة لکو  
پشتہت تلك المرحلة بین السماء والارض الخطي نورہ الشمس وق  
لمات الحالات کله هنر عشقیا رؤیتها وملائکة الارض والبحار  
من رایحة المسك وینزل على رأس کل واحد منہ عمامة من نور  
تفیه میں حق شری جدت و من حری الشمس و لشدوا

کتاب بستان الواقعین و ساقن الساعینہ للیام الی الفرج عبد الرحمن بن الی  
الحسن علی بن محمد بن الجوزی القریشی التمیمی الجدی النبیل المترف سنة ۵۹۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عبد الرحمن بن ابو الحسن سے روایت ہے روایت ہے عبد الرحمن نے ارشاد فرمایا کہ بعض روایات نیک ہے کہ علماء کرام جب پلی صراط پر آئیں گے تو ان کے چہروں کا اللہ سورج کی چمک کی طرح ہو گا اور ان کا لوزان سے آگے ہو گی اور ہر عالم کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہو گا جو جنت کے لوز کا ہو گا اس کی روشنی پانچ سو سال کے فاصلے پر ہو گی اور اس جھنڈے کے پانچ یعنی اس عالم کے جھنڈے کے پانچ ہر دو شخص ہو گا جس نے اس عالم کی حق بات کی اقتدار کی ہو اور جس نے اس سے محبت کی ہو اللہ تعالیٰ کے لیے اور ایک آواز میں والا آواز نے گایہ ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے محرب تھے اور اللہ تعالیٰ کے درست تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو انسان اسلام کے خلف تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ کا دین سنبھلتاتے تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حدود کی حفاظت کرتے تھے اور یہ انسان کے ستائے تھے اور ہدایت کے آئٹر تھے پس جب پل صراط کے قریب ہو جائیں گے تو ہر ایک عالم کے سرچنعت کے لوز کا ایک تاج پہنایا جائے گا اگر یہ آج سات آسمانوں کے اوپر رکھ دی جائے تو اس کا لوز سالتوں زمینوں کو روشنی کرے گی اور ہر عالم کو جنت کے سونے کے زیور پہنائے جائیں گے اگر اس لوز کے زیور کو انسان اور زمین کے درمیان کھولا جائے تو اس لوز کی وجہ سے سورج کی روشنی پھیپ جائے اور اس کے دیکھنے سے سب مخلوق عرش سے مر جائیں اور اس کی خوشبوی زمین بھر جائے گی اور سمندر بھی خوشبوی بھر جائے گا اور ہر عالم کے سر پر نور کا باول ہو گا جو اس کو سورج اور جہنم کی گردی

سے بچاتے گا۔

① عن عبد الله بن سعيد رضي الله عنه سيدنا عبد الله بن سعيد رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں، اور اس کی بنیاد ابو بکر اول، عمر و مسلم، عثمان، کافر تیرسا، اور علیؑ کا جو تحفہ اپنے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کا اتباع لفظیب فرمائے آئین۔

۲ عن عبد الله رضي الله عنه سیدنا عبد الرحمن بن مسعود سے روایت  
بے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کرام کو ایک جگہ جمع کرے گا اور ان سے ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تمہارے دلوں میں حکمت یعنی قرآن اور حدیث کا علم اس لیے رکھا تھا کہ میں تمہارے ساتھ خیر و بخلانی کا ارادہ رکھتا تھا تو جاؤ بنت میں میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیے جو تم پر تھے۔

ف ، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دین کی مثال ایک شہر سے دھو ہے یعنی علم ایک شہر ہے ایک کمرہ کی طرح اور علم ایک مکان ہے اور مکان انسانوں کے بینے کے لیے ہوتا ہے اور انسان جب ایک مکان میں ہو تو محفوظ ہوتا ہے اور بغیر مکان کے غیر محفوظ ہوتا ہے اس لیے جن لوگوں کے پاس دین کا علم نہیں ان کا شیطان سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے بلکہ بعض اوقات تو غیر عالم شخص خود اس کا دوست اور شیطان کی طرح پورا ایک شیطان بن جاتا ہے اس لیے توحید شریف میں ارشاد ہے فقیہ واحد آشد تعلی الشیطان میں الف عابد ، شیطان پر ایک عالم بزرگ ابادی سے زیادہ محنت ہوتا ہے یعنی شیطان عالم والوں سے ڈرتا ہے اور غیر عالم والوں سے نہیں ڈرتا۔ اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ وہ مکان جو انسانوں کے لیے امن اور حفاظت کی جگہ ہے

اس کی بنیاد ابو بکر صدیقؓ اور چار دیواری عمرؓ، اور چھپت عثمانؓ اور علیؑ دروازہ ہے ان کا اتباع کرنا نجات ہے اور اس حدیث بشریف میں ان چاروں کا مقام ترتیب سے ارشاد فرمایا یعنی ابو بکر اول، عمر و مسلم، عثمان، کافر تیرسا، اور علیؑ کا جو تحفہ اپنے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کا اتباع لفظیب فرمائے آئین۔

۲ عن عبد الله رضي الله عنه سیدنا عبد الرحمن بن مسعود سے روایت  
بے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء یوم القیامت کو فیقول ارق  
العلماء یوم القیامت کو فیقول ارق  
لئے آخذن حکمیتی فی قلوب رکن  
الآوات اور میڈ کسر الخیر لاذہبتو  
اللهم اجمعت فقتد غفرت دکلم  
عنه ماماکان میشکن  
(من دام الہ عنیف)

ف ، ابو منی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پسندوں کو اتحاتے گا پھر ان میں سے علماء کرام کو چھانٹے گا اور ان کو خطاب فرمائے گا کہ علماء کرام کی جماعت میں نے جان کر تم کو علم دیا تھا اور اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تم کو عذاب دوں پس جاؤ میں نے تم سب کو معاف کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے کے لیے کوئی عدالت پر ہو گا تو علماء سے ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تم کو علم و حکمت سے

اس لیے نواز اتحاد کہ تمہارے جو کچھ گناہوں سب کو معاف کر دوں اور میں اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

علی کرم اللہ و جہیں سے روایت ہے کہ جو آدمی علم میں آگے بڑھے مگر دنیا میں زہر میں ترقی نہ کرے تو یہ الشر کے ذات سے دور ہوتا جائے گا۔

(۲) عَنْ أَبْنَىٰ مُسْتَعْوِدٍ بِحَسْنِ اللَّهِ سَيِّدِ النَّبِيِّنَ مُحَمَّدِ الرَّسُولِ وَآلِهِ وَصَاحِبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

قالَ رَبِّكُمُولَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَالِمٍ إِلَّا وَقَدْ

أَخْذَ اللَّهُ مِنْثَانَ يَوْمَ الْحِدَادِ

مِنْثَانَ النَّبِيِّنَ يَرْفَعُ عَمَّةَ

مَسَاوِيِّ عَمَّلِهِ يَمْجَالِسُ عَلَمَهُ

إِلَاتِهِ كَأَيُّوْحَىٰ إِلَيْهِ

(کنز العمال جلد تبراء صفحہ ۱۵۳)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ سعادت کے معاملہ میں سب زیادہ سمجھی کون ہے جو دنالہ اللہ تعالیٰ و مسیح اول اس کا رسول ہی خوب بہتر جانتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب بڑا سمجھی ہے اور میرے بندی میں سب بڑا سمجھی ہوں اور میرے الہامہ اور حداۃ۔ (مشکوہ)

فائدہ : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قرآن پاک میں اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ

لَمَّا أَتَيْنَاهُ مِنْ كِتْبًا وَ حِكْمَةً

شَرْجَاءَ كُوَرَّسَوْلَ حَصْدَقَ

لِمَا مَعَكُمْ لَتَوَمِّنَ بَدْ وَ لَتَنْصُرَنَ

كُوئی اور نبی آؤں جو موانع ہو اس کا

جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول کی رسالت پر دل سے اعتقاد بھی

(سورہ آل عمران ۱۸)

فائدہ : ارشاد فرمایا سب بڑا سمجھی اللہ تعالیٰ ہے کہ دوست اور شہنشہن سب کو رزق دیتا ہے پھر انہوں میں سب بڑا سمجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور پھر عالم ہے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد سب بڑا سمجھی وہ ہو گا جس نے مال سخراج کی لوگوں کو کھانا بھلا دیا، بلکہ یہ فرمایا کہ سب بڑا سمجھی وہ ہو گا جس نے دین

کا علم سیکھا اور پھر بھیلانا اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین سکھا ہے اور پھر بھیلانے کی توفیق دیتے اور آخر میں پھر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ مانند آتے گا کہ وہ بھی کے تابع نہیں ہو گا بلکہ اس کے تابع اور لوگ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ وہ ایک جماعت کی مانند ہو گا اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ مختلف اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معزز و مکرہم ہو گا۔

(۱) عَنْ أَبْنَىٰ مُسْتَعْوِدٍ بِحَسْنِ اللَّهِ سَيِّدِ النَّبِيِّنَ مُحَمَّدِ الرَّسُولِ وَآلِهِ وَصَاحِبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَالِمٍ إِلَّا وَقَدْ

أَخْذَ اللَّهُ مِنْثَانَ يَوْمَ الْحِدَادِ

مِنْثَانَ النَّبِيِّنَ يَرْفَعُ عَمَّةَ

مَسَاوِيِّ عَمَّلِهِ يَمْجَالِسُ عَلَمَهُ

إِلَاتِهِ كَأَيُّوْحَىٰ إِلَيْهِ

(کنز العمال جلد تبراء صفحہ ۱۵۳)

کرنا اور اس کی مدد بھی کرنا۔

**فائدہ ۱:** جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے وعدہ لیا تھا اس طرح علماء سے بھی وعدہ لیا تھا کہ تم بھی ایک دوسرے کی مدد کی تائید کرو اور جو ایسا نہ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کی خلاف ورزی کی۔

اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ علماء کرام اور انبیاء کرام علیہم السلام کا کام ایک ہے یعنی دین کی اشاعت کرنا اور لوگوں پر محنت کرنا اور آپس میں محبت رکھنا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یعنیت نصیب فرمائے۔

**فائدہ ۲:** سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت  
عنه قائل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ شیطان پر ایک فقیہہ عالم ایک ہزار عابد دل سے آشندگی کو وسٹکن نقیۃ کو واحد آشندگی کو وسٹکن میں آلف زیادہ سخت ہے۔  
(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

**فائدہ ۳:** فقیہہ عالم کو سمجھتے ہیں جو علم دین میں پوری طرح سمجھ رکھتا ہو اس کا علم بہت درج اور گھرا ہو نظر و نکار اور تحریر کی دوستی سرفراز ہو چونکہ علماء کرام اپنے علم و بصیرت کی وجہ سے شیطان کی کوششوں کو ناکام بناتے ہیں اور شیطان کے مکروہ فریب کو جانتے ہیں جو کہ غیر عالم عادت گزار نہیں جانتا اس لیے شیطان کے لیے ایک فقیہہ کا وجود ہزار عابدوں کی نسبت زیادہ سخت ہے بلے علم عابد کو بہکانا شیطان کے لیے زیادہ آسان ہے علماء اپنے علم کی وجہ سے خود بھی شیطان کے عقائد کو جانتے ہیں اور ان سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بھی بچلتے ہیں کوشش کرتے ہیں اس لئے شیطان کے لیے جو اسی ہونا تو ظاہر ہے اس لیے جو لوگ خود عالم نہیں ان کو جاہیز کر علماء کی محبت

کنز العمال جلد بزرگ جلد ۱۹۷

**فائدہ ۴:** جو شخص روزانہ دین سیکھ رہا ہو تو اس کے لیے ملائک رحمت کی دعا محنتے ہیں اور اس کی زندگی میں برکت ہوتی ہے، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ عقل بھتا ہے کہ دنیا کے کام نہ کرنے سے رزق میں کمی ہو گی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے رزق میں کمی نہیں ہو گی بلکہ صرف رزق میں نہیں پوری زندگی میں برکت ہو گی۔ ان فضائل میں اس امتت کا ہر

اور بجاہد وہ کو جنت میں داخلہ کی اجازت فرمائیں گے اور علماء کو اس وقت تک دخول جنت کی اجازت نہیں ملی ہوگی تو علماء عرض کریں گے کہ یا اللہ ہمارے علم کی برکت سے تو یہ لوگ عابد اور بجاہد ہوتے پھر ان کو ہم سے پہلے جنت میں داخلہ کی اجازت کی کیا وصیہ ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ تم میرے زندگی میں بعض فرشتوں کی طرح ہو تم سفارشیں کرو تمہاری سفارشیں قبول کی جائیں گی پہنچنے والے علماء سفارشیں کریں گے اس کے بعد خود جنت میں داخل ہوں گے (اجایاں)

⑩ عن ابن عمر رضي الله عنه سيدنا ابن عمر رضي الله عنه روايت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امرت میں سب سے زیادہ بہتر علماء ہیں اور علماء میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہیں جو میری امرت پر رحم کرنے والے ہوں اور خطرہ یقیناً اللہ تعالیٰ عالم کے چالیس گھنہوں کا اس سے پہلے معاف کرتے ہیں کہ غیر عالم کے ایک گناہ کو معاف کرنے اور خبردار یقیناً وہ عالم جو انسانوں پر رحم کرنے والا ہو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا نور اتنا ہو گا کہ اس کے لئے میں لوگ چلیں گے یعنی مشرق سے مغرب تک اور اتنا نور ہو گا جیسے ایک روشن ستارہ۔

(کنز العمال ص ۱۵۲ جلد نمبر ۱۱)

زیادہ سے زیادہ اختیار کریں اور ان سے مسائل پر چلتے رہا کریں اس طرح شیطان حکماں کے بیٹکنے کے لیے راست نہیں بلے کا درخت جو لوگ علماء سے بے نیاز ہو کر اپنی مرمنی سے عبادت وغیرہ اعمال میں لگتے ہیں وہ بہت خطرہ میں ہوتے ہیں؛ اعلوم شیطان کب اور کس طرح ان کو بہکا دے گا۔

⑦ عبد الشدوں عبارت رضي الله عنہما کا ارشاد ہے۔

تلار رسی العلم ساعۃ حدث	رات کو تھوڑی دریہ کا سیکھنا سکھانا
اللذیل خیر میت آخیارہما	ساری رات نفل نمازوں میں مشغول
	لہنے سے بہتر ہے۔

⑧ ابو دردار رضي الله عنہ سے روايت ہے کہ میں ایک مسئلہ سیکھوں یہ مجھے ساری رات نفلوں میں قیام سے زیادہ محبوب ہے۔

و عن عممان بن عفان رضي الله عنہ سیدنا عثمان بن عفان رضي الله عنہ سے روايت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ علیہ وسلم و سلطنت شفیعہ تیورہ تین جماعتیں شفاقت کریں گی ایک القيمة و ثلاثة الانبياء مشعر انبیاء علیہ السلام و دوسرے علماء اور العلماء مشعر الشهداء اور تیرے شہداء۔

(رواہ ابن ماجہ)

فائدہ، امام غزالیؒ نے ارشاد فرمایا اس حدیث سے علم کا نہایت بڑا مقام ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد اور شہادت سے پہلے ذکر فرمایا گیا ہے باوجرد یہ کہ شہادت کی فضیلت میں بہت روایات وارد ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ عابدوں

**فائدہ :** اس حدیث میں ساف بیان فرمایا ہے کہ انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کے بعد اور اس امت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد علماء کرام کا مقام ہے اور وہ سب انسانوں میں بہتر ہیں پھر ان میں سب سے زیادہ وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثرت پر رحم کرنے والا ہو اُمت پر رحم کرنے میں سب سے زیادہ رحم یہ ہے کہ ان کی آخرت کی فکر کی جائے۔ اس دور میں دین سے بہت غفلت ہے اور بہت دوری ہے اگر علماء کرام ان کی فکر کریں تو کون ہے جو اس امت کے ہر فرد کی نظر کرے انبیاء علیہم السلام کا آماجھی بند بر گیا ہے اب یہ مکمل صرف علماء کے ذمہ ہے اور اس کے بعد اور مسلمانوں کے ذمہ ہے کہ اور وہ پر رحم کریں تو ان کو بھی یہ ثواب ملے گا۔

(۱) **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ علیہ وسلم از حسنه خلق کانی الَّذِينَ يَا قُولَكَ  
مِنْ أَبْعَدِنِي يَنْزَلُونَ أَحَادِيثِي وَسُلْطَنِي  
وَيَعْلَمُونِي نَهَا النَّاسَ۔  
کنز العمال ص ۲۲ مدد ۱۱

**فائدہ :** اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرمائیں اور میرے بعد آئے والے میں اور میرے روایات اور میری سنتوں کو لوگوں تک پہنچائیں، دیکھو پہنچانے والوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اس میں علماء کے ساتھ دعوت تبلیغ کرنے والے بھی داخل ہیں۔

**فائدہ :** اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرمائیں اور میرے بعد آئے والے میں اور میرے روایات اور میری سنتوں کو لوگوں تک پہنچائیں، دیکھو پہنچانے والوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اس میں علماء کے ساتھ دعوت تبلیغ کرنے والے بھی داخل ہیں۔

**سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت**  
کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں جس نے چالیس احادیث کو یاد کیا جس سے اللہ تعالیٰ ان کو نفع نے تو ان کو ارشاد ہو گا کہ جنت کے جس دروازے سے چلے گا داخل ہو جائے۔

(۱۲) **عَنْ آبِي مَسْعُودَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى  
أَمْرِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْفَعُهُ  
اللَّهُ تَعَالَى يَهَا نَفْتَلَ لَهُ ادْخَلَ  
مِنْ أَنْبَابِ الْجَنَّةِ شَيْئًا۔  
کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۵

(۱۳) **عَنْ جَاهِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ**  
سمیرہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ أَرْبَعِينَ  
حَدِيثًا بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ فَيْقِيقٌ  
فِي الْجَنَّةِ۔  
کنز جلد بہر ۱ ص ۲۲۶

**سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری چالیس احادیث کو مرنے کے بعد چھوڑ دیے تو وہ جنت میں میرارفیق ہو گا۔**

**فائدہ :** ارشاد فرمایا کہ جس نے چالیس احادیث مرنے کے بعد چھوڑ دیے تو جنت میں میرارفیق ہو گا۔ جب چالیس احادیث کے یوفسائل میں تو جس نے ہزاروں لاکھوں احادیث کو چھوڑ دیا ہو اس کا لکھنا اونچا مقام ہو گا۔

(۱۴) **عَنْ أَبِي الدَّرَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى  
أَمْرِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا صَدَقَ

فائدہ : ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس چالیس احادیث کے فضائل کے ترتیب دیتے ہیں کا مقصد ہے کہ لوگوں میں شوق پیدا ہو جائے ورنہ صرف چالیس احادیث کو سیکھنا مقصد نہیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ انسان روزانہ علم دین کو سیکھے اور جتنا ہو سکے زیادہ سیکھے اور دوسروں کو سکھاتے آئیں حدیث میں ارشاد ہے طالب العلم افضل عنده اللہ تعالیٰ میں المجاهد فی تسیل اللہ ، یعنی طالب علم اللہ کے نزدیک مجاہد فی سبیل اللہ سے افضل ہے اور ایک روایت میں ارشاد ہے طالب العلم بین الجہاں کا الجی بین الاموات طالب علم جاہلوں میں اس طرح ہے جس طرح مژدوں میں زندہ ۔ ان احادیث کو خود سیکھنا بھی ہے اور دوسروں کو سکھانا بھی ہے ان احادیث کو سیکھنے اور سکھانے کا مقصد ہی ہے کہ قیامت کے دن میرے ہر اتنی کو اتنا اجر ملے جتنا علم کرام کو ملے گا۔

۱۷) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا علم کی بخشی اور ایک حرف لکھنا اور سیکھنا یہ آپ کے لیے ساعاتِ فی مَجْلِسِ الْعِلْمِ لَا تَمْسَّقْتُ اس سے بہتر ہے کہ آپ ایک ہزار لام آزاد کریں ۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ کا علم کے چہرے کو دیکھنا اس سے بہتر ہے فریب تصدق تباہ فی سبیل اللہ وَسَلَّمَ لِكَ عَلَى الْعَالَمِ خَيْرِ لَكَ مِنَ الْفَرِیْبِ تَصْدِقَتْ بِهَا فی سبیل اللہ کہ آپ ایک ہزار گھوڑے اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کریں ۔ اور آپ کا

۱۹) أَمْرَدِينَهَا بَعْثَةُ اللَّهِ فَقِيهَا وَكَنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا  
کنز العمال جلد نمبر ۱ ص ۲۲۲

کے بارے میں تواشد تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء کرام میں سے اٹھاتے گا اور میں اس کے لیے شفاعت بھی کر دے گا اور گواہی بھی دول گا کہ یہ عالم ہے۔  
۱۵) عَنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ حَفَظَ عَلَى أَمْرِهِ أَرْبَعِينَ حَدِيدِيَّةً مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعْثَةُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهَا وَلِمَنْ حَفَظَ عَلَى أَمْرِهِ أَرْبَعِينَ حَدِيدِيَّةً مِنْ أَمْرِ دِينِهَا  
کنز العمال جلد نمبر ۱ ص ۲۲۳

یہ نا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرمایا کہ میری امت میں جس نے چالیس اربعین حملہ نیائیقاً نفع ھو گئی اور دین کے کاموں میں ان کو نفع ہو تو شیخ قیامت دینہ میں بعثت یوم القیامۃ من  
کے دن علماء کرام کے ساتھ ہو گا اور عالم کی خوبیت عابد پرست درجہ زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ دو درجوں میں کتنا فاصلہ ہے۔  
(کنز العمال جلد نمبر ۱ ص ۲۲۳)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کی دن علی کرام کو کیک جگہ جمع کے گا اور ان سے ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تمہارے دل کی میں محبت لینی قرآن اور سنت کا علم اس لیے رکھتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ خیر و بھلائی کا امداد رکھتا تھا تم جاؤ جنت میں میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیے چوں تمیر ہتھ۔

**فائدہ :** ابو جوہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے ان اپنے بنزوں کو آٹھا نے گا پھر ان میں علاوہ کوچھا نہیں گا اور ان کو خطاب فرمائے گا کہ علاوہ کی جماعت میں نے جان کر تم کو علم دیا تھا اور علم اس لیے نہیں دیا تھا کہ تم کو عذاب دوں یہیں جاؤ میں نے تم سب کو معاف کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بنزوں کے فیصلے کے لئے گرسی عدالت پر ہو گا تو علماء سے ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تم کو علم و محکمت سے اس لیے نوازا تھا کہ تمہارے بھوکپھے گئے ہوں اس سب کو معاف کر دو گو اور میں اس کی کمی کو جو روانہ ہے کرتا۔

١٩) عن ابن مسعود رضي الله عنه سيدنا عبد الرحمن مسعود رضي الله تعالى عنه  
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أرشاد فرميأك الله تعالى يمك  
له عليه وسلمه وسبله يبعث الله تعالى

یعیادۃ الف سنۃ

۱۸

عالٰم کو سلام کرنا اس سے بہتر ہے کہ آپ  
ایک ہزار سال عبادت کرے۔

کتاب لباب محدث

فائدہ، علم دین کے ایک حرف لیکھنے پر اتنا ثواب ہے تو دین کی پوری کتابوں  
لے لیکھنے اور پڑھنے اور اس پر عمل کرنے پر کتنا ثواب ہو گا اور عالم کو محبت اور  
شفقت سے دیکھنا ایک ہزار گھوڑوں کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے یہ ثواب تو عالم  
کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا ہے تو جو شخص عالم کی خدمت کرے اور جو عالم کے  
ساتھ دین کے کاموں میں مدد کرے تو اس کو تو یقیناً بہت بڑا اجر ملے گا۔ اور عالم  
کو اس لیے محبت سے دیکھنا ہے کہ اس کے پاس دین کا عمل ہے وہ دین جس پر  
عمل کرنے سے دنیا ادا خوت میں کامیابی کے وعدے ہیں اگر عالم نہ ہو تو دین بھی  
رسانے سکتا نہ ہو گا اور اسے عالم کا اکام کرنے اور محبت سے دیکھنے پر اتنا اجر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد سنائے کہ جب عالم بیان کے لیے بیٹھ جاتے ہے جس میں بیہودہ یعنی فضول بات نہ ہو تو اس کی ہر کوئی بات پر جو اس کی زبان سے نکلو گی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اس پر ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس کے لیے اور سننے والوں کے لئے قیامت ہے دعا کے مغفرت کرتے ہیں اور ایسی حالت میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے مغفرت کرتی ہے شعر قال لَهُمُّ الْقَوْمُ لَا يَسْتَعْ يَهْتَجِلِيْنَهُمْ  
باب الحديث پھر فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والا بھی محمد نہیں ہوتا  
فائدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے دین قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات  
کے صوف بیان کرنے پر اتنا اجر اور ثواب مقرر فرمایا ہے تو عمل پر کتنا ثواب اور  
اجر ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب مسلموں کیلئے دین پر عمل کرنا آسان فرماتے۔ آئیں :

الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَعَرٌ مِّيزَنٌ  
عَلَيْهِ بِقَسْلَقٍ لَتَسْعَوْنَا الْعَلَمَاءُ فَالْأَنْتَمُ  
عَلَمَكُمُ الْأَنْتَمُ وَمَصَادِيْنَ الْآخِرَةَ  
كَمَا كَمَلَ عَلَمَكُمُ الْجَمَاعَتُ مِنْ نَانِيَا عَلَمَ  
لَعْنَاصَعَ فِيْكُمْ عَلَمَيْ وَأَنَا أَرْنِيدُ  
أَنَّ أَغْدِبْكُمْ أَذْهَبُوا فَقَدْ عَفَرُتُ  
جَاؤْمِنْ نَمْهَارِي مُغْفِرَتُ كَرْدِي.  
لَكَمُ.

كتاب العمال جلد نمبر ١٣

اد راکی روایت میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے  
کہ علمائی جماعت میں نے تمہیں علم نہیں دیا تھا، مگر اپنے معرفت کیلئے آب  
اس حال میں مکھڑے ہو جاؤ کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

فائدہ : اس حدیث میں علماء کرام کا احترام و احترام کا حکم ہے دیے تو مسلمان کا اکام و  
احترام ضروری ہے لیکن علماء کرام کا تو بہت ضروری ہے اس لیے کہ علماء کا تونام لیا گیا  
ہے اور ماسکین کے ساتھ بیٹھا کرو اور مالداروں پر حرج کرو اس  
لیے کہ یہ لوگ بہت معسیتوں میں گرفتاری ہیں، اور ان کی مالوں کو ان پر چھوڑو والوں کا طمع نہ  
کرو آج کل یہم لوگ تو مالداروں کے اکام اور احترام کرتے ہیں لیکن صرف دنیا کیلئے  
ایک حدیث میں ارشاد ہے منْ تَوَاصَعَ لِعَنِي لِعَنَاهُ فَقَدْ ذَهَبَ ثُلَّتَا  
وَتَعْلَمَهُ "منیہات ابن حجر" ترجیح جس نے مالدار آدمی کے سامنے مالداری کی وجہ سے  
تو امن کیا، یعنی مالداری کی وجہ سے ان کا اکام کیا کہ اس سے میری کچھ حاجت پوری  
بوجائے تو اس سے تین حصہ دین میں سے دو حصہ نکلا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَرِماَكَ عَلَمَكَ تَابِعُوكَ تَابِعَوكَ  
عَلَيْهِ بِقَسْلَقٍ لَتَسْعَوْنَا الْعَلَمَاءُ فَالْأَنْتَمُ  
صَحْمَ الدَّنْيَا وَمَصَادِيْنَ الْآخِرَةَ  
سَدْ فِرْدَسٍ جَلْدَعَصَكَ وَفِيْكَ الْكَالَامَ  
فَائِدَهُ؛ یعنی ان کے پاس علم کا نور ہے جس سے لوگ حق اور باطل کی پہچان  
کر سکتے ہیں اور ایک روایت میں ارشاد ہے۔

(٢٠) عَنْ أَبِي ذِئْنَادَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَرْبَلَاءَ الصَّلَوةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اِرْشَادَ فِرْدَسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَرَمَ رَبُّكَ  
وَسَلَّمَ أَكْرَمُوا الْعَلَمَاءَ وَوَقَرُوهُنَّوْ  
كَرُوا وَرَانَ كَمَا سَاتَهُ بِيَدِهِ جَارِيًّا وَأَرْمَلَهُ  
أَمْوَالَهُمْ تَرَ.

كتاب العمال جلد نمبر ١٣

پر چھوڑو۔

فائدہ : اس حدیث میں علماء کرام کا احترام و احترام کا حکم ہے دیے تو مسلمان کا اکام و  
احترام ضروری ہے لیکن علماء کرام کا تو بہت ضروری ہے اس لیے کہ علماء کا تونام لیا گیا  
ہے اور ماسکین کے ساتھ بیٹھا کرو اور مالداروں پر حرج کرو اس  
لیے کہ یہ لوگ بہت معسیتوں میں گرفتاری ہیں، اور ان کی مالوں کو ان پر چھوڑو والوں کا طمع نہ  
کرو آج کل یہم لوگ تو مالداروں کے اکام اور احترام کرتے ہیں لیکن صرف دنیا کیلئے  
ایک حدیث میں ارشاد ہے منْ تَوَاصَعَ لِعَنِي لِعَنَاهُ فَقَدْ ذَهَبَ ثُلَّتَا  
وَتَعْلَمَهُ "منیہات ابن حجر" ترجیح جس نے مالدار آدمی کے سامنے مالداری کی وجہ سے  
تو امن کیا، یعنی مالداری کی وجہ سے ان کا اکام کیا کہ اس سے میری کچھ حاجت پوری  
بوجائے تو اس سے تین حصہ دین میں سے دو حصہ نکلا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(١٩) عَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدُ النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى أَنَّ رَسُولَ  
كَرْبَلَاءَ الصَّلَوةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اِرْشَادَ

وسلم کا ارشاد ہے کہ ان پر حکم کرو اور ہم ان کے تیپے مال کے لیے اکام اور احترام کرئے ہیں  
 ۲۱ **عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ تَرَأَى عَالِمًا فَكَانَ مَنَّارَتَهُ فَإِنْ كَانَ مَنَّارَتَهُ فَلَمْ يَرَهُ**  
 کہ علماء کرام کا اکام کرو و تلقینا یا نبیا، علیہم السلام  
 کے وارثیہں اور جس نے علماء کرام کا اکام  
 کیا تو یقیناً اُس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اکام کیا۔ اور اسی صحابی  
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علماء کا اکام  
 کرو اس لیے کہ یوگ انبیاء علیہم السلام کے  
 وارثیہں ہیں۔

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۵۵

۲۲ **عَنْ مُعَاذِنْ بْنِ جَبَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالَمُ زَيْنُ بْنُ يَرَقَّ اللَّهُ تَعَالَى كَامِينٌ بِهِ عَزَّ وَجَدَنِ الْأَرْضِ.**  
 سند درس جلد ۲ ص ۲

فائدہ: یہ اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کے وارثیہں اور انبیاء علیہم السلام امانتدار تھے دین  
 کے باۓ میں اور دنیاوی معاملے میں بھی۔

۲۳ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَدَنِ الْأَرْضِ**  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا کہ جو شخص کسی عالم کی ملاقات کیے  
 اللہ معلیہ و سلم قائل تھا میتی اکام  
 عالم اکام مسکونت عالم اکام مسکونت

ملاقات کے لیے آیا اور جو میری ملاقات  
 کے لیے آیا تو مجھ پر داہب ہے کہ میں ان  
 و متن صافع عالیماً فکانماً صافعی  
 اور فرمایا کہ جو شخص کسی عالم کی ملاقات کے  
 کتاب باب الحديث  
 لیے گی تو یہ ایسا ہے کہ گویا میری ملاقات کے لیے آیا اور جو کسی عالم سے معاافہ کرے تو  
 یہ ایسا ہے کہ اس نے میرے ساتھ معاافہ فرمائی۔

فائدہ: ارشاد فرمایا کہ عالم کے ساتھ ملاقات میرے ساتھ ملاقات ہے، اور عالم سے معاافہ میرے  
 ساتھ معاافہ کرنے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو عالم کیا تھا میرے جانے یہ ایسا ہے کہ میرے  
 ساتھ بیٹھا ہو رہے اور جو عالم کا اکام کرے تو یہ ایسا ہے کہ اس نے میرا اکام کیا۔  
 ان احادیث میں کوئی اشکال نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ بہت سے روایات  
 میں عالم اور عابد کا فرق نبی علیہ السلام اور ادنیٰ صحابی کا فرق ارشاد فرمایا۔

۲۴ **عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ**  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے  
 جیسا کسی بھی علیہ السلام کی فضیلت کسی  
 امتی پر۔

سیدنا ابن حجر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا کہ نہیں ہے بھوئے متوک عالم اور ستم  
 یعنی میرے مقصد میں صرف عالم اور ستم ہے

کنز العمال جلد بڑا ص ۱۵۵

۲۵ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ**  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا کہ جو شخص کسی عالم کی ملاقات کیے  
 عالم اکام مسکونت عالم اکام مسکونت

دہجہ سے ہے کہ وہ نبی علیہ السلام ہو گا۔ باقی مقصد ایک ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہر انسان دنیا میں ایسا وقت گزارے جیسا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور ہر انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائے تو کامیابی کے لیے یورادین شرط ہے اور پورے دین کے لیے بحث شرط ہے اور بحث بھی انبیاء علیہم السلام والی بحث اور بحث ہر ائمہ پر فرض ہے لیکن جتنا علماء کو امام پر فرض ہے اتنا ایک غیر عالم پر نہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہے یعنی امامدار ہے وہ امانت اللہ تعالیٰ کا دین ہے کہ اس کو اللہ کے بندول تک اپنے طریقے سے پہنچانا ہے حدیث میں ارشاد ہے

**سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے**

**عن انسٌ رضيَ اللهُ عنْهُ**

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طالب العلم اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب ہے اور طالب العلم اسلام کارکن ہے اور اس کو اجر انبیاء علیہم السلام کے کفزا العمال جلد نمبر: ۱، ص: ۱۳۷

**فائدہ:** ان کو ابراہیم کے ساتھ سے مُراد ہے کہ ان کے بعد مقام اور مرتبہ علماء کلبے جنت میں انبیاء اور علماء کا ایک درجہ کا فرق ہو گا علماء کو اسلام کارکن فرمایا جس طرح اسلام کے اور اکان میں اس طرح علماء بھی اسلام کے ارکان میں بعض علماء کا قول ارشاد ہے کہ راس زمانے میں علماء کو امام کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ہے

**فائدہ:** عالم دین اور دین کا سیکھنے والا بھروسے ہے میر مقصد اور ان کا مقصد ایک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے سلم بنا کر بھیجا ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

**عن انسٌ رضيَ اللهُ عنْهُ**

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت یعنی ملک الموت اس حال میں آئے کہ یہ علم کے سیکھنے میں لگا ہو تو اس کے درجہ میں اور انبیاء علیہم السلام کے درجہ میں ایک درجہ کا فرق ہو گا اور وہ یہ کہ یہ سبی نہ ہو گا۔

کنز العمال ع: ۱۳۷ ص: ۱۳۷

**وعنه مَنْ حَاجَهُ الْمَوْتُ**

او راسی محابی سے روایت ہے کہ جس کوموت اس حال میں آجائے کہ یہ طالب علم ہوا در علم اس لیے سیکھ رہا، تو کاس سے اسلام زندہ ہو جائے تو اس شخص اور انبیاء علیہم السلام کے جنت میں ایک درجہ کافق ہو گا۔

کنز العمال جلد نمبر: ۱۰، ص: ۱۳۷

اور ایک روایت میں ہے مَنْ حَاجَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيَحْيِيَ الْإِسْلَامَ فرمدیں فرمیں وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ درجہ وَحدۃِ الجنة (مشکوہ)

**فائدہ:** ان احادیث میں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کوموت اس حال میں آجائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے زندہ ہو جائیں تو اس آدمی اور انبیاء علیہم السلام کے جنت میں ایک درجہ کا فرق ہو گا یہ فرق صرف اس

سیدنا ابوالامام رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ۲۶) عَنْ أَبِي امْمَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيمَانًا تَشْفَعَ فِي نَسَاءٍ فِي  
 ارشاد فرمایا کہ جو زوج ان جوانی میں دین کے  
 مسئلے ایسا ناشئ ہے نسائے فیت  
 طلب اور عبادات میں لگ جائے حتیٰ  
 طلبِ العلم وَ الْعِبَادَاتِ تَحْتَ يَكْبَرَ  
 کہ بڑھا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو  
 اغطیَةً اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 بہتر، صدقین کا ثواب دے گا۔  
 ثُبَاثِيْنَ وَ سَبْعِيْنَ۔

کنز العمال جلد ۱، ص ۱۵۱

فائدہ : اس حدیث میں جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادات کرنا اور دین کا علم سیکھنا  
 اور رسمانہ ایسے ثواب کا بیان ہے کہ بہتر، صدقین کا ثواب اس کو ملے گا صدقین  
 کا مقام نبی علیہ السلام کے بعد ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔  
 وَمَنْ يَطْعَمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ آتُعْمَلَهُ عَلَيْنَهُمْ  
 مِنَ التَّبَيِّنَ وَالصَّدِيقَيْنَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّابِرِيَّتِ وَحَسَنَاتِ أُولَئِكَ  
 رَفِيقًا۔ سورۃ النازہ آیت نمبر ۴۹۔ ارشاد ہے اور جو کوئی شخص اطاعت کرے اللہ تعالیٰ  
 کی اور اس کے رسول کی پس یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ  
 نے الخام کیا تھا جیسے کہ انبیاء علیہم السلام صدقین شہداء اور صالحین اور یہ لوگ ہیں  
 اپنے فیں۔

اس آیت میں  
 چار قسم کے لوگوں کا بیان ہے حقیقت  
 میں، دو قسم کے یہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقین میں سے  
 الجو نبی رضی اللہ عنہ اور شهداء سے عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور صالحین  
 سے مراد سب صحابہ کرام ہیں، اس حدیث میں ارشاد ہے کہ جو زوج ان جوانی میں اللہ

وَسَلَّمَ اَنَّ مَمْثُلَ الْعُلَمَاءِ مَكَشِّل  
 النَّجْوَمَ فِي السَّمَاءِ يَهْتَدِي بِهَا  
 تَنْظِيمَاتِ النَّبِيرِ وَالنَّبَّحِ فَلَادِّا  
 اَنْطَمِيسَةً، النَّجَجَمَ او سَلَقَ ان  
 تَصْنِيلَ الْهَدَاۃَ

کنز العمال جلد ۱، ص ۱۵۱

ہدایت والہ درست کو چھوڑ کو گمراہی والہ راست کو اپنائیں گے۔  
 فائدہ : علامہ آسمان کے تاریخ کی طرح میں اللہ تعالیٰ نے علامہ کرام کو بہت اُنچا  
 مقام دیا ہے اور انسانوں کی ہدایت کے لیے علامہ کو ارشاد فرمایا اس لیے کہاں کے پاس  
 اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہے اس علم سے اور لوگ محروم ہیں اور اس علم کی وجہ سے  
 انسان ہدایت کا راستہ پا سکتا ہے۔

۲۹) عَنْ عَمَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 پہلے شفاعت کرنے والے انبیاء علیہم السلام  
 ہوں گے۔ پھر اس کے بعد علماء پھر شہداء  
 الْأَنْبِيَاءَ وَشُعَرَ الْعَكَمَاءَ وَشُعَرَ الشَّهِيدَوْ  
 ہوں گے۔

کنز العمال جلد ۱، ص ۱۵۱

فائدہ : اس حدیث میں بھی انبیاء علیہم السلام کے بعد علامہ کرام کا مقام ہے، امام غزالی  
 نے ارشاد فرمایا کہ اس حدیث سے علم کا نہایت بڑا مقام ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کے  
 بعد اور شہادت سے پہلے ذکر فرمایا جیکہ باوجود دیکھ شہادت کی فضیلت یہ  
 بھی بہت روایات وارد ہوئی ہیں۔

سیدنا عبد الرحمن سعید منی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر تو دو قسم کے لوگوں میں ہیں عالم اور متعلم یعنی دین کا سیکھنے والا اس کے علاوہ کسی میں خیر نہیں تھے کہنے العمال جلد غیرہ ۱۰۷

۳۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمُ إِذَا وَسَطَّعَ النَّاسُ رَجُلًا نَعْلَمُ وَمَنْتَعِمًا إِذَا لَخَيَرَ فَنَعَسِي أَهْمَانَ

فائدہ : حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں سے پوری مخلوق کو خیر پہنچا ہے آج کل ہم اور آپ کو جو کچھ دین کی فضیلت ادا ہے تو یہ بھی علماء کرام کی کوششوں کا نتیجہ ہے

اس لیے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا  
کہ ایک رکعت علم کے ساتھ یعنی اس شخص  
کا رکعتہ من عالم باللہ خیر  
کا اللہ تعالیٰ سے تلقن ہو تو اس شخص کا  
من ألف رکعتہ من متجاهل باشہ جس سماں علی اللہ تعالیٰ سے نہ ہو ایکہ ہزار  
کہنے ص ۱۵۸

رکشوں سے بہتر ہے یعنی عالم کا ایک رکعت جاہل کے ہزار رکھتوں سے بہتر ہے۔  
سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم کے چھرے کو دیکھنا بابت ہے اور دیکھنے میں لذت ہے یعنی آنکھوں کا نور ہے اور دل کا لذت ہے اور عالم جہب بیان کے لئے بیٹھتا ہے تو اس کے لیے ہر ایک مسئلہ پر جنت میں ایک محل بنتا یا جاتا ہے اور اس مسئلہ پر گل کرنے والوں کو بھی یہ اجر بتاتا ہے۔

۳۴) وَ كَانَ عَلَيَّ يَنِينَ الْجَاهِلِيَّةِ وَنَظَرَ إِلَى وَجْهِ الْعَالَمِ عَبَادَهُ وَنُورٌ فِي النَّظَرِ وَنُورٌ فِي الْقَلْبِ فَإِذْ أَجْلَسَ الْعَالَمَ لِلْعِلْمِ كَانَ لَهُ يَكْلُلُ مَسْلِهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَلِلْعَالِمِ بِهَا مَثَلٌ ذَلِكَ كِتَابُ الْبَابِ الْمَبْيَثِ

کی عبادت اور علم کی کوشش میں لگ جائے تو اس کو بہتر صدقین کا ثواب ملے گا۔  
سیدنا ابو بکر حمدی رضی اللہ عنہ سے  
۳۱) عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَمْدَهُ يَقِنُ كَهْنَقَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمُ إِذَا وَسَطَّعَ النَّاسُ رَجُلًا نَعْلَمُ وَمَنْتَعِمًا إِذَا لَخَيَرَ فَنَعَسِي أَهْمَانَ میں عالم ہن یا طالب علم یا سنتے والابن اوڑاں سے محبت کرنے والا اور اس کے بعد پانچواں نمبر ورثہ ہلاک ہو جاؤ گے۔  
کہنے العمال جلد غیرہ ۱۰۷ نیز ص ۶۷  
فائدہ : اس حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ یا تو دن کا عالم بن جاؤ یا دین کا سیکھنے والا بن جاؤ یا دین کی باتوں کو سنتے والابن جاؤ اور یا ان لوگوں سے محبت کرنے والا بن جاؤ ورثہ اس کے بعد ہلاکت ہے اس میں بوارثا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان

چار صفات کو اپنے اندر لانا ضروری ہے۔  
سیدنا زیاد بن الحارث رضی اللہ عنہ سے  
۳۲) عَنْ زَيَادِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمُ إِذَا وَسَطَّعَ النَّاسُ رَجُلًا نَعْلَمُ وَمَنْتَعِمًا إِذَا لَخَيَرَ فَنَعَسِي أَهْمَانَ اس کی رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے اس کا تکفَلَ اللَّهُ لَهُ بِرِيقَهُ كہنے العمال جلد غیرہ ۱۰۷  
کفیل اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ : ارشاد ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کا طالب ہو تو اس کی ہر چیز کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اور انسانوں اور مخلوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو تو بالکل بھی چیز کا فکر نہیں کرنا پا جائیے جیسا کہ ایک پوئی سپاہی کو زندگانی کی فکر کرتی ہے نہ کہرے کی فکر ہوتی ہے اور زندگی کی فکر ہوتی ہے۔

فائدہ انجان اللہ کیا مقام ہے علماء کرام کا اللہ تعالیٰ ہیں اس کی حقیقت لصیب  
فراتے اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ :  
 ۲۶) مَنْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ الْعَالَمِ جس نے کسی عالم کو دیکھا اور خوش ہو گیا  
فَفَرَحَ بِهَا حَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تِلْكَ تواں دیکھنے پر اللہ تعالیٰ ایک درشتہ  
النَّظَرَةَ مَلَكًا يَسْتَغْفِرُهُ إِلَهٌ پیدا فرمائے جو قیامت تک اس کیلے  
مَغْفِرَتُ كَيْ دُعَاءً تَنَاهَى بَعْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

### كتاب بباب الحديث

فائدہ ۱) عالم کے دیکھنے پر اور خوش ہونے پر ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو اس دیکھنے  
والے کیلے قیامت تک دعاۓ مغفرت کرتا ہے ۔ عجب عالم کو دیکھنے والے کا  
یہ مقام ہے تو عالم کا کیا مقام ہو گا۔

علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو دیکھنا عبادت ہے آنکھوں میں لہڈ  
دیکھنے میں (زور دل میں زور) اور عالم کے ایک ایک مسئلہ پر اس کے لیے جنت میں ایک  
ایک محل تیار ہوتا ہے۔ اور اسی مسئلہ پر چل کرنے والوں کیلے بھی یہ اجر ہے اب  
ہمارے یہ ضروری ہے کہ علماء کرام کی صحبت اختیار کریں اور ان کے بیانات کو سیناں اور  
اس پر عمل کریں اور یہ بھی ارشاد ہے :

۲۷) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْرَمِ عَالَمٍ  
كجس نے عالم کا اکرم کیا تو یقیناً اس نے  
فَنَقَدَ أَكْرَمَهُ وَمَنْ أَكْرَمَهُ فَنَقَدَ میرا اکرم کیا اور جس نے  
أَكْرَمَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَكْرَمِ اللَّهِ مَقْأَوَةً مِنَ الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا اکرم کیا تو اس کی جگہ جنت ہی ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 ۲۸) عَنْ إِبْرَهِيمَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْهُ كَرِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشَادَ فَرِمَيْا كَمْ پَرِلَازِمْ هَيْ كَمْ سِيكُو  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَلَيْسِ اِشَادَ فَرِمَيْا كَمْ پَرِلَازِمْ هَيْ كَمْ سِيكُو  
قَاتِلُ الْعَلَمَعَلِيِّينَ الْمُؤْمِنِينَ

کنز العمال جلد ۱، ص ۱۵۵

فائدہ ۲) ارشاد فرمایا کہ تم پر علم لازم ہے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ دوکانداری لازم ہے  
زینداری لازم، نوکری لازم بلکہ علم لازم فرمایا اس لیے کہ علم کی وجہ سے اور ضروریات  
بھی خود پوری ہوتی ہیں ایک حدیث میں ارشاد ہے مَنْ تَفَقَّدَ فِي دِيْنِ اللَّهِ  
كَفَاهَ اللَّهُ تَعَالَى مَهْتَمَةً وَرَزْقَهُ مِنْ حَيْثُ كَيْخَتَسَبَ مَذَاجِنِهِ  
جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دینی مقاصد  
اور دنیاوی مقاصد کا ذمہ دار ہو گیا اور اس کو ایسے راستے سے رزق پہنچائے گا جہاں  
سے اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔ اس حدیث میں ہے کفاه اللہ تعالیٰ مَهْتَمَةً اسے  
دیبا اور آخربت یعنی دولوں جہاں کی ذمہ داری مراد ہے جس طرح دوسری حدیث میں  
ارشد دار ہے کہ جس نے اپنے سارے غنوموں کو ایک غم بنایا یعنی آخربت کا تو اللہ تعالیٰ  
اس کے تمام غنوموں اور نکروں کا ذمہ دار ہے۔

۲۹) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْرَمِ عَالَمٍ فرمایا کہ عالم کا اپنے بترے پر اپنے علم کے  
مَسْكَنَ عَلَى فَرِاشَدٍ يَنْظُرُ فِي عِلْمِهِ باسے میں کتاب دیکھنا عابد کی شرک سال

خیر مَنْ عَبَادَهُ الْعَادِدَ سَبْعِينَ کی عبادت سے بہتر ہے۔

بَلْدَ نَبْرَاءَ ص ۱۵۴ کفرا العمال

**فائدہ :** ہمارا دین اتنا قیمتی ہے کہ صرف دینی کتاب دیکھنے والوں کو بھی شریعہ سال عبادت کرنے والوں سے افضل ارشاد فرمایا۔

(۲۰) عَنْ أَبْنَى عَبَاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ شَادَ فَرِمَ يَا كُلُّ مُؤْمِنٍ عَالَمٌ كَمْ قَامَ أَوْ فَضَلَّتْ نَوْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْغَافِلِ سَبْعِينَ عَالَمٌ عَابِدٌ پُرْتَرِي دِرْجَتِهِ

درجہ کفرا العمال بلدا ص ۱۵۵

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ دو درجوں میں لکھنا فاصیلہ ہوگا، یہ درجہ دنیاوی درجہ نہیں کہ فلاں کا گرد دسٹا ہے اور فلاں کا گرد یہ بائیس ۲۶ ہے اس درجہ کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(۲۱) عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ ارْشَادَ فَرِمَ يَا عَلَمٌ سِيمَكُو يِقِيناً أَسْ كَا سِيكُهُنا قَالَ تَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلَّمَهُ خَشِيَّهُ وَ طَلَبَهُ عِبَادَهُ وَ مَذَاكِيرَهُ شَيْئَهُ وَ الْبَحْثَهُ عَنْهُ حِجَّاتَهُ ذکر ہے اور اس میں بحث کرنا جہاد ہے کفرا العمال بلدا ص ۱۵۶

(۲۲) عَنْ أَبْوَ الدَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ ارْشَادَ فَرِمَ يَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مَوْتَ قَالَ مَوْتَ قَيْنَاهُ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتٍ يَا كِبِيلَهُ کی موت ایک

عالَمٌ - کفرا العمال میضا ص ۱۵۷ عالم کی موت سے آسان ہے۔  
فائدہ یعنی ایک قبیلہ قوم مرجاتے اس کا غم اتنا نہیں ہے جتنا تم ایک عالم کی  
موت پہے ایک عالم کی موت پر اس سے زیادہ ختم کرنا چلہ ہے جتنا تم ایک  
قبیلہ کی موت پر کرنا ہے۔ اس لیے کہ عالم کی زندگی اور انسانیت کے لیے ہے  
یعنی اس کی زندگی سے انسانوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں کامیابی ملے گی۔  
ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عالم  
کی موت پر غمگین نہ ہو فَهُوَ مَنَّافِقٌ، فَمَنْ مَنَّافِقٌ آپ نے  
تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ شخص منافق ہے، یہ شخص منافق ہے، یہ شخص منافق ہے  
عمرِ نبی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک ہزار یا یاد جو شہ بیدار ہوں اور دن کو روزہ رکھتے  
ہوں ان کی دفات ایک ایسے عالم کی دفات سے زیادہ ہیں ہے جو ملال و حرام  
سے واقف ہو (احیاء)

سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
کَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ شَادَ فَرِمَ يَا عَالَمٌ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ الْعِلْمَ فَرِصَّدَهُ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكَهُ  
طَالِبُ الْعِلْمِ وَ سَتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ مُغْفِرَةٍ حَتَّىٰ كَمْ  
شَيْئَ حَتَّىٰ الْحَيَّاتَكَ فِي الْبَحْرِ

فائدہ : اس حدیث میں علم سے ملم دین مل دے ہے دنیوی علوم و فنون عام دنیا  
کے کاروبار کی طرح انسان کے لیے ضروری ہے لیکن ان کے لیے یہ فنائی نہیں  
ہے بودیں کے علم کے لیے ہے علم دین میں بعض علم فرض میں ہے اور بعض

فرض کفایہ ہے، فرض کفایہ یہ ہے کہ آدمی تمام مسائل یعنی پورا قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ہمیکھنا اگر کسی بھگہ ایک عالم موجود ہو تو پھر پوری عالم دین حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور اگر کسی بھگہ کوئی عالم بھی نہیں ہے تو اس جگہ کے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایک عالم تو فروپیدا کریں اگرچہ درست مقام سے اس کو لائیں ہو فرض عین علم یہ ہے کہ:

بِرَسْلَانِ مَرْدُ وَ عُورَتٍ پُرْفِضٌ ہے کہ اسلام کے عقائد صحیحہ کا علم حاصل کرے اور طہارتِ نجاست کے احکام سیکھے نماز رذہ اور تمام عبادات جو شریعت نے فرض یا واجب قرار دی ہیں ان کا علم حاصل کرے جن چیزوں کو حرام یا مکروہ قرائیا ہے ان کا علم حاصل کرے جس شخص کے پاس بقدرِ نصاب مال ہو اس پر فرض ہے کہ اس کے مسائل و احکام معلوم کرے جس پر فرض ہے تو اس پر فرض ہے کہ جو کے احکام اور مسائل معلوم کرے جس شخص کوئی دشمن کو ناپڑے یا تجارت و صنعت یا مزدوری کے کام کرنے پر یہ اس پر فرض ہے کہ بیع و اجارہ وغیرہ کے مسائل و احکام سیکھے جب نکاح کرے تو اس پر نکاح کے احکام و مسائل فرض ہیں یہیں مغرب جو کام ہربت نے ہر انسان کے ذمہ فرض یا واجب لگاتے ہیں ان کے احکام و مسائل کا علم حاصل کرنا بھی بِرَسْلَانِ مَرْدُ وَ عُورَتٍ پُرْفِضٌ ہے۔ اور ہم لوگ کتنا مسائل سے غافل نہیں کہ ہم پر فرض ہے اور ہم اس کو نہیں کر سکتے۔

## علم دین کا نصاب

قرآن حکیم نے علم دین کی حقیقت اور اس کا نصاب بھی ایک ہی لفظ میں بتلا دیا ہے *بِيَتَقْدِيمَهُ مَوْلَانِ الدِّينِ*۔ یہ مرتخی بظاہر اس کا تھا کہ یہاں یہ تعلیمات

الدین کیجا جاتا ہے علم دین حاصل کریں مگر قرآن نے اس جگہ تعلم کا لفظ چھوڑ کر تلقفہ کا لفظ اختیار فرمایا اس طرف اشارہ کیا کہ علم دین کا حصن پڑھ لینا کافی نہیں وہ توہہت سے کافر پروردی لفڑانی بھی پڑھتے ہیں بلکہ علم دین سے مراد دین کی سمجھ پیدا کرنا ہے یہی لفظ تلقفہ کا ترجیح ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرقہ کی تعریف یہ کی ہے کہ انسان ان تمام کاموں کو سمجھ لے جن کا کرنا اس کے لیے ضروری ہے اور ان تمام کاموں کو بھی سمجھ لے جن سے بچنا اس کے لیے ضروری ہے۔

مفتی محمد شیفع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس نے دین کی کتابیں سبب پڑھ لیں مگر یہ سمجھ پیدا زد کی تو وہ قرآن و سنت کی اصطلاح میں علم نہیں اس تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ علم دین حاصل کرنے کا مفہوم قرآن کی اصطلاح میں دین کی سمجھ تو جو جو پیدا کرنا ہے وہ جن ذرائع سے حاصل ہو وہ ذرائع خواہ کتابوں سے ہو یا اساتذہ کی صحبت سے ہو سب اس لنصاب کے اجزاء ہیں۔

## علم دین حاصل کرنے کے بعد عالم کے فرض

اس جگہ قرآن کریم نے اس کو بھی ایک ہی جملہ میں پورا بیان فرمادیا ہے دہ یہ ہے *لِيَسْتَدِرُّواْ قَوْمَهُمْ لِيَعْنَى تَكَوْدُهُ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرانیں یہاں بھی یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس جملہ میں عالم کافر میں انداز فرم بتلایا ہے انداز کا لفظی ترجیح ہے اور دو زبان میں ڈرانے سے کرتے ہیں مگر یہ اس کا پورا ترجیح نہیں اردو زبان کی تسلیکی کی وجہ سے کوئی ایک لفظ اس کے پورے ترجیح کو ادا نہیں کرنا حقیقت یہ ہے کہ ڈرانا کسی طرح کا ہوتا ہے اس ڈرانے سے وہ ڈرانا مراد*

بے جو شفقت سے باپ اپنی اولاد کو تکلیف والی چیزوں سے ڈرائی ہے اس  
ڈرانے کا نام انذار ہے اس لیے اجیا رحلیہ مسلم کو نذرِ کالقب دیا گیا ہے اور عالم  
کا یہ فرض یعنی انذار درحقیقت و راثتِ بُوت ہی کا بجز ہے بعض حدیث عالم کو عامل  
ہوتی ہے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ آج کل جو عموماً وعظ و تبلیغ بہت  
کم موثر ہوتی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں انذار کے آداب نہیں ہوتے  
جس کی طرف بیان اور بوجہ سے شفقت و رحمت اور خیر خواہی ہو مخاطب کو  
یقین ہو کر اس کے کلام سمجھے روازنگا ہے نہ بنام کرنا ہے اور زبان پانے دل کاغذار  
لکھالا ہے بلکہ یہ جس چیز کو میرے لیے مفید اور ضروری سمجھتا ہے وہ محبت کی وجہ  
سے بھے بتکارا ہے اگر آج ہماری تبلیغ اور ہماری محنت محبت کے ساتھ ہو تو  
انشار اللہ ہمکے لیے اور دوسروں کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہو گا۔

۴۲) عن النبي رضي الله عنه سیدنا انس رضي الله عنه سیدنا انس رضي الله عنه  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا  
عَلَيْنِي وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ  
الْعِلْمِ فَنَهَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى  
تَوَرَّى اللَّهُ كَرِيتَ مَنْ ہے  
مَنْ رَجَعَ -

رواه الترمذی، مشکوہ  
فائدہ، جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین حاصل کرنے کے لیے نکلا تو یہ شخص اللہ تعالیٰ  
کے راستے میں ہے اس میں عام دین کے طلبہ کے علاوہ تبلیغی جماعت کے ساتھ  
نکلنے والے بھی مراد ہیں۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ فی سبیل اللہ صرف کفار کے ساتھ  
مقابل کوئی کہتے ہیں یہ بات صحیح نہیں فی سبیل اللہ عام ہے جو بھی دین کو سمجھے اور

دوسروں کو سکھاتے تو ان سب کے لیے ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضي الله عنه سے روایت  
۴۳) عن ابن مسعود رضي الله عنه سیدنا ابن مسعود رضي الله عنه سے روایت  
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عنه فَالْمُتَعَصِّبُ إِلَيْهِ مُؤْمِنٌ وَالْمُتَرَدِّدُ إِلَيْهِ كَاذِنٌ  
سے سناتے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو  
تازہ رکھے یعنی خوش اور باعزت رکھے  
جس نے بھروسے کوئی بات سمجھی اور جس  
طرح سمجھی اسی طرح اس کو پہنچا دیا  
چنانچہ اکثر وہ لوگ جنہیں پہنچا دیا جاتا ہے  
سناتے والے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں  
در رواہ الترمذی ملن ابی الدفاء۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اس شخص کے  
لیے ہے جس نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سننا اور سننے کے بعد اس نے  
اور ولیک پہنچا دیا۔

سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بطریق  
مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے بالے میں  
سوال کیا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے  
ان میں ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا  
پھر پڑھ کر لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا تھا  
اور دوسرا شخص دن کو تورونہ سے رکھتا تھا  
اور تمام رات عبارت کیا کرتا تھا کہ ان

۴۴) عن الحسن مرسلاً قال  
رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتِي  
أَشْرَقَيْلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا  
بِعِلْمِ الْكُتُبِ ثُمَّ يَقْبَلُ  
تَعْلِيمَ النَّاسِ الْخَيْرَ وَالْآخَرَ  
يَصْرُمُ النَّهَارَ وَيَفْوَمُ الدَّيْنَ  
يَسْمَعُ أَفْضَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ دُونُونِ مِنْ كُلِّ بَهْرَهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ اشَادَ فِرْمَادِيَا أَسْ عَالِمٌ كُوْجُور  
فِرْمَنْ نَارٌ پُرْصَابِهِ اور پُھْرِبِیْنَدَهْ کَرْلُوْگُون  
کُوْعَلَمْ سَكَلَاتِهِ اسْ عَابِدِ پُرْجُونْ کَرْلُونْ کَرْلُونْ  
رَكْعَتِهِ اور رَاتِ کَوْبَادَتِ کَرْتَابِهِ  
اَیِّی اَیِّی فَضْلَتِ حَاسِلَتِهِ جِیْسَکَرْجَے  
تَمِیْسِ لَکَچَے اَدَنِیْ اَدَنِیْ پُرْفَضْلَتِهِ  
رَوَاهَ الدَّارِیِ اَسْکَوَاہَ

فَالْمَدْهُ : اَسْ حَدِیْثِ مِنْ اَیِّی عَالِمِ اَوْ اَیِّی عَابِدِ کَابِیانِ ہے عَالِمٌ فِرْمَنْ نَارٌ  
پُرْجُونْ کَرْلُوْگُونْ کَوْدِیْنِ کَیْ تَعْلِمَ وَتَیَا تَحَا صَرْفَ اِپَنَا بِکَرَانْ کَوْلَگَا ہُوا  
لَقَارُوزَہ اور نَمازُولْ کَا تو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ اشَادَ فِرْمَادِیَا کَرْلُونْ دَوْلُونْ مِنْ  
اَسْنَافِنِ ہے جَنَابَجَھِ مِنْ اَوْرَتِمِیْ سَے اَیِّی اَدَنِیْ اَدَنِیْ پُرْبِے یَہِ اَسِیْ فِرْمَادِیَا کَمْرَنْ  
عَابِدَنْ بُنْوَمَکَدِ دَاعِیِ بُنْوَ اَوْرَوْلِ کَیْ فَلَکَرَجَھِیِ کَرْ اَوْرَوْلِ کَوْدُونْتِ بَھِیِ دَوَ.

(۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍونَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ عَمْرَو  
رَوَا يَتَمَّهِ كَمَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَادَرْ بِجَسْوَلْ پُرْگَزَرْ ہُوا جَمَدَنْ بَرِیْ  
مِنْ سَفَقَدَنْ تَقَبِیْسِ اَپَنَے اَسْ کَوْلَنْ اشَادَ فِرْمَادِیَا  
دَوْلُولْ بِجَلَانِیْ پُرْ ہیْں یَمْکُنَ انِیْ مِنْ سَے  
اَیِّی نِیْکِی مِنْ دَوَسَرَے بَهْرَهِ اَیِّی  
جَمَاعَتِ عَبَادَتِ مِنْ مَصْرُوفَہِ اَسْ  
لَعَالِیِ سَے دَعَا کَرِیْبِیِ اَوْ اَسِیْ  
شَاءَ مَتَعْهُوْ وَأَمَّا هُوَ لَاءَ

اپی رنگت کا اظہار کر رہی ہے لہذا  
اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انہیں دیے گا  
یَعْلَمُونَ الْمَاجِهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ  
اوَّلَ أَرْنَچَا یَا تَوْذِیْگَا اور دُوسَرِی جَمَافَقَرِیَا عَالِمَ  
وَإِنَّمَا بَعْثَتَ مَعَلَمًا شَعْرَجَلَسَ  
حَاصِلَ کَرِیْبِیْ اُوْ جَابِلُونْ کَوْسَکَھَا ہیں یَہِ لوگ بَهْرَہِنْ  
بَیْسِیْسِیْ ۔ (رواه اَرَادِیِ)

اور ہی بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہرول پھر خود بھی ان میں بیٹھے گے۔

فَالْمَدْهُ : ایک مرتبہ رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسجد بَرِیْ میں تشریف لے گئے تو  
دیکھا کہ سماج کی دو جماعتیں الگ الگ بِلَطْھِی ہوئی ہیں ایک جماعت تو ذکر دُعا میں  
مشغول تھی اور دُوسَری جماعت علم کے مذاکرے میں مشغول تھی۔ آپ نے انہے  
دوںوں میں سے اس جماعت کو بہتر فرمایا جو مذکورہ علم میں مشغول تھی اور پھر نہ صرف  
یہ کہ زبان سے ان کی فضیلت کا اظہار فرمایا بلکہ خود بھی اس جماعت میں بیٹھ کر علماء کی  
جلس کو مزید عزت و شرف کی دلات بخشنی علم اور علماء کی اس سے زیادہ اور کیا فضیلت  
بُوکَھِی ہے کہ امام الانبیاء صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عَابِدُوْلِ کی مجلس کو جھوڑ کر عَالِمُوْلَوْں کو  
بِلَطْھِی اختیار فرمائی ہے اور اپنے آپ کو ان ہی میں شمار کیا اور یہ فضیلت بھی اس  
یہے کہ عَابِدُوْلِ عبادت تو صرف اپنے یہے کہ اس عبادت سے اس کو فَالْمَدْهُ  
ہو گوا اور علماء سے پوری امت کو نفع ہو گا رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی امت  
کو بجا بہ بنایا تھا مسجدوں ہیں اور پھر آخریں یہ بھی اشاد فرمایا کہ اللَّهُ تعالیٰ نے مجھے  
معلم بجا بہ بنایا کہ بھیجا ہے اس سے بھی اس بات پر ترغیب ہے کہ جو میری قائمیراث  
یعنی والا ہو اس کی لئے پھر دری ہے کہ معلم بجا بہ مبلغ بن جائے اور پوری دنیا میں دین کی  
تبلیغ کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کو اس وجہ سے فضیلت دی ہے  
اللَّهُ تعالیٰ کا اشاد ہے :

سِرَّ فَعَاللَّهُ الَّذِينَ امْتَنَّا لَهُنَّا  
وَالَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ وَجَاهُتْ  
سُورَةً بِإِدْلِبٍ

بلند درجات ہیں۔

**فائدہ:** سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ علماء کی فضیلت عام مؤمنین سے سات سور جزویہ ہے اور ہر سور جزوی کے درمیان اتنی مسافت ہے جو پانچ سو پرس میں طے ہو۔ احیا

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے برداشت ابن منذر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جتنی فضیلت علماء کی اس آیت میں ذکر فرمائی ہے اتنی کسی اور آیت میں نہیں اس میں ان مؤمنین کو جن کو علم دیا گیا ہے اُن مؤمنین میں جن کو علم نہیں دیا گیا بہت سے درجات بڑھائے ہیں اس آیت میں علماء کی کس قدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اول تو کامل موسنوں کی تعریف فرمائی پھر علماء کی خاص طور سے فضیلت بیان فرمائی ہے۔  
اور ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قُلْ هَذَا يَسْنَتُوْيِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ فَرِمَادِيَتْ کیا بار بہیں جو علم رکھتے ہیں اور  
وَالَّذِينَ كَلَّا يَعْلَمُونَ سُورَة نصر، وہ جو علم نہیں رکھتے۔

**فائدہ:** اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ علم والے اور غیر علم والے برابر نہیں یعنی دونوں کے مقام میں بہت فرق ہے جس طرح دونوں کے مقام میں فرق ہے اس طرح دونوں کی ذمہ داریوں میں بھی بہت فرق ہے۔ اگر کسی جگہ پر آگ لگ جائے اور دہاک پر بعض لوگ ایسے بھی موجود ہوں کہ ان کے پاس بانی بھی ہو اور اس پر قدرت بھی رکھتے ہوں کہ آگ کو بجا دیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں

کہ ان کے پاس پانی نہیں تو دونوں کی ذمہ داری میں ضرور فرق ہے البتہ ذمہ داری دونوں پر ہے کہ آگ کو بجا نہیں۔ آن امت نگاہوں کی آگ میں جل رہی ہے اگر علماء اس کی نیکر نہ کریں تو اور لوگ تو خود آگ جلانے والے ہیں۔

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے :

<p>شَهِيدَ اللَّهُمَّ أَتَتَهُ كَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَوْلُو الْعِلْمُ قَاتِلُهَا وَالْمُلَائِكَةُ وَأَوْلُو الْعِلْمِ قَاتِلُهَا بِالْقِسْطِطِ وَكَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ التَّعَزِيزُ لَا تَنْهِي ادْرَشْتُوْنَ نَهِي اس کی الْعَزِيزِ ۖ ۗ آلِ عَلَى آیَتِ ۗ ۘ</p>	<p>گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی کہ جزا اس ذات کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور شتوں نے بھی اس کی گواہی دی اور اہل علم نے بھی تقریبات و تحریکات میں اس کی گواہی دی ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور مسجد بھی وہ ایسے شان کے ہیں کہ اعتدال کے انتظام رکھنے والے ہیں اور پھر کہا جاتا ہے کہ ان کے بواہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ زبردست ہے، بھکست والا ہے۔</p>
---	--

**فائدہ:** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس کے ذیل میں ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک ذات سے کیسے شروع فرمایا اور دوسری مرتبہ فرشوں کو ذکر فرمایا اور تیسرا مرتبہ علم والوں کو یعنی علماء کرام کو ذکر فرمایا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ علماء ہر زمانے میں توحید کی شہادت دیتے ہے یہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کے جو دہ آپ کی طرف اپنے علم سے آثار رہا ہے اور گواہی سے رہا ہے اور فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہوتی ہے پھر اپنے شہادت کے ساتھ فرشوں کی اور علماء کی شہادت کو ہلا رہا ہے بہاں سے علماء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةً فَقَدْ أُفْتَيْ خَيْرًا كَثِيرًا : اور جس کو بحکمت یعنی  
علم ملا تو لیقیناً اس کو خیر کشیر ملا، دنیا میں سب سے بڑا نیر دین کا علم ہے اور  
العام اللہ تعالیٰ نے علماء کرام کو عطا فرمایا ہے۔

○ عَنْ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حِكْمَةِ اللَّهِ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ  
فَرِمَاكَمْ جَسْ كَمْ سَاقَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِحَلَانِ خَيْرٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَرِدَ  
اللَّهُ مِنْهُ خَيْرًا يُفْتَقِهُ فِي الدِّينِ  
كَارَادَهُ فَرِمَاتَهُ مِنْ اس کو دین کی بحکمَه  
عَطَافَرِمَاتَهُ مِنْ اس اور میں تقیم کرنے والا  
وَإِنَّمَا آنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ مُعْطِيٌ .  
ہی ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔  
(ستفے خلیفہ)

**فائدہ:** اس حدیث میں ارشاد ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر بھلانی کا ارادہ  
فرماتے ہیں اس کو دین کی بحکم عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات پانے بندول پر ہرگز بے شمار ہیں بلکہ ایک ایک  
العام کے اندر بے شمار انعامات پوشیدہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اتنے انعامات  
کے باوجود اس حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ دین کی بحکم خیر کا ارادہ ہے، دین کی  
بحکم حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے تو علم دین حاصل کرنا ضروری ہے  
کہ جب علم ہی نہیں ہوگا تو دین کی بحکم کہاں سے آئے گی علم دین کے حصول  
کے ساتھ ساتھ علماء اور فقہاء کی محبت بھی ضروری ہے کہ ان کی ہم شیخی سے  
دین کی بحکم آیا کرتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ دین کی بحکم کے لیے ایمان اور عقین بھی ضروری ہے  
کہبے ایمان کو اکثر علم مل جائے مگر بحکم نہیں آئے گی دین کی بحکم ایک نور ہے

جو صاحب ایمان کو عطا کر کجا تا ہے جس کی روشنی میں وہ دین کی بحکم حاصل کرتا  
ہے ورنہ علم تو کفار و مشرکین کو بھی کتاب میں پڑھنے سے حاصل ہو جاتا ہے بلکہ  
بعض یہود و نصاری بھی ظاہری الفاظ کا علم پہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں مگر  
دین کی بحکم جو کہ عطا یہ ربی ہے اس سے وہ خرد مہوتے ہیں۔

جوسلمان ان یہود و نصاری کے ذریعہ سے دین کا علم حاصل کرتے ہیں  
وہ بھی اپنی کی طرح اس حقیقی دین کی بحکم سے خروم رہتے ہیں۔ بحکم ڈگری  
حاصل کرنے سے دین کی بحکم نہیں آتی بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے  
آتی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے استاد دیکھ رحمۃ اللہ علیہ  
سے اپنے حافظ کی خود ری کی شکایت کی جس کو ان اشعار میں بیان فرمایا ہے۔

شَكَونَتِ إِلَى وَكِيعَ سَعْوَهُ حَفِظَهُ فَأَوْصَافِ الْأَفْرَادِ تَزَكِ الْمُخَاصِفِ  
يَانَ الْعِلَمَ نُورُهُ مِنْ إِلَهٍ وَفَوْرُهُ اللَّهُ كَمَا يَحْصُلُ لِعَاصِفٍ  
ترجمہ: میں نے اپنے استاد وکیع سے اپنے حافظ کی خراپی کی شکایت کی تو  
اپنے ہر سے ارشاد فرمایا کہ گناہوں سے اعتناب کرو اور فرمایا کہ علم ایک نور ہے  
اور اللہ تعالیٰ کا نور گنہ ہماروں کو عطا نہیں کیا جاتا۔

حدیث شریف میں دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ میں تقیم کرنے  
والا ہوں اور حق تعالیٰ شانہ عطا فرماتے یہی یعنی دین کے احکام و مسائل علوم  
و معارف جو میں تم کو تقسیم کرتا ہوں وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا عطا یہ ہے دین سے  
والی ذات اسی کی ہے دی ہی سب کو دیتا ہے البتہ میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ  
عطا فرماتا ہے اور ظاہریں جو میں دے رہا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تھے تقسیم  
کرو رہا ہوں۔

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَا يَنْطِقُ مَعْنَى الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا قُحْجَى بَيْوَحْجَى.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آپ اپنی لفظانی خواہش سے باقیں بنائے ہیں جیسے تم لوگ کہتے ہو۔ بلکہ ان کا ارشاد فری دھی ہے جو ان پر بھی ہائی ہے (بیان الفرقان)

○ عَنْ أَبْنَى بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنِ الْمَنْهَى وَمَسَلَّمَ إِذَا أَمَارَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَ بِقُوَّمٍ خَيْرًا أَكْثَرُ فَقَهَاءَهُمْ  
وَأَقْلَى جَهَنَّمَهُمْ فَإِذَا تَكَلَّمَ  
الْفَقِيهُ وَجَدَ أَعْوَانًا وَإِذَا تَكَلَّمَ  
الْجَاهِلُ فَهُمْ وَإِذَا أَرَادَهُ اللَّهُ  
بِقُوَّمٍ شَلَّ أَكْثَرَ جَهَنَّمَهُمْ وَأَقْلَى  
فَقَهَاءَهُمْ فَإِذَا تَكَلَّمَ الْجَاهِلُ  
وَجَدَ أَعْوَانًا وَإِذَا تَكَلَّمَ الْفَقِيهُ  
فَهُمْ -

سیدنا ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے  
غیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں علماء  
زیادہ فرماتے ہیں اور جاہل لوگوں کو کم  
فرماتے ہیں اور جب عالم بیان کرتا ہو تو  
لوگ اس کی بات کو عزت اور توجہ سے  
ستے ہیں اور جب جاہل بات کرتا ہو  
تو لوگ اس پر غصب اور غفتہ ہوتے  
ہیں اور جب اللہ تعالیٰ بھی قوم کے ساتھ  
شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان میں جاہل  
لوگوں کو زیادہ فرماتے ہیں اور علماء اس میں  
کم کرتے ہیں اور جب جاہل بات کرتا  
ہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنتے ہیں  
اور جب عالم بیان کرتا ہو تو لوگ اس  
پر غفتہ ہوتے ہیں

مسند فردوس جلد ۱ ص ۲۶۳

اغوا نما : اخوان حلوں کی بحث سے بہت سچی  
ہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنتے ہیں  
اور مدد و کار اور فہرست غصب زد کاری  
اور جب عالم بیان کرتا ہو تو لوگ اس  
پر غفتہ ہوتے ہیں

زبردست :

کنز الممال جلد ۱ ص ۲۷۴

فائدہ : ارشاد ہے کہ ایک مسئلہ سیکھنا مومن کے لیے ایک سال کے عبادات سے  
انفل و بہتر ہے۔

هم لوگوں میں عبادات کرنے والے تو بہت ہیں لیکن اگر ان سے پوچھا جائے  
کہ نماز کے مسائل آپ کو معلوم ہیں جو آپ روزانہ پڑھتے ہیں ؎ دو کافداری کے

مسئل غرض ہر چیز کے مسائل اگر ہم روزانہ ایک ایک مسئلہ بھی سیکھیں تو ایک ایک  
مسئلہ پر ایک ایک سال کی عبادات کا ثواب بھی ملے گا اور آخر میں ارشاد فرمایا کر دین  
کا طالب اور وہ عورت ہو اپنے خادم کی فرمائی فرمادار ہو اور وہ اولاد جو والدین کے ساتھ  
یسکی کرنے والے ہوں توجہت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بغیر حساب کے داخل ہوئے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے  
غیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں علماء  
زیادہ فرماتے ہیں اور جاہل لوگوں کو کم  
فرماتے ہیں اور جب عالم بیان کرتا ہو تو  
لوگ اس کی بات کو عزت اور توجہ سے  
ستے ہیں اور جب جاہل بات کرتا ہو  
تو لوگ اس پر غصب اور غفتہ ہوتے  
ہیں اور جب اللہ تعالیٰ بھی قوم کے ساتھ  
شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان میں جاہل  
لوگوں کو زیادہ فرماتے ہیں اور علماء اس میں  
کم کرتے ہیں اور جب جاہل بات کرتا  
ہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنتے ہیں  
اور مدد و کار اور فہرست غصب زد کاری  
اور جب عالم بیان کرتا ہو تو لوگ اس  
پر غفتہ ہوتے ہیں

**فائدہ:** اس حدیث پر ہم خوب عنور کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ خیر کے ارادہ پر ہے یا شر کے ارادہ پر ہے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عالم کی بات کو توجہ سے سننا اور عالم احترام اور مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کا موجب ہے۔ اور عالم کی بات کو توجہ سے نہ سننا اور جاہل کی بات کو توجہ سے سننا اور جاہل کی مدد کرنا اور احترام کے ساتھ ان کی مجالس میں بیٹھنا اللہ تعالیٰ کے عضب کا موجب ہے۔

○ عنْ أَنْبِيَاءِ رَحْمَةِ اللَّهِ مُخْتَنَةٍ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
كَرَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمَ نَعْلَمَ نَعْلَمَ  
قَالَ قَالَ سَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ اللَّهُ بِأَهْلِ  
فَرِيمَا كَجِنْ حَمْرَ الْوَلَوْنَ كَسَاطَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
خَيْرَ كَارَادَه فَرِيمَاتَهِ یُسْ تَوْأَنْ كُودِنْ کَی  
بِسْجِ عَطَافَرَ فَرِيمَاتَهِ یُسْ اُورَانْ کَچُولَے  
اُنْ کَبِرَوْلَ کَا احْرَامَ كَرَتَهِ یُسْ اُورَانْ  
اُنْ کَی زَنْدَگِی مِیں آسَانِی پیدا فَرِيمَاتَهِ یُسْ  
اوْرَانْ کَے اَغْرِيَابَاتِ مِیں مِیَانَ زَرْدَی  
عَطَافَرَ مَاتَهِ یُسْ اُورَانْ کَوِيَانَے عَيْبَوْلَ  
پِيَصِيرَتِ عَطَافَرَ مَاتَهِ یُسْ اُورَانْ طَرَفَ  
یِعْنَی سَلَنَے عَيْبَوْلَ کَی طَرَفَ مَتَوَجَّهَ ہَوَتَهِ  
یُسْ اُورَالَّهِ تَعَالَیٰ بِعِیْ اُنْ کَی طَرَفَ مَتَوَجَّهَ  
مِنْ يَصْلَحُهَا۔

ہوتے ہیں اور ان کے گناہوں کو معاف فریتے ہیں اور جس قوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کے علاوہ کوئی اور ارادہ فریتے ہیں یعنی شر کا، تو ان کو ایسے ہی چھوڑ دیتے ہیں

کہ کوئی ایسا نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کرے۔

**فائدہ ۵:** اللہ تعالیٰ جس گھروں والوں سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان گھروں والوں کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور ان کے چھوٹوں کے دلوں میں بڑوں کے لیے محبت ڈال دیتے ہیں اور ان میں زمی پیدا کرتے ہیں اور ان کے رزق کو متسلط کرتے ہیں اور ان کو اپنے عیوب پر موقہہ کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کو جاہل اور دین سے بے خبر چھوڑ دھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دین والوں کے ساتھ خیر کا ارادہ ہے اور جاہل کے ساتھ شر کا ارادہ ہے۔

○ عنْ مَعَادِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَنْهُ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت  
قَالَ تَعْلَمَتُ النَّعْلَمَ فَإِنَّ تَعْلِيمَهُ  
اَسْ كَاسِخَنَا اللَّهُ تَعَالَى كَيْ دِرْ مِيْنَ دَاخِلَ  
تَسْتَبِّهُ وَ طَلَبَتُهُ عِبَادَةً وَمَذَاكِرَةً  
ہے اور اس کا طلب عبادت ہے  
اوْرَاسَ كَانَ ذَكْرَهُ ذَكْرَهُ ہے اور اس میں  
بِحَثَ كَرَنَا جَهَادَہ۔

کنز العمال عبد العزیز، ص ۱۶

**فائدہ:** حدیث کے آخر میں معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دین میں بحث کرنا جہاد ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے علماء کرام کی فضیلت عام سلاموں پر سات سو درجہ زیادہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنی سافت ہے کہ پرانی سورہ میں ملے ہو۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ علم حضرت اللہ تعالیٰ کے لیے سیخنا اللہ کے خون کے حکم میں ہے اور اس کی طلب عبادت اور اس

کایا در کنایہ بے اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔ اور اس کا پڑھنا  
مدد چہے اور اس کا اہل پر فرج کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں قربت ہے اس لیے علم  
جاہز ناجاہز کی پہنچان کے لیے علامت ہے اور جنت کے راستوں کا ناشاب ہے  
وحشت میں بھی بہلانے والا ہے اور سفر کا ساتھی ہے تہبائی میں ایک محدث  
ہے خوشی اور سُخ میں دلیل ہے دشمنوں پر انتصیر ہے اس لیے تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرما  
ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔



عن عَلِيٍّ رَسَّخَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَذَ فِيمَا  
كُوْنَقَرِيبُ لَوْكُوْسُ پَرِ اِبْكَ اِسَاوَتَ آئَے  
كَمَا كَاسْلَامُ مِنْ سَمَاءِ صَرَفَ اِسَ كَانَمَ بَاقِي  
رَهْ جَائِيَهُ كَمَا اَدَرَقَرَآنُ مِنْ سَمَاءِ  
اِلَّا اَسْعَدَهُ وَكَأَيْتَنِي مِنَ الْقُرْآنِ  
اِلَّا اَسْمَمَهُ مَسَاجِدُهُمْ عَاصِرَةُ  
وَمَحْمَدُهُ مِنَ الْمُهَمَّدِي عَلَمَاءُ  
حَسْنَتُهُ مِنْ مَخْتَنَتِ اَدِيمِ السَّمَاءِ  
مِنْ عَنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ  
وَنَبِهُمُ عَنِّيَّوْدَ-

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ خنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے  
کا کہ اسلام میں سے صرف اس کا نام باقی  
رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف  
اس کے نقوش باقی رہ جائیں گے ان  
کی مسجدیں بظاہر تو آباد ہوں گی مگر حقیقت  
میں ہماریت سے خالی ہوں گی ان کے  
علماء انسان کے پیچے کی مخلوق میں سے  
سب سے بدتر ہوں گے انہیں سے  
ظالموں کی حمایت کی وجہ سے دین میں  
دوادیں بھیتی۔ فی شعب الایمان : مشکوہ

لَنْتَهِيَا بِرَوْگَا اور انہیں میں اوٹ آئے گا۔

فَامْدَهُ : یہ حدیث اس زمان کو بیان کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود ہے  
کا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کے حقیقی روح سے خالی ہوں گے تاکہ نہ کو تو وہ  
مسلمان بھلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی منشا ہے اس سے دور ہوں گے۔

## وَعِيدُ الْعَالَمَاءَ

قرآن بومسلمانوں کے لیے ایک مستقبل ضابطہ حیات اور نظام عمل ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لیے رہنمائی صرف برکت کے لیے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کرہ جاتے گی۔ چنانچہ یہاں رسمی قرآن سے مراد پڑھی ہے کہ تجوید و قرات سے قرآن پڑھا جائے گا مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قلعنا نا آشنا ہوں گے اس کے اوامر و نواہی پر عمل بھی ہو گا مگر تلوب خلاص کی دولت سے محروم ہوں گے۔ مساجد بھرپور ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی محرروہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمیع بھی ہوں گے لیکن عبادت؛ ذکر اللہ اور درس و تدریس جو مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روشنی اور دینی پیشراستہ بھیں گے اپنے فرقہ مسیبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے فلاں ہوں اور جابریل کی مدد و حمایت کریں گے اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا یعنی بکر اپنے ذاتی اغراض کی تنحیل کریں گے۔

② عَنْ آيٍ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّدِنَا الْبَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ نَقَوْذَقَا إِلَّاهَ هُنْ جَبَّ الْحَرَبِنْ يَعْنِي غُمَّكَ لَهُنْ مِنْ سَيِّدِنَا الْبَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَأَدِي فِي جَهَنَّمَ وَمَا جَبَّ الْمُرْبِنْ قَالَ وَأَدِي فِي جَهَنَّمَ كَيْا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا جہنم میں یَسْعَوْذَ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ ایک وادی ہے جس سے جہنم دن میں آریعَ مَائِنَةَ مَرَّةً فَتَلَكَّ يَارَسُولَ اللَّهِ چار سو (۴۰۰) مرتبہ پناہ مانگتی ہے، سُلَّمَةُ وَمَنْ يَكُنْ خَلِيلًا قَالَ الْفَرِيقَاءُ أَمْ الْمُرْبِنْ

بِأَعْمَالِهِ (رواہ الترمذی) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کونت پڑھنے والے جو لپٹے اعمال کو دکھلانے، داخل ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا دہ قرآن پڑھنے والے جو لپٹے اعمال کو دکھلانے، کے لیے کرتے ہیں۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ وَكَذَابِ إِبْنِ مَاجَةَ وَزَادَ فِتْنَةً زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخوبی تَعَالَى الَّذِي نَذَرَ لَنَا مِنْ تَرِينَ وَهُوَ فَارِيٌّ بِإِيمَانِهِ وَرَفِيقُ الْأُمَّةِ أَتَأَقَالَ الْمَهَارِبِيَّ يَعْنِي الْجَنَوْرَةَ (ستکہ) ملاقات کرتے ہیں اس حدیث کے راوی نے کہا ہے کہ سرداروں سے مراد ظالم سردار ہیں۔

**فَاسْمَهُ جَبَّ الْحَرَبِنْ** جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جو بہت گھری ہے اور کنوں کے مشاہر ہے یہ اتنی زیادہ بہیت ناک اور وحشت ناک ہے کہ دزجن تو لاک سو خود دنیخ دن میں چار سو (۴۰۰) مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اس میں وہ قاری جو اپنا عمل یعنی قرآن پڑھنا مخصوص دکھلوائے اور ریا کے لیے کرتے ہیں اسی وحشت ناک وادی میں ڈال دیے جائیں گے۔ اس حکم میں ریا کا عالم اور عابد بھی داخل ہی وادی ہیں کوئی بخوبی اصل بنیاد تو قرآن ہی ہے اسی طرح عبادت بھی قرآن احکام ہی کے مطابق ہوتی ہیں اس لیے ایسے عالم اور عابد جو ریا کا رہ ہے بھی انہی قادریوں کے ہمراہ اس کنوں کا لفڑہ بنیں گے۔

سرداروں سے ملاقات کا مطلب یہ ہے کہ جو قاری سرداروں سے خفن جب جاہ دھال اور دنیاوی طبع ولریج کی غاطر ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخوبی ترین ہے ہاں اگر سرداروں، امیروں سے ملنا امر بالمعروف و نہیں عن المکر کے لیے ہو یا بطریق جبرا وران کے شرکے دفعیہ کے لیے ہو تو

اس میں کوئی مضاائقہ نہیں ہے، یہاں سردار سے بھی وہی سردار امیر مراد میں جو ظالم اور جابر ہوں، نیک سرداروں اور امیروں سے ملنے پر یہ دعید نہیں ہے جب دل سے آدمی معنبوط ہو۔

(۲) عنْ عَمَّرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
الله عنْهُ قَالَ سَمِعْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ يَقُولُ إِنَّ  
الْعَالَمَ إِذَا مَلَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ تَعَنَّهُ  
شَيْءٌ مُطْعَنٌ عَلَيْهِ الشَّمَائِلُ .

#### كتاب بباب الحديث

فَاتَّهُ : اس حدیث میں سخت وعید ہے ان لوگوں کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھے علم دیا ہو اور وہ اس پر عمل نہ کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ پہلے مجھے اور بعد میں سب مسلمانوں کو دین پر عمل کرنا انسان فرمائے اس لیے کہ جو فضائل علامہ حرام کے لیے میں اس میں ہر دین کی سخت کرنے والے عالم ہوں یا بغیر علم سب کے سب شرکیں میں اس طرح جو وعید علاماء کے لیے میں ان میں بھی دین کے سخت کرنے والے شرکیں میں اگر ہم اور وہ کو بیان کریں کہ کامیاب دین میں ہے اور خود اس پر عمل نہ کریں اور وہ کو بیان کریں کہ دنیا کوئی بچنے نہیں اور خود اس کے پیچھے دن رات کوشش کریں تو ایسے شخص پر اپنا علم اور ہر چیز لعنت کرتی ہے۔

(۳) عنْ أَبِي الدَّرَّاجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْهُ قَالَ لَا يَكُونُ عَالِمًا حَتَّى يَكُونَ  
وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک  
متقدِّماً وَلَا يَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتَّى  
طالب العلم نہ بنے اور اس وقت تک  
یَكُونَ بِهِ عَالِمًا  
پسندیدہ العالی عہد فہد ص ۲۵

فَاتَّهُ : اس حدیث میں ارشاد ہے کہ آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا، جب تک اس کے طلب میں نہ لجے یعنی علم بغیر سخت اور کوشش کے نہیں بلکہ جو یہ بات مشہور ہے کہ دنیا کے لیے جتنی کوشش کر دے گے اتنی ہی ملے گی یہ بات غلط ہے اس لیے کہ دنیا سخت سے بھی بلتی ہے اور بغیر سخت کے بھی بلتی ہے مثلاً ایک امیر (مالدار) آدمی مر جائے تو اس کا مال اس کے اولاد کو بغیر سخت کے مل جاتا ہے لیکن اگر کوئی عالم انتقال کر جائے تو اس کا مال اولاد کو میراث میں بغیر سخت کے نہیں بلکہ اس لیے یہ بات بروز نیا کے لیے جتنی سخت کر دے گے اتنا ہی ملے گا اور درمیانے کی یہ نہیں ہے بلکہ دین کے لیے جتنی سخت کر دے گے اتنا ہی ملے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ عالم اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔

(۴) عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اللَّهُ عَنْهُ  
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ  
بِهِ كَمْ مَلَأَ الْعَالَمَ مَلَأَ الْمَلَائِكَةَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّدَ مَثْلُ الدَّى يَتَعَلَّمُ  
الْعِلْمَ وَشَفَرَ كَمْ يَعْتَدُ ثُبَّهُ كَمْ ثُبَّ  
رَجُلٌ رِزْقَهُ اللَّهُ مَالًا فَكَنَّهُ  
نَكَمَ يَتَعَقَّدُ مِنْهُ . سند العوال ج ۱ ص ۲۱۵

عن أبي سعيد رضي الله عنه حدثنا  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وستظل كائنات العلم يلعنها بكل شيء  
عنه العوتوں فی البحر والطیر فی  
السماء کنز العماں جلد ۱۹ من  
فائدہ : اس حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ دین کا  
علم عطا فرمائے اور اس نے اپنا علم دنیا کے واسطے پھیپایا تو اس پر ہر چیز لعنت  
کرتی ہے ۔

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَالَمٍ لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ إِلَّا فَزَّعَ اللَّهُ مَرْوَحَةً سَعَلَى عَذَابِ الْمُسْمَادَةِ وَنَادَى مَنَادِيَ مِنْ سَمَاءَ يَا فَاجِرْ حَكِيرَتِ الدَّائِيَا قَ الْأَخْرَجَ

**فائزہ ۵:** اس حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جو عالم اپنے مقصد کو نہ پہچانے علی  
مکرے تو آسمان سے ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ ملے فاجر انہاں! تو نے دنیا  
در آغڑت میں خارہ کیا یعنی تیری دنیا بھی خراب اور آغڑت بھی خراب اور  
شہادت کی موت سے بھی خودم ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علم بھی

بیع کے خرچ نہیں کرتا۔

**فائدہ :** اس حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ علم دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا خراز ہے اس کو لوگوں پر خرچ کرتا چاہیے۔ مال و دولت خرچ کرنے سے لوگوں کو مبتلا نفع ملے گا اس سے زیادہ نفع یہ ہے کہ ان پر علم کی دولت خرچ کی بجائے اس سے لوگوں کو دنیا میں بھی نفع ملے گا اور آنحضرت میں بھی۔ مال و دولت سے صرف دنیا میں نفع ملے گا لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ اس سے اس کی دنیا میں جائے۔ اور علم دین کے ساتھ تو وعدہ ہے کہ اس کی دنیا اور آنحضرت دلوں بنیادی اور یہ کہ آنحضرت کا بن جانا ہماری سب سے اولین ضرورت ہے۔

**فائدہ ۵:** اس حدیث شریف میں اول ارشاد ہے کہ علم کے ساتھ لوگوں کو فتحتِ حکومتی علم صرف سیکھنا نہیں بلکہ اس کی دعہ سے لوگوں کو ارشاد تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا ہے اور دوسرا بات یہ ہے کہ حق بات کو ایک درس سے نہ پہنچا دیں بلکہ دین میں حصانت مال میں خیانت سے زیادہ بھرم بے مال کی خیانت سے تصرف دنیا کو نقصان ہو گا لیکن دین میں خیانت سے تردیدیا اور آخوند کا نقصان ہو گا اور لقیناً ہو گا اس میں کوئی شک نہیں۔

عل نذر نکی وجہ سے دنیا میں بھی ذلت ہوگی۔ ہر عالم سے علم کا  
یہ مطالبہ ہے کہ مجھ پر عمل کرو اور مجھ کو اور لوگوں تک پہنچاؤ، اگر ہم اور لوگوں کو نہیں  
پہنچائیں گے تو اس پر عمل نہ ہوا اور پھر پہنچانا بھی انبیاء رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہو  
جے طلب لوگوں میں طلب پیدا کرنا لوگ دین سے ناداقیت کی وجہ سے ہبھم  
کی طرف جا ہے ہیں ان کا فکر کرنا پوری امت کی ذمہ داری ہے لیکن سب سے  
زیادہ ذمہ داری علماء پر ہے اس لیئے کہ علماء انبیاء رضی اللہ عنہم کے وارث ہیں۔  
ایک حدیث میں ارشاد ہے :

۹ ﴿الْعَلَمَاءُ مَصَابِيحُ الْأَرْضِ  
وَخَلْفَاءُ الْأَنْبِيَاٰ وَرَثَةُ  
الْأَنْبِيَاٰ﴾  
یقیناً علماء کرام زمین پر چراغ ہیں اور  
انبیاء رضی اللہ عنہم کے ناسیبین ہیں اور میرے  
وارث ہیں اور انبیاء رضی اللہ عنہم کے وارث ہیں  
بھی سے پہلے تھے۔

فائدہ ۵ : اس حدیث میں علماء کرام کامیراث ذکر ہے کہ یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور جو انبیاء رضی اللہ عنہم پہلے آئے تھے ان کے وارث ہیں اور انبیاء رضی اللہ عنہم کا کام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت پر لانا اور اس کے لیے پڑی پوری کوشش کرنا یہ انبیاء رضی اللہ عنہم کا کام تھا۔

۱۰ ﴿عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعَى رَجُلٌ  
عَنْهُ لَا يَكُونُ عَالِمًا حَتَّىٰ يَكُونَ  
مَسْعِلًا وَلَا يَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتَّىٰ  
يَكُونَ بِهِ عَالِمًا﴾  
کنز الممال مولڈ ۱۰ ص ۲۵

علم پر عمل کرنے والا نہیں۔

فائدہ ۵ : اس حدیث میں ارشاد ہے کہ آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتا  
جب تک اس کے طلب میں رحلے یعنی علم بغیر محنت اور کوشش کے نہیں ملتا  
ایک بات شہور ہے کہ دنیا کے لیے بھنی محنت کو دے کے اتنی ہی ملتے گی یہ بات غلط  
ہے اس لیے کہ دنیا تو محنت سے بھی بھتی ہے اور بغیر محنت کے بھی بھتی ہے،  
مثلاً ایک امیر آدمی مر جائے تو اس کامال اُس کی اولاد کو بغیر محنت کے ملائے  
یہنک اگر کسی عالم کا انتقال ہو جائے تو اس کا علم اولاد کو میراث میں بغیر محنت کے  
نہیں بلکہ اس کے لیے اس کو دنیا میں محنت کرنی پڑے گی، دین اور دین کا علم  
ایک چیز ہے یہ بغیر محنت اور کوشش کے کسی کو بھی نہیں بھتی اور دوسرا بات  
یہ ہے کہ عالم اس وقت تک عالیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم پر عمل  
نہ کرے، علم تو عمل کے لیے ہے اکثر علم پر عمل نہ ہو تو یہ علم قیامت کے دن  
عالم پر الزام ہو گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت  
۱۱ ﴿عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ الْعَالَمَ عَالِمًا نَعْلَمُ  
وَهُوَ بِعِلْمِهِ اللَّهُ لَعْرَيَاحَذَّرْ عَلَيْهِ  
كُوْلَبْ كُرَّا اس پر ذوق طمع کر کسی سے  
نہ دنیاوی کوئی چیز لی اس پر۔ اور دوسرا  
علم وہ ہے جس نے دنیاوی اشیاء  
لوگوں سے رسول کیں اور اللہ تعالیٰ

القيامة يلْجَام مِنْ نَارٍ فَيَكُادُ  
خَلَقَهُ اللَّهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْأَنْجَلَى  
هذا نَلَانُ ابْنُ نَلَانَ اتَاهُ اللَّهُ  
عَالَمًا فِي دَارِ الدُّنْيَا عَلَمًا فَأَسْتَرَى بِهِ  
شَمَاءً وَاحْدَدَ عَلَيْهِ طَفْعًا فَلَيَرَاهُ  
يَنْأَى بِهِ عَلَيْهِ حَتَّى يَفْشِغُ دُنْيَاهُ  
شَعَرَ يَصْنَعُ اللَّهُ بِهِ مَا أَحَبَّ  
كِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

آَوَازَ دِينَهُ وَالآَوَازَ دِيْنَهُ كَمْ لَوْكَ لَيْنَهُ لَيْنَهُ حَسَابَ سَارَ فَارِغٌ هُوَ جَائِيَهُ  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دہ کرے گا جو چاہے گا۔

**فَاتَّهٗ ە** : اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ جس عالم نے اپنا مقصد نہ پہچانا  
اس کو قیامت کے دن آگ کے لگام پہنچا جائیں گے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ نلالہ  
بن نلالہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں علم دیا تھا اور اس نے اس پر دنیاوی آشیاء  
چیزیں حاصل کیں اور یہ آذ بھیش ہو گا حتیٰ کہ تمام لوگ حساب کتاب سے ناسا  
ہو جائیں۔

**۱۲** عَنْ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَمَيْتَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ عَلِمًا شَمَرَ كَتَمَهُ  
إِنَّمَا تَرَهُ هَذَا لَمْ يَرَهُ دُمَنُ اللَّهِ  
إِلَّا بَعْدًا ۖ كِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

نکر زیادہ ذکیرا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے قربت یعنی قریب ہونے کے بجائے  
دوری حاصل کی۔

**سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے**  
**(۱۳) عن آنfi رضي الله عنده**  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا کہ علم دوستم کا ہے ایک دو علم ہے  
جس کا اثر دل پر ہوتا ہے یہ ہے نفع والا  
علم اور ایک دوستی کا علم انتفاع  
وعلم فی النَّاسِ فَذَلِكَ حَدَّهُ  
اللَّهُ تَعَالَى عَبَادَهُ ۖ  
کِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

کِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

کے بندوں پر بخل کیا یعنی اللہ تعالیٰ نے  
جو علم اس کو دیا تو وہ اس نے لوگوں تک  
نہیں پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت  
کے دن آگ کے لگام پہنچائے گا اور ایک  
فرشتہ آواز دے گا کہ یقیناً یہ نلالہ بن نلالہ  
ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں علم  
دیا تھا اور اس نے اس پر دنیاوی آشیاء  
حاصل کیے اور لوگوں سے طبع کیا اور کہہ  
کِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

**فَاتَّهٗ ە** : اس حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ علم دوستم کا ہے ایک دو ہے  
جو دل پر اثر انداز ہو اور ایک دو ہے جو زبان پر ہوتا ہے آج کل ہم دیکھتے ہیں  
کہ زبان سے علم اور دل سے جبل، اللہ تعالیٰ کی معرفت سے جاہل، یہ ایسا علم  
ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر محبت ہے۔

**سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے**  
**(۱۴) عن ابن عمر رضي الله عنده**  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشد فرمایا کہ جس نے علم حاصل کیا پھر  
اس کو پھینپایا یا تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ  
کے لگام پہنچائیں گے۔

کِتْرَالِهِ مَلَكٌ جَبَدَ ۚ

**فَاتَّهٗ ە** : اس حدیث شریف میں حق بات کو پھینپانے پر بود عید ذکر ہے

دہ ہر بات کو چھپانے پر نہیں بلکہ بعض اوقات کسی مصلحت کی بنیاد پر کسی بات کو چھپانے میں خیر ہوتی ہے عالم پر لازم ہے کہ اگر میں اس بات کو بیان کردن تو اس سے کسی کو فائدہ ہو گایا نہیں۔ اگر بیان کرنے سے نامہ ہو تو بیان کرے اور اگر اس میں کوئی فائدہ نہیں تو بیان نہ کرنے میں خیر ہوتا ہے۔

اس حدیث میں جو دعید ذکر ہے وہ تو اس بات پر ہے جس میں عام النمازوں کے لیے خیر ہو اور وہ بات عالم اس لیے چھپائے کہ اس سے اس عالم کی دنیاوی نفع میں نقصان ہو گا۔ میرے خیال میں تو اس وقت ہر عالم پر فرض ہے کہ تمام کوششوں کے ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرے کہ النمازوں کے دلوں سے مال اور دولت کی محبت لکھل کر اعمالِ صالحہ کی محبت پیدا کرے اور دنیا سے آنحضرت کی طرف اور غیر الشریعے اللہ تعالیٰ کی طرف۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ تھا اور علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے دارث ہیں اور اگر غذا نخوازہ علماء نے اس محنت کو چھوڑ دیا تو یہ دعید انبیاء علماء کے لیے ہے۔

⑤ عن معاذ رضي الله عنه  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
إذَا ظهرت البدع  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْبَدْعُ  
وَلَعْنَ أَخْرَهُدَّلِ الْأَمْمَةِ أَوْلَاهَا  
فَقَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ كَلِينِشَرَه  
فَانْ كَاتِمِ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمٍ  
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مَعَلَى مُحَمَّدٍ  
كَنْزِ العِمالِ حِيلَدَ صَلَّى

یہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے وہ چھپایا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔  
اور ایک روایت میں ہے۔

سیدنا جابر بنی عبد الرحمن سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اس امت کے آخر لوگ اس امت کے پہلے لوگوں پر لعنت زانہ ملے تو ان لوگوں پر جن کو اللہ تعالیٰ نے فلیظھم فان کاتم العلم یومئذ علم دیا ہو اپنے علم کو پھیلایں یقیناً اس وقت میں دین کا چھپانا ایسا ہے جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نازل ہوا  
کنزِ العمالِ حبلَدَ صَلَّى

فائدہ: ان حدیث میں صاف طور پر بیان فرمایا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا ہو اور وہ اس کو چھپائیں اور لوگوں میں نہ پھیلایں تو اس کے منزہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جاتے گی اور جس نے علم دین کو چھپایا تو اس نے یقیناً وہ چھپایا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اس وقت میں خاص کر لوگوں کو جو حق بیان کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اس امت کو اپنا مقصود بیان کرنے ہے اور سمجھا ہے کہ ہر چیز ایک مقدار کے لیے ہوتی ہے، اس امت کا مقصود صرف زینداری اور دو کانداری، ملازمت اور بیری بچوں کا پالنا نہیں بلکہ دین پر عمل کرنا ہے اور دین کی اشاعت اور تبلیغ ہے اس امت کے ہر فرد مسلمان پر تین چیزیں فرض ہیں۔ دین کو سیکھنا، دین پر عمل کرنا اور دین کو انسانوں میں پھیلانا یہ کام ہر انسان کا اولین فریضہ ہے۔

عام آئت اس فریضے عقلت میں بہت دُور یقینی ہوتی ہے۔ اگر علم از کرام لوگوں کو قرآن و حدیث سے ان کے کام اور مقصد کی طرف نہ بلائیں اور نہ بھائیں تو یقیناً یہ وہ سب کچھ چھپا رہے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اس سے پہلے حدیث میں ارشاد ہے کہ جب لوگوں میں بد عالت یعنی وہ طریقہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا نہ صواب نہ کیا ہوا اور نہ اس کے بعد علماء حنفی اس پر راضی ہوں تو اس وقت میں علماء پر فرض ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کر کر اور اگر نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور نام لوگوں کی لعنت ہو۔ جالس الابرار حنفی نمبر ۸ میں ایک روایت ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ آخوند مان میں مکاروں اور دغاباڑوں کی ایک جماعت علماء کی صورت میں پیدا ہو گی لوگوں سے ہمیں گے کہ ہم علماء اور مشائخ ہیں تم کو دین سمجھاتے ہیں اور راہ حق دکھاتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے ہوں گے اور جوئی حدیثیں بیان کریں گے اور فنا رسیدے سمجھائیں گے اور تمہارے لیے نئے نئے باطل احکام تجویز کریں گے اکن سے بچو اور ان کے پاس بھی نہ بیٹھو ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گھراہ کر دیں اور فتنہ میں مبتلا کر دیں۔

⑭ عنْ جَنْدِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیدنا جذب رضی اللہ عنہ فاَلْفَاَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْعَالَمِ الْكَبِيرِ اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عالم کی مثال جو لوگوں کو فیضت کریں اور ان کو سمجھدار بنائیں اور درستے لوگ ان علم والوں سے ان پیروں کو حاصل کریں اور اگر ایسا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں ان سب کو دنیا ہمیں سخت سزاوں گا آخوند کا قصہ الگ ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیتا ہوا درخود کو ملاتا ہو۔

**فائدہ ۵:** اس حدیث میں ارشاد ہے کہ جو لوگوں کو بیان کرے اور خدا اس پر عمل کرتا ہو اس کی مثال چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو تور دشی دیتا ہو اور خود اپنے آپ کو جلا رہا ہو اس طرح اگر عالم لوگوں کو بیان کرے، درس دے، تبلیغ کرے اور خدا اس پر عمل نہ کرے تو جن کے لیے درس دیا اور بیان کیا ان کے لیے تو نفع ہے لیکن خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے خود جمل رہا ہے اور ایک روایت سندر دوسرے جلد نمبر ۳ صحفہ نمبر ۲ میں اس طرح ہے کہ

⑮ الْعَالَمُ يَعْتَيِّرُ عَمَلَ كَالْمُصَبَّاحِ  
بِعَملِ عَالَمٍ كَيْفَ يَعْتَيِّرُ عَمَلَ كَالْمُصَبَّاحِ  
بِحُرْفِ النَّفْسِ وَيَعْتَيِّرُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ أَنْ  
جَلَ رِهَابُهُ.

**فائدہ ۶:** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم صرف سیکھنا نہیں ہے بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ہے اور رسول نہ کہ سیکھنا بھی ہے۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میں بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوی قوموں کو تعلیم دنیہں دیتیں نہ ان کو نصیحت کرتی ہیں نہ ان کو سجدہ بناتی ہیں نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں نہ بُری باتوں سے روکتی ہیں اور دیکھاتے ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوی قوموں سے علم سیکھتی ہیں نہ سمجھ سیکھتی ہیں نہ نصیحت میں حاصل کرتی ہیں یا تو یہ لوگ اپنے پڑوی قوموں کو علم سمجھائیں اور ان کو نصیحت کریں اور ان کو سمجھدار بنائیں اور درستے ہوں اگر ان علم والوں سے ان پیروں کو حاصل کریں اور اگر ایسا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں ان سب کو دنیا ہمیں سخت سزاوں گا آخوند کا قصہ الگ ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله علیہ وسلم مبرے سے پنجے تشریف لائے لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے کون سی قومیں مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ اپنی فقہتی میں اور رآن کے آس پاس کے بینے والی قومیں جاہل ہیں یہ خبر اشعری کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بعض قومیں کی تعریف فرانی اور ہم لوگوں کے متعلق یہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاک ارشاد ان کے سامنے فرمایا کہ یا تویر لوگ اپنے پڑویوں کو علم سکھائیں اور ان کو فضیحت کریں ان کو سمجھدار بنائیں ان کو اچھتی باتوں کا حکم کریں بُری باتوں سے منع کریں اور دوسرے لوگ ان سے ان پھریوں کو عاصل کریں ورنہ میں دنیا ہی میں ان کو سخت سزاوں گا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوسروں کو اس طرح سمجھدار بنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا بھی حکم ارشاد فرمایا انہوں نے تیسری دفعہ پھر عرض کیا اور رسول اللہ علیہ وسلم نے پھر دھی حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کی مہلت ہمیں دیدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُن کے پڑویوں کی تعلیم کے لیے ایک سال کی مہلت دے دی۔ کتابتہ عیشج العہ اس حدیث شریف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سخت عتاب سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جو لوگ اپنے علم ہیں سمجھدار ہیں ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے بینے والے جاہلوں کو تعلیم دینے کی کوشش کریں ان کا یہ خیال کہ جس کو ضرورت ہو گئی خود سیکھے گا کامی نہیں۔ نہ سیکھنے کا مستقل مطالبہ اور متفق گناہ ان کے ذمہ بے یہی ان کو سکھانے کی ذمہ داری ان عالمول پر بھی ہے کہ

یہ دو اس کو کوشش کریں اس کی تدبیریں کریں کہ وہ علم یکھیں یہ بھی اپنے علم پر عمل کرنے میں داخل ہے کہ علم کے عمل میں اس کا سکھانا بھی داخل ہے۔  
سیدنا عمر بن یاسر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قیس کی تعلیم کے لیے بھیجا میں نے جا کر دیکھا کہ وہ حقیقتی اور نبول کی طرح سے ہیں ان کا ہر وقت دھیان اپنے اوزٹ اور بھری میں لگا رہتا ہے۔ ان کے سیا کوئی درس افکران کو نہیں، ہر وقت بس دنیا کے دھندوں میں لگتے ہیں میں دہاں سے واپس آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کر رہے آئے ہوئے میں نے ان کا حال بیان کر دیا اور دین سے ان کی غفلت کی خبر سنائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمر بن اس سے زیادہ تعجب کی بات اُس قوم کی حالت پر ہے جو عالم ہوتے کے باوجود دین سے لیسے ہی فاغل ہوں جیسا کہ یہ غافل ہیں۔

اب ہم اس حدیث پر خوب سوچ کریں کہ اس وقت غیر علم والوں نے علم والوں سے کیا علم حاصل کیا ہے اور علم والوں نے غیر علم والوں کو کیا سکھایا اور کیا حقیقت کیا اسی کا ارشاد ہے وجاهہ در قریب اللہ حق یحیا وہ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ایسی کوشش محنت کرو جیسا کو کوشش محنت کرنے کا حق ہے اس وقت کوئی عالم یا نیز عالم یہ کہہ سکتا ہے کہ دین کی محنت اور کوشش کا جو حق تھا وہ میں نے ادا کر دیا۔ ہم سب مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امر ہے کہ دین کی محنت اور خوب کوشش کر دیقیناً اس زمانہ میں بات بالکل اُٹ ہے ہم لوگوں نے دنیا کے لیے خوب کوشش کی، دن رات دنیا کی نکر میں لگے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوں کے لئے کوشش اور محنت کے لیے فرمایا ہے اور ہم لوگ دنیا کے لیے خوب

جمع کرد تو تم کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا  
جب تک تین چیزوں پر عمل نہ کرو اول  
یہ کہ دنیا کے ساتھ محبت نہ کرو اس  
لیے کہ یہ مومن کا گھر نہیں اور شیطان کا  
ساتھ نہ دو اس لیے کہ یہ مومن کا دوست  
نہیں اور کسی کو ضرر نہ پہنچا اس لیے کہ یہ  
مومن کا کام نہیں۔

الْفَتْيَا وَالْتَّحِبَّ الْدُّنْيَا فَلَمْ يَنْتَهِ  
بِرَّ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا الصَّاحِبِ  
الْمُتَصَدِّقَ فَلَيْسَ بِرَّ فِيقِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَلَا تَقُولْ ذَاهِدَ فَلَيْسَ بِجِزْرَةَ  
الْمُؤْمِنِينَ.

(کتاب مہمات ابن حبی)

فائدہ ۵ : اس روایت میں ارشاد ہے کہ علم زیادہ بھی ہو اور اس پر عمل نہ بہو  
تو اس سے فائدہ نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جاوے ارشاد ہے کہ تین چیزوں  
پر عمل کرو ایک یہ کہ دنیا کے ساتھ محبت نہ کرو اس لیے کہ یہ مومن کا گھر نہیں یقیناً  
مرن کا گھر دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے دنیا اس کا گھر ہے جس کا آخرت میں گھر  
نہیں اور شیطان کا ساتھ دو اس کے ساتھی مت بن اس لیے کہ یہ مومن کا  
دورت نہیں اور کسی کو ضرر نہ پہنچا اس لیے کہ یہ مومن کا کام نہیں۔

علم عمل کے لیے ہے جس طرح دمنواز کے لیے ہے اگر کوئی شخص بہت  
انجھی طرح دمنز کرے اور نماز نہ پڑھے تو دمنز بے کار ہے اس طرح اگر علم پر عمل  
نہ ہو تو علم بے کار، وضو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن کسی اور بیز کے لیے یعنی نماز کے لیے  
اس طرح علم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن عمل کے لیے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلموں کو  
پڑھے دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا رکھیا۔

۶۱) عَنْ أَنْسِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیدناش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ لِكَ إِلَّا أَنْ تَعْمَلَ يَتَكَلَّثُ

خونت اور کوششوں میں لگے ہوتے ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ وَهَمُّ الْآخِرَةِ نُورٌ فِي الْقَلْبِ۔

یعنی دنیا کا ہم اور کردار میں ظلمت ہے اور آخرت کا ہم دنکردار میں نور ہے۔

اکی اور حدیث میں ارشاد ہے :

۱۹) مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ يَشْكُرُ فَيَقْبَلُ  
الْمَعَاشَ فَكَمَا يَشْكُرُ يَهُ وَمَنْ  
لَّمْ يَشْكُرْ رَبَّهُ فَلَمْ يَقْبَلْ  
أَصْبَحَ لِأَمْوَالِ الدُّنْيَا حَرِيصًا فَقَدْ  
كِيَادِيَا كَعَمَ سَاقِهِ سَاقِهِ تَوْقِيْنَا اسَنَ  
أَصْبَحَ سَاقِهِ طَاعِلَةً عَلَى اللَّهِ وَمَنْ  
تَوَاضَعَ لِعَذَابِيْ لَعْنَا لَا فَقْدَ ذَهَبَ  
جِنَّةَ مَالَدَارَ آدَمِيَّ كَيْ مَالَدَارِيَّ كَيْ وَهِيَ  
شَلَادِيَّنَهُ  
(سبحت ابن حجر)

حافظ ابن حجر نے مہمات ابن حجر میں نقل کیا ہے کہ  
۲۰) أَنَّ رَسُولَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
بْنِ إِسْرَائِيلَ مِنْ أَيْكَ آدَمِيَّ تَحْمِلُ  
جَمِيعَ تَعَكِّرَتِيْنَ تَابُوتَانِ مِنَ الْعِلْمِ  
إِسْرَائِيلَ مِنْ أَيْكَ آدَمِيَّ بُرُّا  
كِيَا تَحْمِلُ لِيْكَ لِيْكَ عَلَمَ سَكَنَهُ  
لِيَانَهُ تَحْمِلُهُ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى  
إِلَيْهِ تَبَيَّنَهُ عَلَيْهِ فَلَدَعْدَعَ  
بِرُّوْجِيْ بِهِيْجِيْ كَمَانَ سَكَنَهُ  
لَوْقِمَعَتْ كَيْشِيْرَا مِنَ الْعِلْمِ لَسَعَ  
عَلَمَ كِيَا تَحْمِلُهُ كَيْرَمَ اسَنَ سَكَنَهُ  
بِتَنْفِعَكَ إِلَّا أَنْ تَعْمَلَ يَتَكَلَّثُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لِلَّهَ أَسْرَارِ  
بِي عَلَى قَوْمٍ يُقْرَضُ شَفَاهُهُمْ  
بِمَقْارِبِهِ مِنْ نَارِكُلَّا فَرَضْتُ  
رُقْتُ فَقَدْتُ يَا جَهْرِيلُ مَنْ  
هُوَ كَاءَ قَالَ تَخْطِبَاءَ مِنْ أَمْتَكَ  
الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ  
وَيَقْرُؤُنَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْنَلُونَ  
بِهِ سِنْدِ الْعَالَمِ جَلَدًا ۱۹۵

الرُّزْدَاسِ پُرِّ مَلِّ نَهْيَنَ كَرْتَ تَهْنَهَ .  
فَانَّ ۝ بِهِنْتَ لَوْكُوں کُو تو هِر جَمِيعِ جَاتَةِ کی اجَازَتْ ہوگی تو بعضِ دفعَهِ بِهِنْتَ لَوْگَ  
بِهِنْدِیں کو دِیکھنے کے لیے جَهَنَّمَ میں جَائِیں گے تو بِهِنْتَ میں بعضِ تُو دَوَهَ لَوْگَ ہوں گے  
بِهِنْدِیاں تو لَوْگُوں کو بِیانِ الْنَّصِیْحَتِ کَرْتَ تَهْنَهَ تُو بِهِنْتَ لَوْگَ انَّ کو دِیکھ کر کَہیں  
جَهَنَّمَ کِمْ لَوْگَ تو ہِمَ کو نَصِیْحَتِ کَرْتَ تَهْنَهَ اور آپ لَوْگُوں کی نَصِیْحَتِ کی وجَہَ سے  
بِهِنْتَ میں داخل ہوئے ہیں تُو دَوَهَ لَوْگَ بِجَابَ دِیں گے کہ ہِمَ لَوْگَ تو آپَ کو  
بِیانِ نَصِیْحَتِ کَرْتَ تَهْنَهَ لَیْکَنْ خُداَسِ پُرِّ عَلِ نَهْیَنَ کَرْتَ تَهْنَهَ . اس لَیْے اوَدَل  
کے سَاقِهِ سَاقِهِ اپَنَیْ فَلَکِ بَھِی بَهْتَ ضَرُورِیَّ بَے . ایک روایت میں ہے .

فَانَّ ۝ بِهِنْتَ عَلَى النَّاسِ زَهَانَ  
کَمْ اِیْکَ وَقْتَ آئَے گا کَہْ لَوْگَ اِیْکَ  
جَمِيعِ پُرِّ ہوں گے اور قرآنِ دوسریِ دُوای  
الْغَزَّاَنَ حَنَّ وَادِ وَهَمَرَ فِي وَادِ  
عَنْ ۝ بِهِنْتَ لَوْگَ میں ہو گا .

فَانَّ ۝ بِهِنْتَ قرآنِ پُرِّ عَلِ نَهْیَنَ ہو گا قرآن کا بُوْ مَقْصَدِ ہے دَهْ نَهْیَنَ ہو گا دَرْدَه  
قرآنِ توان کے پاس ہو گا لَیْکَنْ عَلِ نَرْكَرَنَ کی وجَہَ سے ایسا ہو گا کہ قرآن ایک  
بَتَّ اور انسانِ دوسریِ جَمِيعِ .

سیدنا حَذَافِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت  
ہے آپَ نے ارشاد فرمایا کہ پڑھانے  
والوں کی جماعتِ الشَّرْعَالِیَّ سے ڈرُد  
الشَّرْعَالِیَّ کی قسم تم صحیح راستہ کو پکڑو اُن  
لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے تو  
تم لَوْگَ بہت آگے ہو جاؤ گے اور اگر  
جَهَنَّمَ وَشَمَالًا لَقَدْ ضَلَّلَنَتْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَطْلُعُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَوْا  
بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ فَإِنَّمَا دَخَلْنَا  
الْجَنَّةَ بِتَعْلِيمِكُمْ قَالُوا إِنَا كُنَّا  
نَّاًمِرَ وَلَا نَفْعَلُ  
سِنْدِ الْعَالَمِ جَلَدًا ۲۳۲

**فائدہ ۵:** سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے علماء کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر دیا ہے جو بیان توہین کے اور عمل غیروں کا کئے علم کے ساتھ عمل کی مثال اس طرح ہے جس طرح وضو فرض ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن وضو کا اپنا کوئی مقصد نہیں روضہ تو نماز کے لیے ہے اگر نماز پڑھلی تو وضو کام آیا اور اگر نماز نہیں پڑھی تو وضو کے کاربے اس طرح علم وضو ہے اور نماز عمل ہے دونوں ضروری اور فرض ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
عن آیہ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا إِذَا دَعَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَصْرَ الْخَلْقَ مِنْ نَاسِ الدُّنْدُونِ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالَمُ يَرَوُ الدُّنْدُونَ  
مسند فردوس مسلم ۲۱۵

**فائدہ ۶:** اس حدیث سے ہر وہ عالم مراد نہیں ہے جو حاکموں اور امیروں کو ان کی اصلاح کے لیے جاتا ہو۔ اس سے وہ مراد ہے جو حاکتوں اور ضروروں کو ان سے پوری کرنے کے لیے جاتے ہیں ان کا فعل یقیناً بہت ہی بُرا ہے اس لیے ہونا تو یہ پاپ ہے تھا کہ حاکم عالم کے پاس آیا کرے اور عالم سے اپنے حکومت کے جلانے کے باسے میں لوچھا کرے کہ حکومت کس طرح چلانا ہے لیکن عذاب زیر ہے کہ تم ان سے اپنے ضرورتوں کو پوری کرنے کے لیے جاتے ہیں علماء کو تو اللہ تعالیٰ کے خداوند سے یعنی کا طریقہ معلوم ہے اس لیے اس طریقہ کو انتیار کرنا ہے اور اگر عالم مالک کو چھوڑ کر ذکر اور منشی کے پیچے لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے کتنا ناراضی ہو گا اس لیے تو ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب مخلوق نہ نالپسند وہ عالم ہے جو حاکموں اور اللہ تعالیٰ کے غیر سے اپنے حاجات پوری

صلالاً بَعِيداً  
تم لوگ دائیں بائیں ہو جاؤ گے تو تم  
گمراہی میں بھی بہت دو پلے جاؤ گے  
کہتا العمال جلد ۱۰ ص ۲۶۲

**فائدہ ۷:** مذیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ علام کا مقام بہت اونچا ہے اگر اپنے مقام کو پہچانیں لپنے مقصد کو پہچانیں اس مقصد معلوم ہے کہ جس کا وارث ان کا کام یعنی انبیاء و علمیہ ہم سلام کے وارث اور کام بھی انہی کا اپنے کام اور مقصد کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام میں لگ جائیں تو پھر لَقَدْ حَذَّرَ صَلَالاً بَعِيداً یقیناً گمراہی میں بھی بہت دوڑ ہو جاؤ گے آج بہت سے علام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اور طریقہ کو پھر کی وجہ سے اور دوں سے زیادہ پریشان کیا گیا یہ اس لیے کہ جانتے والا اور غیر جانتے والا برابر نہیں۔ غیر علام، یعنی عام لوگ تو پریشان ہیں وہ اپنے لیے راستے تلاش کرتے ہیں کہ ہماری پریشانی ختم ہو جاتے اور تمام دنیا کے انسانوں کی پریشانی دوڑ ہو جائے لیکن دین کے بغیر کسی کے بھی مسائل حل نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد پر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمینہ!

ابو عثمان التحدی سے روایت ہے کہ  
قالَ سَمِيعُتَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
عَلَى الْمُنْبَرِ يَا أَكُّ وَالْمُنَافِقُ الْعَلِيمُ  
قَالَفَا وَكَيْنَ يَكُونُ الْمُنَافِقُ عَلَيْهَا  
قَالَ أَنْتَ تَكَلَّمُ بِالْحَقِّ وَتَعْمَلُ بِالْمُنْكَرِ  
بَوْتَابَتْ تَوَأْثِيْتْ نَعَلَيْهَا  
بَاتْ تَوْتَقْتَ بِيَانِ لَيْكَنْ عَلَيْهِ دِينِيْ كَرَے تو یہ منافق عالم ہے۔

کہتا العمال جلد ۱۰ ص ۲۶۵

بادت اور بندگی سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں لانا باتی دنیا کا کام تو ہر انسان کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض عورتیں بھی کرتی ہیں دنیا میں تو ایک کام بوب سے بہتر انسانوں نے کیا وہ دعوت والا کام ہے اور اس حدیث میں غار کے علاوہ ہر وہ آدمی جو دنیاوی کاموں کا تعلق چاہتا ہو اور دین کے بارے میں جاہل ہو یہ شخص اللہ تعالیٰ کے زدیک ناپسندیدہ شخص ہے اور موجودہ وقت میں ہم یہی سے ہر ایک دنیاوی کاموں کے اعتبار سے خوب سمجھدار ہے اور اور دین کے بارے میں جاہل ہے۔

**۲۹** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
عن آنجی هر مرد رحمی اللہ  
کے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
عنہ فرمایا کہ ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ عذاب  
الله علیکم وسلم اشدُ النّاسِ  
قیامت کے دن اس عالم کو ہو گا جس  
نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کیا ہے  
بنخواہ علمیہ۔

کنز العمالہ حدیث ۱۸۸

**فائدہ** : علم صرف سیکھنا نہیں کہ میں عالم ہوں میں نے علم سیکھا ہے بلکہ علم کی وجہ سے اشریف تعالیٰ سے تعلق ہو رہا ہے اور انسانوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو رہا ہے علم فرض ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن اسکی مثال و مصنو کی طرح ہے کہ دضر فرض ہے لیکن مصنو کا اپنا کوئی مقصد نہیں سولتے نماز کے اگر نماز پڑھ دیا تو مقصود پورا ہو گیا اور اگر نماز نہیں پڑھی تو دضر سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اسی طرح علم سے اس وقت فائدہ ہو گا جب اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر اللہ نہ کرے اگر ہم نے علم پر عمل نہ کیا تو حدیث میں ارشاد ہے کہ سب سے زیادہ عذاب

کرنے کے لیے جائے۔

**۲۷** عَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَرِيمُ الرَّحْمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْقَاهَهُ امْنَاءُ الرَّسُولِ  
أَوْ بَادْشَاهُوْلُ اُوْرَحَاكُوْلُ كَيْ تَبَعَّدُ  
مَلَمَ يَدْعُوكُوا فِي الدُّنْيَا وَيَتَبَعَّدُ  
السَّطَّانَ فَإِذَا فَعَلُوكُوا ذَلِكَ فَأَخْرُجُوكُمْ  
تَوَانُ الْوَكُولُ سَعَيْتَ رَبِّكُوْ  
كِنْزَ الْعَالَمَ حدیث ۱۰ ص ۳۶۷

**فائدہ** : اس حدیث شریف میں ایک طرف اعلماء کے فضائل ہیں اور دوسری طرف وعید ہے سب سے زیادہ مذہب ہر آدمی کے لیے خاص کر علماء کے لیے مال و دولت اور امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور اس امت کا فتنہ مال ہے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ عالم کا دنیا میں داخل ہونا ایک ایسا عذاب ہے کہ پھر اس سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

**۲۸** عَنْ آنجی هر مرد رحمی اللہ عنہ  
کے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر اس عالم پر  
عَذَابَهُ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ شَارِكٌ وَّعَالَى  
يَغْصَبُ كُلَّ عَالَمٍ بِالدُّنْيَا وَجَاهَدَ  
كُوْنَا پسند ہے جو دنیا کا عالم ہو اور آمانت  
بِالآخِرَةِ كِنْزَ الْعَالَمَ حدیث ۳۶۸

**فائدہ** : اس سے ہر وہ عالم مُراد ہے جو علم کے باوجود بھی اپنے مقصد کو نہ پہنچانے یعنی عالم کا جو کام ہے وہ کام جو انبیاء علیہم السلام کا تھا انسانوں کو غیر کی

اس عالم کو ہو گا جس نے علم پر عمل نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو لفظ والہ علم عطا فرمائے۔ آمدینے!

⑩ عن علی رضی اللہ عنہ قات کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افادہ فرمایا کہ جس نے علم کو حاصل کیا تھا مگر وہ ستم من ازداد علماً و لم يزداد دنیا میں زہد بنی خاتم سے بے رخصتی کو زیادہ نہیں کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے کہنا العمال مبد ۱۵۶

فائدہ : اس حدیث میں بھی بیان ہے کہ علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنا قرب حاصل کرو جب عالم اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ بنائے تو اور کون تعلق بنئے گا۔ اس لیے امام بخاری نے بخاری شریف میں ارشاد فرمایا۔

ان سُمْرِيَّكُنْ الفَقَهَا أُولَيَاَهُ اللَّهِ آخِرَتْ میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں۔

یعنی عالم با عمل ضرور ولی اللہ ہے اس لیے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

⑪ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ابھر زمانے میں کچھ لوگ بیدا

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیکونَ فِي آخر الزَّمَانَاتِ قومٌ يَجْلِسُونَ فِي المساجدِ حَلَقًا حَلَقًا امامِہم بیٹھیں گے ان کے سامنے دنیا ہو گی

لَهُنَّا فَلَا تَجِدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهُ لَيَنْتَ لیعنی یہ بیٹھنا بھی دنیا کے لیے ہو گا  
ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو پس اللہ تعالیٰ  
یہ نصیحة حاجہ  
کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔  
کہنا العمال مبد ۱۵۵

فائدہ : اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک وقت آئے گا جس میں کچھ لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقة صلیقہ بنائے بیٹھیں گے ان کے سامنے دنیا کی محبت ہو گی ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی حاجت نہیں یعنی دنیا اتنی زیادہ ہو گی اور دنیا کی محبت اتنی زیادہ ہو گی کہ مسجدوں میں بھی دنیا دی دنیا کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے قرب کی بجائے دوری حاصل کی۔

اس دنیا کے لئے ہجوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہے قوت ہے ارشاد ہے کہ اگر پوری دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک پھر کے پر کے بارہ بھی ہوتی تو کفار کو ایک گھوٹ پانی کا بھی نہ ملتا۔

⑫ عن سهمل بن سعد رضی سہل بن محدث رضی عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اگر پوری دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسقی کافر میں کافر کے پر کے بارہ بھی ہوتی تو ایک کافر کو بھی پانی کا گھوٹ نہ ملتا۔

فائدہ : اس حدیث میں ارشاد ہے کہ دنیا کی کوئی قیمت نہیں لیکن اس

دنیانے عام لوگوں کو تو کیا خاص کر بعض علماء کو بھی گمراہ کیا ہے۔ ابو امامہ بالی کا ذلیل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پھیلا تو شیطان کا لشکر شیطان کے پاس آیا اور کہا کہ ایک ایسا رسول اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پھیلا ہے اب ہم کیا کریں ابلیس نے کہا کیا اس کے اتنی دنیا کو درست رکھتے ہیں یعنی دو راہب اور تارک الدنیا تو نہیں لشکر لیوں نے جواب دیا کہ نہیں دنیا دار تو ہیں تراہیں نے کہا پھر چہرلنے کی ضرورت نہیں وہ اگر بت پرست نہیں ہیں تو نہ کہی میں انہیں دنیا کی محبت میں ایسا پھنساؤں گا کہ جو کچھ یہیں حق کے لیے نہیں اور جو کچھ یہیں حق کے لیے نہ دے اور جس چیز سے پھیں حق کے لیے نہ پھیں یعنی ان کا لیندا دینا اور بچنا سب کچھ غیر حق کے لیے ہو گا کہ تمام فتنے اور فساد ان تینوں امور کے تابع ہیں۔

کیمیا لے سعادت ص ۱۷

۳۲) عن أنس بن مالك رضي الله عنه سيدنا انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم جب اپنے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کر رہا ہو تو ہر چیز اس کی طرف دوڑتی ہے اور اگر اس کا ارادہ ہو کہ میں خزانہ جمع کروں تو اس سے ہر چیز بھاگتی ہے۔

كل شيءٍ يُهْرِجُ إِلَيْهِ الْعَالَمُ إِذَا أَرَادَ بِعِلْمِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَبَّةً كُلَّ شَيْءٍ إِذَا أَرَادَ بِعِلْمِهِ أَنْ يَلْتَزِمَ بِهِ الْأَنْكَثُونَ هَبَّةً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

مسند فردوسی جلد ۳ ص ۱۷

**فاستہ ۵:** اس حدیث میں صاف بیان ہے کہ اگر عالم نے یہ ارادہ کیا کہ سیہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہر چیز اس کے لیے تابع کرنیتے ہیں اور ہر چیز جس میں اس کے لیے لفغہ ہو اس کی طرف دوڑ کرتی ہے اور جب عالم نے اپنے مقصود کو نہ پہچانا تو ہر دو چیز جس میں اس کے لیے لفغہ ہو گی وہ اس سے بھاگے گی۔ دریں اس کے پیچھے بھائے گا اور اس کی ساری زندگی پر یہاں میں گزرے گی اور یہی روایت ہے کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کا بن گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے متن کا نتیجہ کانت اللہ لہ، اور یہ بات کسی سے دھمکی پھیپھی نہیں ہے کہ جو عالم حقیقت میں عالم ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو تو دنیا اس کے قدموں میں آتی ہے اور جو علم کے باوجود غیروں کے دردش گروہوں پر دنیا کے لیے جاتے ہیں تو وہ مال کے پیچے عام لوگوں سے زیادہ پریشان ہوتے ہیں۔

۳۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمان میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے میری اہمیت میں سے وہ قم لوگوں کو وہ حدیثی بیان کریں گے جو جنم تم نے سننا ہو گا اور نہ ابھارے آبادی کے سعفا یا کعرو یا یا ہر کمن الحال جلد ۱۸ ص ۱۷

**فاستہ ۶:** اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس نہیں اور نہ سُنُو۔ جس کو دین کا پتہ نہیں اور بیان کرے کریہ حدیث ہے میں کہ عالم میں بہت سی ایسی باتیں موجود ہیں کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ

آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنے ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت  
عن النبی رضی اللہ عنہ  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
ارشاد فرمایا کہ جس نے دنیا کو طلب کیا  
و سلئے متن طالب الدنیا بعجل  
آخرت کے عمل سے تو اس کے لیے  
الآخرۃ فلیتیں لہم فی الآخرۃ  
آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔  
من نصیب

کنز العمال جلد ۱ ص ۲۳۳

**ذات ۵:** اس حدیث میں بھی ارشاد ہے جس نے دنیا کو طلب کیا  
آخرت کے عمل سے تو اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا علم اس  
لیے نہیں ہے کہ اس سے دنیا کمائے بلکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو جانا  
ہے اور انسانوں کا القلق اللہ تعالیٰ سے جڑنا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت  
عن النبی رضی اللہ عنہ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
فرمایا کہ زبانیہ یعنی ملاٹکتہ کوہ سخت ترین  
بیاعت ایسے لوگوں پر جن کے پاس  
قرآن کا علم ہوا دریافت میں مبتلا ہو ان  
لوگوں سے پہلے جو بتوں کی عبادت  
کرتے تھے عذاب میں گئے یعنی بے عمل  
علم کو کافروں سے پہلے عذاب دیں  
گے تو یہ لوگ کہیں گے یہ کیا ہوا کہ یہیں

کنز العمال جلد ۱ ص ۱۹۴

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
الى علیت یوم لا ازداد فیہ علمًا  
ہے کہ حبیب بھی پر کوئی دن آتا ہے اور  
مجھے میرے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا  
پیش بھی ایسے عَزَّ وَجَلَ فَلَا بُورَكَ  
قرب حاصل نہ ہوتا اس دن میرے  
لیے خیر نہیں یا اس میں میرے لیے  
منزف دوس مجد نہیں ۱۸۵  
تبہمی دہلاکت ہے۔

بورک اگر بور ہوتا اس کی معنی تباہ کرنے کا ہے۔

**فات ۵:** عائشہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت علم دیا تھا اور وہ ارشاد  
فرماتی ہیں کہ جو دن بھی مجھ پر آیا اور میں اپنے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قریب  
نہ ہوں تو اس دن میں میرے لیے خیر نہیں بلکہ ہلاکت ہے اس لیے کہ علم تو اس  
لیے ہے کہ آدمی اپنے علم کی وجہ سے ہر روز اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کے  
علم راستہ دکھاتا ہے اور یہ راستہ کامیابی کا ہے علم ایک روشنی ہے اور روشنی میں  
آدمی ہر چیز کی پہچان کر سکتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ علم عمل کو آواز دیتا ہے کہ مجھ پر عمل کرو تو جو کوئی  
شخص اس پر عمل کرے تو وہ علم باتی رہتا ہے درست وہ بھی چلا جاتا ہے یعنی علم منانے  
ہو جاتا ہے۔

فضل ہفتمتے ہیں کہ مجھے تین شخصوں پر برارحم آتا ہے ایک قوم کا سارے  
بزویل ہو گیا ہو دوسرا ده غنی جو غنا کے بعد فقیر ہو گیا ہو تیسرا وہ عالم جس پر دنیا کھلی  
ہو یعنی دنیا کا طالب ہو اور جو دنیا کا طالب ہو گا یہ اس پر کھلے گی۔

حسن سی فرماتے ہیں کہ علام کا عذاب بول کی صوت ہے اور بول کی صوت

عذاب کافر دل سے بھی پہلے ہو رہا ہے ان کو جواب دیا جائے گا کہ عالم اور جاہل برآ نہیں ہوتے۔

**فائدہ :** زیارت فرشتوں کی وہ سخت ترین جماعت ہے جو لوگوں کو جہنم میں مارنے اور پہنچنے پر مأمور ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے جو شخص بھی وعظ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مطالبہ فرمائیں گے کہ کام سے کیا مقصد تھا یعنی اس سے کوئی دنیاوی خرمن تھا یا غالباً اللہ تعالیٰ کے داس طے کیا تھا۔  
مالک بن دینارؓ کے شاگرد بھتے ہیں کہ مالک جب اس حدیث کو بیان کرتے تو اشاروں تے کہ آوازِ نحلتی پھر لوں فرماتے کہ تم یوں بھتے ہو کے وعظ سے میری آنکھ مُضڈیٰ ہوتی ہے یعنی میرا دل خوش ہوتا ہے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ سے قیامت کے دن اس کے باقیے میں سوال کیا جائے گا کہ اس وعظ کا کیا مقصد تھا۔

**۳۴** **عن ابن عباس رضي الله عنه** سیدنا ابن عباس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارة فرمایا کہ علم کے چھپائے والے پر لعنت کرتی ہے ہر چیزِ حقیٰ کہ پھل دریا میں اور پرندے آسمان کے دریاں میں۔

**۳۵** **عن أبي هريرة رضي الله عنه** سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارة فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کو علم نہیں دیا مگر یہ وعدہ لیا ہے کہ اس کو نہ چھپاؤ، یعنی علم کو نہ چھپاؤ۔

**فائدہ :** اس حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم سے یہ وعدہ لیا ہے کہ اپنے علم کو نہ چھپاؤ اور لوگوں نہ کہ نہیں۔ علم صرف عمل اور تبلیغ کے لیے ہے اگر علم پر عمل اور تبلیغ نہ ہو تو دنیو ہے اور نماز نہیں تو اللہ تعالیٰ

کے دین کے ساتھ مزاح کر رہا ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کتاب میں بازاروں اور راستوں میں پلے گا علماء کی شکلیں بنائیں اور لوگوں سے بھی کام کریں نے فلاں بن فلاں سے اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور یہ بات سنی ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہر بات میں تحقیق ہو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے :

۲۹ **عن أبي سعيد رضي الله عنه** سیدنا ابو سعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم کے چھپائے والے پر لعنت کرتی ہے ہر چیزِ حقیٰ کہ پھل دریا میں اور پرندے آسمان کے دریاں میں۔

کنز العمال ص ۱۹

۳۰ **عن أبي هريرة رضي الله عنه** سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارة فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کو علم نہیں دیا مگر یہ وعدہ لیا ہے کہ اس کو نہ چھپاؤ، یعنی علم کو نہ چھپاؤ۔

کنز العمال ص ۱۹

**فائدہ :** اس حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم سے یہ وعدہ لیا ہے کہ اپنے علم کو نہ چھپاؤ اور لوگوں نہ کہ نہیں۔ علم صرف عمل اور تبلیغ کے لیے ہے

ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنा آسان فرمادے۔ آمین ۱

③ عن ابن عمر و رضی اللہ عنہ سے روایت  
سیدنا ابن عمر و رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا  
فرمایا کہ جس نے علم حاصل کیا پھر اس کو  
اللہ علیہ وسلم مَنْ عَلِمَ عِلْمًا  
چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے  
شیر کستعہ الجمدة اللہ تعالیٰ یوم  
القیامۃ بالجایم مِنْ نَارٍ  
کہنے والے مدد ۱۰ ص ۱۱

**فات ۵ :** یہ حدیث پہلے بھی لمحیٰ ہے اس میں ہر علم کے چھپانے والے مراد  
نہیں ہے بلکہ اس سے مُراد وہ علم ہے جس میں انسانوں کا عام فائدہ ہو اور عالم ای  
کو دنیاوی کاموں میں صرف کرے اور لوگ اس کے علم سے محروم ہو جائیں تو اس  
کے لیے یہ دعید ہے، علم دین کو انسانوں تک پہنچانا ہے اور جتنا ہو سکے دور  
سے دُور تک اندر وون ملک بھی اور اپنے کوشش کے مطابق بیرون ملکوں کیے  
بھی اپنی استعدادیں استعمال کرنے چاہیں۔

④ عن آئی امامۃ رضا علیہ السلام سے روایت ہے  
سیدنا ابوالامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
عنہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
کہ میں شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیت کرنے  
و سُلْطَنَ قَالَ ثَلَاثَ كَيْسَنْجَيْفَ مُ  
يَمْجِدُ الْأَمَانَافُونَ دُوَلَ الشَّيْبَةِ فِي  
الْإِسْلَامِ وَذُو الْعَلْمِ وَأَعْمَامَ مَقْسِطَهِ  
(رده ترغیب عن الطبرانی)

**فات ۶ :** بعض روایت میں ارشاد ہے کہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ

تین پیزروں کا خوف ہے ایک یہ کہ ان پر دنیاوی فتوحات زیادہ ہونے لگیں  
جس کی وجہ سے ایک درس سے سعد پیدا ہونے لگے دوسرا یہ کہ قرآن شریف  
آپس میں اس قدر عام ہو جائے گا کہ ہر شخص اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کے  
حکما لا نکار اس کے معانی اور مطلب بہت سے ایسے بھی ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے  
یہا کوئی نہیں سمجھ سکتا تسلیم کہ علماء کرام کی حق تلفی کی جائے اور ان کے ساتھ لا پڑا ہی  
کامعاشر کیا جائے اس زمانہ میں علماء کرام اور علوم دینیہ کے متعلق اکثر استعمال کیے  
باتے ہیں۔ فتاویٰ عالمجیری میں ان میں سے اکثر الفاظ اکثر الفاظ اکثر الفاظ اکثر الفاظ  
الاستہزاۃ بالعلم والعلماء جس نے عالم دین کی استہزاۃ دین کی وجہ  
کفر ان شتم عالمًا فقد کفر سے کی تو اس نے کفر کیا اور جس نے گالی  
فتطلق امْرَتُه دی دین کی وجہ سے تو یقیناً اس نے کفر  
کیا اور اس کی بیوی مگر لگ اپنی ناداقفیت کی وجہ سے غافل ہیں  
شیخ الحدیث مولوی محمد ذکریا صاحب لوز الدین مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ بہایت ضروری  
ہے کہ اس نتمن کے الفاظ استعمال کرنے میں بہت زیادہ احتیاط کی جائے بالغرض  
اگر مان بھی لیا جائے کہ علماء تعالیٰ کا اس وقت وجود ہی نہیں رہا اور یہ سب جماعتیں  
جن پر علماء کا اطلاق کیا جاتا ہے علماء سوہبی ہی ہیں تب بھی آپ حضرات کو صرف علامہ  
کر غلام نہو، کہنے سے سید و شیخ نہیں ہو سکتی بلکہ ایسی حالت میں تمام دنیا پر فرض عالمہ  
ہو جاتا ہے کہ علماء تعالیٰ کی ایک جماعت پیدا کی جائے ان کو علم سکھایا جائے اس  
لیے کہ علماء کا وجود فرض کنایا ہے اگر ایک جماعت اس کی لیے موجود ہے تو فرض  
سب سے راقطب ہے درہ نام دنیا گئنہ گوارہ ہے۔ ایک عام اشکال یہ کیا جاتا ہے  
کہ ان علماء کے اختلاف نے عوام کو تباہ و بر باد کر دیا ہے ممکن ہے کہ کسی درجہ میں

یہ بات صحیح ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ علماء کا یہ اختلاف آج کا نہیں تولیہ چاہا رہ  
بلکہ کافی نہیں خیر القرون بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نعلین بطور علامت کے دے  
کر اس اعلان کے لیے بھیجتے ہیں کہ جو شخص اس کلکو پڑھے گا لا الہ الا اللہ  
جنت میں ضرور داخل ہو گا راست میں عمر رضی اللہ عنہ بتتے ہیں اور معاملہ پوچھتے ہیں  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاصلہ بتاتے  
ہیں لیکن ہم بھی عمر رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس زور سے ان کے  
سینہ پر دلوں ہاتھوں سے دھکا دیا کہ وہ بیچارہ سرتاؤں کے بلگر پڑتے ہیں  
محزنہ کوئی عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف پوشرشائی ہوتا ہے لہ کوئی جلسہ۔ صحابہ کرام  
میں ہزاروں مسئلے مختلف فیضا ہیں اور آئے اربعہ کے خلاف شاید کوئی جزوی ہو جو  
اختلاف فیضا ہو چاہ کہت نہ میں تیت بالذھن سے سلام پھیرنے تک تقریباً  
دو سو مسئلے آئے اربعہ کے یہاں لیے مختلف فیضا ہیں جو مجھ کو تاہ نظر کی لگاہ کے  
بھی گزرنے چکے ہیں اور اس سے زائد ۳۰۰ مسلم کتنے ہوں گے مگر کبھی رفع یہیں اور  
اسیں بالہر وغیرہ دو ہیں مسئللوں کے سوا کاٹوں میں نہ پڑے ہوں گے مذان کے  
لئے اشتہارات دل پوشرشائی ہوئے ہوں گے نہ جلے اور مناظرے ہوتے دیکھے  
ہوں گے راز یہ ہے کہ عوام کے کال ان مسائل سے آشنا نہیں ہیں علماء میں  
اختلاف رکھتے ہے اور پہلی امر ہے جب کوئی عالم کسی شرعی دلیل سے  
کوئی فتویٰ نے گا دوسرے کے زدیک اگر وہ محبت صحیح نہیں تو وہ مشرعاً اختلاف  
کرنے پر مجبور ہے اگر اختلاف نہ کرے تو مذاہن اور عوامی ہے حقیقت یہ  
کہ لوگ کام نہ کرنے کے لیے اس پڑاپوچھ عور کو حیدہ بناتے ہیں۔ درستہ بھیشت

ذکر اول اہمیں اختلاف ہوتا ہے ذکر اکار کی رائے میں اختلاف ہوتا ہے مگر  
کوئی شخص عذر کرانا نہیں پھوڑتا مقدمہ لڑانے سے نہیں رُکتا پھر کیا مصیب  
ہے کوئی امور میں اختلاف علماء کو حیدہ بنایا جاتا ہے یقیناً پھر عمل کرنے والے  
کے لیے ضروری ہے کہ جس عالم کو وہ اپھا سمجھتا ہے مشع سنت بمحنت ہے اس  
کے قویں پر عمل کرے اور دوسروں پر لغو محلوں اور طعن سے باز رہیں جس کے ذمہ  
کی رسائی دلائل کے سمجھنے اور ان میں ترجیح دینے نہیں ہیں اس کا حق نہیں کرانے  
میں زفل میے اور بات یہ ہے ہر معروف مقبل نہیں اور قبل معروف نہیں۔

سیدنا قادہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
عن قتادہ رضی اللہ عنہ  
ذکریت آن فی الشوراة مکثتوبًا  
أَن إِبْنَ آدَمَ يُذْكَرُ فِي وَيَسَانَةِ  
رَبِّيْدِ عَوْنَا الْقَوْنِ وَكَفِيرُ مِنْهُ وَبِاطِلَ  
مَا تَرْهِبُونَ وَإِمَادِ بِذِالِّكَ عَزْوِيدَ  
مَذِيْمَرِ يَأْمُرُ بِالْمُعْرُوفِ وَنَهَا عَنِ  
الْمُنْكَرِ وَيَرْكَنُ لِنَفْسِهِ وَهُوَ جَلَّ  
وَعَلَا أَعْلَمُ بِذِلِّكَ  
غنیمة الطالبین

فائدہ : اللہ تعالیٰ نے تورات میں ارشاد فرمایا کہ اسدم کی اولاد تم لوگوں کو  
نیزی یاد دلاتا ہے لیکن لوگوں کو میرا بیان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے  
سب پوچھنے والے لیکن خود بھر پر یقین نہیں کرتے اور لوگوں کو میری طرف بلکہ  
اپنے نفس سے بھلانے اور اللہ عز وجل کو خوب جانتا ہے۔

ہو اور خود مجھ سے بھاگ جاتے ہوئے تو نے لوگوں کو تو یہ تر عزیب نے دی اک ائمہ تعالیٰ کے تعلق بنالوالا اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم کر لیکن خود مجھ سے تعلق نہیں بناتے ہو اور خود مجھ سے لینے والا نہیں بنتے تو اس طرح تیرا ذرا نابے کامبے اور تیرے بیانات بے کاریں اور تیزبے کاربے اس لیے فردوسی ہے کہ خود بچے یاد کردار مجھ سے ڈرد اور مجھ سے تعلق جوڑلوائیں لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو خوب جانتا ہے۔

الْيَمِنَ وَعَلَمَتُهُ وَقَرَأَتْ فِينَكَ  
نَزَّلَنَ قَالَ كَذَبَتْ وَلَكِنَّكَ تَعْلَمَتْ  
نَفْلُعَ لِيَهَا لِإِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأَتْ  
نَزَّلَنَ يِنْقَالَ إِنَّكَ قَارِئٌ فَقَدْ  
بَيْلَ شَرَّامِيرَ بِهِ هَكَّجِبَ  
عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَلْقَى فِي النَّارَ  
رَبِّجَلَ وَسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ  
بَنْ أَمْسَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُلْقِيَ  
بِهِ فَعْرَفَهُ تَعْنِيهُ فَعَرَفَهَا  
فَلَمْ فَاعْلَمْتَ فِينَهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ  
بَنْ سَيِّنِيلِ تَعْجِبَ إِنْ يَنْفَقَ  
بِنَهَا لَا أَنْفَقْتَ فِينَهَا لَكَ قَالَ  
كَذَبَتْ وَلَكِنَّكَ فَعَلْمَتْ يِنْقَالَ  
مُوْجَحَوْدَ فَقَدْ قَيْلَ شَرَّامِيرَ  
بِهِ فَسَعَيَ عَلَى وَجْهِهِ شَرَّ  
الْلَّهُ أَعْلَمُ فِي النَّارِ درداء مسلم

لئے کے بعد اس کو بھی حکم سنایا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا تیرا وہ مالدار بھی ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے رزق کی وسعت سلطان فرمائی اور ہر ستم کام مرجحت فرمایا بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کا اظہار اور ان کے افراد کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان العادات میں کیا کامگزاری کی ہے وہ عرض

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
عنہ قاتل قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے  
عذاب عذاب و مسالک عرب اولیٰ یعنی  
علیہم یوم القیامۃ و حمل اشتبہ  
نائی بہ فَعَرَفَهُ تَعْنِيهُ فَعَرَفَ  
فَمَا فَعَلْتَ فِيمَا عَلْمَتْ فِينَهَا قَاتل  
قَاتلْتَ دِيْنِكَ حَتَّى أَسْتَكْنُهُ  
قَاتلَ كَذَبَتْ وَلَكِنَّكَ قَاتلْتَ لِأَنْ  
يَقَالْ حَرِيَ فَقَدْ قَيْلَ شَرَّ  
أَمِيرَ بِهِ فَسَحِبَ عَلَى وَجْهِهِ  
حَتَّى أَلْقَى فِي النَّارِ وَرَجَلَ تَعْلَمَ  
الْعِلْمَ وَعَلَمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ  
فَأَلْتَ بِهِ فَعَرَفَهُ تَعْنِيهُ فَعَرَفَ  
قَاتلَ فَعَمِلْتَ فِينَهَا قَاتلَ تَعْلَمْتَ

کوئے گا کہ کوئی کام نہیں کا ایسا نہیں جس میں خرچ کرنا نیزی رضا کا سبب ہو اور میں  
نے اس میں خرچ نہ کیا ہو ارشاد ہو گا بھروسہ ہے سب اسکے لیے کیا کہ لوگ سمجھیں  
سوچا چکا اس کو بھی حکم کے موافق یعنی کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

**فائدہ :** اعمال میں نیت کا کیا درجہ ہے اور ملکوں کی کتنی ضرورت ہے  
اس حدیث سے بخوبی و راضی ہوتا ہے کہ بنده کتنے بڑے سے بڑا عمل خیر کے برائی  
سے برائی نیکی کر دالے لیکن اگر اس کی نیت اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں تو اس کا وہ  
عمل اور نیکی کسی کام کی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس میں معنی اللہ  
تعالیٰ کی خشنودی اور اس کی رضا کی نیت ہو اور جذبہ اطاعت خلوص سے ہو رہا  
ہو ورنہ جو بھی عمل بغیر اخلاص اور بغیر نیت ہے خیر کے کیا جائے گا اپنے وہ لکھا ہی علیم  
عمل کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کو مقبول نہیں بلکہ عذاب کا سبب ہو گا۔

اس حدیث میں عالم، شہید اور مدار سمجھی کا بیان ہے اگر ان کا مقصد اللہ  
تعالیٰ کی رضا کی نیت ہو تو یہ حشر ہو گا جو اور پہ بیان ہوا اس سے پہلے حدیثوں میں جو فضائل  
ہیں پھر بھی اگر کوئی اپنے مقصد کو نہ پہچانے تو یہ عذاب دیے جائیں گے۔

عَنْ أَبِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ أَبُو عَيْنَةَ دَخَلَتِ الْمَسْجِدُ  
الْعَسْرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةَ فَقِيلَتْ  
مَنْ هَذِهِ نَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ  
جَزْرِ الرَّبِيعِ صَاحِبِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَتْ  
شَمْفُونَةٌ يَقُولُ مَنْ نَفَقَ فِي  
دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مُهْمَمٌ  
كِتَابَ الْعَالَمَاتِ حَبِيبًا مَكِيدًا لِيَا تَخْرَا.

**فائدہ :** ہر عالم سے اللہ تعالیٰ نے وہ دعہ لیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے

انہیں علیہم السلام سے لیا تھا اور انہیا علیہم السلام سے دین کی اشاعت اور تبلیغ کا وعدہ لیا  
تھا اور اس طرح ہر عالم سے وہ دعہ لیا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے دین کو انسانوں  
کی زندگیوں میں لانے کے لیے محنت کریں اور ہر امتی کو یہ حکم ہے کہ اذکار حلقہ  
فی استلْعَامِ حَقَّةٍ۔ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور دین کی  
اشاعت کردا اور ارشاد ہے میری طرف سے اگر ایک آیت بھی تم کو معلوم ہو تو اور  
یوں ہم پہنچا دو اور علماء کرام کو تو پورے قرآن اور حدیثوں کا علم ہے ان کو تمام دنیا  
کے انسانوں تک پہنچانا ہے۔ علماء کرام انہیا علیہم السلام کے دارث ہیں اور وہ میراث  
اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ارشاد تعالیٰ کے بندوں تک پہنچانا یہ ہر ایک بھی کی ذمہ داری  
تھی اب یہ ذمہ داری ہر ایک عالم کی ہے اور اس کے ساتھ ہر ایک امتی پر یہ فریضہ ہے  
کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنی زندگیوں میں بھی لائے اور پوری دنیا کے انسانوں میں  
ان کے لیے کوشش کریں اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو غبیبی زندگی  
لطایف رامے گا ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

امام ابو عینیہ کا ارشاد ہے کہ میں مسجد حرام  
میں داخل ہوا میں نے ایک حلقة دیکھا میں  
نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو حربہ ملا کہ یہ  
ایک صحابی عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ  
عنہ سے پس میں آئے بڑھا اور ان کو  
یرفلتے ہوئے تھا کہ جس شخص نے اللہ  
تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ  
اس کے مقام دریں اور دنیوی کا ذمہ دار

قالَ أَبُو عَيْنَةَ دَخَلَتِ الْمَسْجِدُ  
الْعَسْرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةَ فَقِيلَتْ  
مَنْ هَذِهِ نَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ  
جَزْرِ الرَّبِيعِ صَاحِبِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَتْ  
شَمْفُونَةٌ يَقُولُ مَنْ نَفَقَ فِي  
دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مُهْمَمٌ

وَرَفِتْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَبِطُ  
هُوَ كَيْا اور اس کو اسی بگئے : اے  
(مسند البصیرۃ)

**فَاتَۤ ۤ** : حدیث میں کفاح اللہ تعالیٰ ملائکہ اس سے دنیا اور آنحضرت یعنی  
دو لوں جہان کی ذمہ داری مراہبے جس طرح دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ جس  
نے اپنے تمام غول نواکیں بنایا یعنی آنحضرت کا لئے اللہ تعالیٰ اس کے تمام خنوں اور نکاروں  
کا ذمہ دار ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو مسلمان آنحضرت کو اپنا القلب العین  
بنالیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے طل کو غنی فرمادیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پار  
آتی ہے اور جو شخص دنیا کو اپنا القلب العین فراہدیتا ہے تو پریشانیوں میں مبتلا  
ہوتا ہے اور دنیا میں جتنا حضور مقرر ہے اس سے زیادہ مبتلا ہی نہیں ۔

عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی وفات میں بعض نے اختلاف کیا ہے  
کہ ان کی وفات پچاسی یا اٹھائی سال کے درمیان میں کسی سال ہوئی تو گویا امام  
صاحب کی عمر ان کی وفات کے وقت پانچ سے آٹھ سال کے درمیان میں تھی اور  
ان کا حج ۹۶ میں ہوا تو اس حساب سے امام صاحب کی ملاقات عبد اللہ بن  
الحارث رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہوتی۔ مگر بیان الاسلام حسن بن علی بن حسین فرنگی  
نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی وفات ۹۹ میں ہوئی الہذا اس  
حقیقت کے پیش نظر ملاقات ممکن ہے۔

عَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم  
الْعَلَمُ خِزَانَ وَمَفْتَاحَهَا ایک خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال یہ  
السُّؤَالُ قَاسِيًّا لِوَاعِيًّا حِكْمَةُ اللَّهِ اس لیے علماء سے پوچھو اللہ تعالیٰ نے  
سِنْ عَمَالَهُ مَهْدَى ۚ ۱۳۲

**فَاتَۤ ۤ** : اس حدیث میں سوال کرنے کا حکم ہے کہ دوسرے سے پوچھو یعنی علاما کرام  
سے۔ غیر عالم پر تو فرض ہے کہ علاما کرام سے پوچھ کر زندگی گزاریں لیکن ان میں سب کو  
حکم ہے یعنی عالم بھی بعض سائل میں کسی دوسرے عالم سے پوچھ لیا کرے۔ علامہ شعبیؒ  
اور امام بیکؒ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جس کا فلاہیوں ہے کہ محدثین کرام کی ایک  
جماعت تشریف فرمائی جن میں خصوصیت سے امام تیکیؒ بن معین البصیریؒ زیرین  
حرب اور خلف بن سالمؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں کہ اتنے میں ایک عورت آئی جو مردہ عورت  
کو بدلنے والی تھی اس عورت نے دریافت کیا کہ کیا حیض والی عورت ترددہ عورت  
کو نہ لاسکتی ہے یا نہیں۔ پوری جماعت سے اس کا جواب نہ بلہ اور ایک دوسرے کا  
مزدیق ہے لگکے اتنے میں امام ابوذرؒ سامنے سے آئے سب نے کہا کہ یہ مسئلہ اس سے  
والے شخص سے دریافت کر دجب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ  
مالکہ عورت مردہ عورت کو غسل دے سکتی ہے لیکن نکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک خاص موقع پر عالیہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا تھا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ  
یں تو نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ عالیہ رضی اللہ عنہا بجالت حیض رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سربراک پیں پانی ڈال کر دھوایا کرتی تھی۔ جب اس عالت  
یں زندہ آدمی کے سر پر پانی ڈالا جا سکتے ہے تو تیرے کو کیوں ہاتھ نہیں لگایا جا سکتے  
اور اس کو کیوں غسل نہیں دیا جا سکتا۔ امام ابوذرؒ کا یہ فتوی جب ان محدثین نے سننا  
 تو اس حدیث کی اسناد اور طرق کا ایک طویل مسلمان شریعت کر دیا کہ یہ روایت فلاں سے  
بھی ہے اور فلاں سے بھی مردی ہے تو وہ عورت اُن سے مخاطب ہوئی کہ  
وَأَئِنَّ كُفَّارَهُمْ ۖ هُمْ أَنْتُمْ تَكُونُونَ تَقْهِيَةً ۖ بِذَلِكِ عِدَّةٌ مَّتَّعْنَا بِهِمْ ۖ تَبَّأْنَ ۖ  
اس واقعہ سے ایک تو یہ امر ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے جملہ پیش آمدہ سائل بعض طرق

حدیث اور اسانید کو جمع کر لینے ہی سے ہرگز عمل نہیں ہوتے اور امام بخاریؑ بن معین یہے پہنچتے کار محدثؑ اس میدان میں کون ٹھہر سکتا ہے میکو وہ اس جماعت کے اندر دہ بھی لا جواب ہو کر رہ گئے اس حدیث اور مدعے سے یہ علوم، بتا ہے کہ ایک درس سے دین کے باعثے میں معلمات مزدوجی ہیں، بہت سے مسائل اور کام یہے ہیں کہ ہم لوگوں کو ان کی معلومات نہیں ہیں لیکن ہم نے رخود خوب تحقیق کی اور نہ کسی دوسرے عالم پر معلومات کی جیسا کہ اپنے دلکشی کا کام لوگ اس میں وقت دیتے ہیں اور صرف نہیں کہ اس میں عوام غیر علماء جلتے ہیں بلکہ عوام کے علاوہ علماء کرام بھی ہزاروں کی تعداد میں نہ لکھتے ہیں وقت دیتے ہیں بعض سال سال کے لیے اور بعض ملکوں کے لیے اور بعض مختلف اقوام کے لیے، ایسے بھی نہیں کہ ان کے سامنے قرآن اور حدیث نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ نہ لکھتے ہیں اور بات تواصل یہ کہ پوری امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے لیے تیار کرنا علماء کی ذمہ داری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

**اللَّهُمَّ آنِ حَمْرَةِ خَلْفَانِ الذِّينَ لَأَنَّ اللَّهَ أَمِيرُ الْمُلْكِ فَرِحْمُهُ أَوْرَدَهُ يَا تَوْنَ مِنْ بَعْدِي**

لے اللہ! امیرے فلا، پر رحم فرم اور رہ لوگ ہوں گے جو امیرے بعد آئیں گے۔ اس حدیث میں دعا فرماتے ہیں اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں کثرت سے نقل کی گئی ہیں ان میں یہ دعا بھی بخشت وارد ہے کہ اللہ! میں بھے سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں بحر نفع نہ رہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ میں نے شبِ مریج میں ایک جماعت کو دیکھا کر ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی پیچھیوں سے کترے جا رہے ہیں میں نے جریل عرباً سے دریافت کیا کہ کوئی لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظ

بی جو درمذہ کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ زبانیتہ ایسے پڑھے لمحوں کو جو منی میں قبلہ ہوں باڑوں سے بھی بھی پہلے پکڑیں گے وہ کہیں گے یہ کیا ہوا کہ ہماری پچھڑ کافروں سے بھی پہلے ہو رہی ہے ان کو جواب دیا جائے گا کہ غالباً اور جاہل بربر نہیں ہوتے یعنی تم نے بدنے کے باوجود یہ حرکت کی۔ زبانیتہ فرشتوں کی وہ سخت ترین جماعت ہے جو لوگوں کو ہمیں پہنچنے پر ماہر ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ بعض بندی بعض ہمیں لوگوں کے پاس جاؤ کمیں گے کہ ہمیں کیا ہوا تم پڑھے ہو ہم تو ہماری ہی وجہ سے جستہ ہیں تھے یہیں کہ تم ہی سے ہم نے علم سیکھا تھا وہ جواب دیں گے کہ ہم رسولوں کو تو ہمکے قریب خدا اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ مالک بن دینارؓ حسن بصریؓ کے ذریعے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بھی وعظ کرتا ہے حق تعالیٰ شاذؓ اس سے قیامت کے دن طالبہ فرمائیں گے کہ اس کا کیا مقصد تھا یعنی اس سے کوئی دنیوی غرض تھی مال و منفعت یا جاه و ثہرات یا غالص الشیکے واسطے کیا تھا، مالک بن دینار کے شاگرد کہتے ہیں کہ مالک جب اس حدیث کو بیان کرتے تو انہوں نے کہ آوازنہ نکلتی پھر یوں فرماتے کہ تم یوں کے سمجھے ہو کر وعظ سے میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے یعنی میرا اڑیں خوش ہوتا ہے حالانکہ مجھے علوم ہے کہ مجھ سے قیامت کے دن اسی کا سوال ہو گا کہ اس وعظ کا کیا مقصد تھا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سخت ایں ضاب و لا وہ عالم ہے جس کے علم سے اس کو نفع نہ رہے۔

سیدنا عمر بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبید قیس کی تعلیم کے لیے بھجا ہیں نے جاکر دیکھا کرو وحشی اونٹوں کی طرح میں ان کا ہر وقت دھیان لپٹنے اور جگنی میں لگا رہتا ہے ان کے رسول کی

آس پر عمل کرے تو علم باقی رہتا ہے ورنہ وہ بھی چلا جاتا ہے لیکن علم ضائع ہو جاتا ہے  
ضئیں فرمتے ہیں کہ مجھے تین شخصوں پر بڑا رقم آتا ہے، ایک قوم کا سردار جو جذبیل  
ہے، دوسرا وہ عنی جو عنی کے بعد فتیر ہو گیا ہو، تیسرا وہ عالم جس سے دنیا کی صلی  
ہو، یعنی دنیا کا طالب ہو اور جو اس کا طالب ہو گایا اس سے کھلیے گی۔

حسن بصری فرماتے ہیں کہ علماء کا عذاب دل کی موت ہے اور دل کی  
موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرتا ہے : کسی شاعر کا شعر ہے  
عَيْشَتْ لِيَمْتَاعُ الصَّلَاةَ بِالْهُدَىٰ وَمَكَنَ يَسْتَرِي دُنْيَاَ بِالْتِدْبُونَ أَعْجَبَ  
وَأَعْجَبَ وَمَنْ هَلَّ دِيْنُ مَنْ بَاعَ دِيْنَهُ بِدُنْيَا سِوَاهُ وَمَنْ ذَنَبَ أَعْجَبَ  
زَرْبَهُ بَحْرَهُ اسْخَفَ بِالْتَّجَبَ ہوتا ہے جو بڑائیت کے بدے گمراہی خریدے اور  
اس سے زیادہ تجتب اس شخص پر ہے جو دین کے بدے دنیا خریدے اور دلوں  
سے زیادہ تجتب اس شخص پر ہے بولپنے دین کو دوسروں کی دنیا کے بدے فردخت  
کرتے، یعنی دنیا کا فائدہ تو دوسرے کو ہو اور دین اس کا ضائع اور برپا ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو عالم دنیا دار ہو وہ آخرالے اعتبار  
سے جاہل سے زیادہ کہیں ہے اور عذاب کے اعتبار سے زیادہ سختی میں بستلا ہو گا  
اور کامیاب اور اللہ تعالیٰ کے یہاں مقرب علام آخرت ہیں جن کی چند علامتیں یہ ہیں۔  
① اپنے علم سے دنیا نہ کرنا ہو عالم کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت کا اس  
کی کیسہ پر کام کے مکدر ہونے کا، اس کے جلد ختم ہونے کا اس کو احساس ہو آفرت  
کی نظمت اس کا ہمیشہ رہنا اس کی نعمتوں کی لمبگی کا احساس ہوا وہ یہ بات اچھی  
طرح جانتا ہو کہ دنیا اور آخرت دلوں ایک دوسرے کی صفت ہیں دو سکونوں کی طرح  
یہ جو سنی ایک کو راضی کرے گا دوسرا خفا ہو جاتے گی یہ دلوں ترازو کے دو

دوسرے محو ہی ان کو نہیں ہر وقت بس دنیا کے دھنڈوں میں لگے رہتے ہیں ایں دل  
سے داپس آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا کر کے آئے میں نے  
ان کا حال بیان کر دیا اور ان کی دین سے غفتہ کی خبر سنائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا عمّار اس سے زیادہ تعجب کی بات اس قوم کی حالت پر ہے جو  
عالم ہونے کے باوجود (دین سے)، ایسے ہی غافل ہوں جیسا کہ غافل ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کہ نہیں ہے کوئی عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو م McGras کی اردوح بیز  
شہزادت کے نکلنے گی اور آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ لے تا جراحت  
دنیا اور آخوند دلوں خراب ہو گے کتاب بباب الحدیث۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ بعض آدمی جہنم میں ڈالے جائیں گے جن  
کی بدبو سے اوز ہٹتی لوگ بھی پریشان ہوں گے وہ لوگ ان سے کہیں گے تھہار کیا  
عمل ایسا تھا جس کی یہ خوست ہے ہمیں اپنی، ہمیں صیحت جس میں ہم بتلاتے  
کیا کم تھی کہ تھہاری اس بدبو نے اور بھی پریشان کر دیا یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اپنے علم  
نہیں اٹھاتے تھے (ترمیب)۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے اس امرت پر زیادہ خوف منافق عالم  
کلبے کسی نے پوچھا منافق عالم کون ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ زبان کا عالم دل اور  
علم کا جاہل، یعنی تقریر و توثیقی لپھے دار کے مکر عمل کے نام صفر۔

حسن بصری فرماتے ہیں کہ تو ایسا نہ بن کہ علماء کے علم کا جمع کرنے والا اور  
حکیموں کے نادر کلام کا حاصل ہو مگر عمل میں احتی بے وقوفی کی طرح ہو۔  
ضفیان ثوری فرماتے ہیں کہ علم عمل کے لیے آواز دیتا ہے جو کوئی شخص

تو اس کا خادم بن جائے داؤدؑ جو شخص بھاگ کر میری طرف آتھے میں اس جہنپند  
ماذق سیدھدار بکھر دیتا ہوں اور جس سیدھدار جہنپند لکھ دیتا ہوں اس کو عذاب نہیں کرتا۔  
یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ علم حکمت سے جب دنیا طلب کی  
جائے تو ان کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ سعید بن السائب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب  
نسی عالم کو دیکھو کہ امرار کے یہاں پڑا رہتا ہے تو اس کو چور سمجھو یعنی بھتی وعید یہ  
اوپر دنیا کے تزیع دینے کی اور اس کی طلب کی گزاری ہیں ان میں صرف مال کمانا ہی  
راہل نہیں بلکہ جاہ کی طلب مال کی بہبست زیادہ راہل ہے اس لیے کہ جاہ طلبی کا  
نقشان اور اس کی مضرت مال طلبی سے بھی زیادہ سخت ہے۔

(۱) دوسری علامت یہ ہے کہ اس کے قول و فعل میں تعارض نہ ہو دوسروں  
کو نیک کا حکم کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے حتیٰ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے۔

أَتَأْمَرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْهَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتَلَوَّنَ  
الْكِتَابُ كُيَا غصب ہے کہ دوسروں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور اپنی بخوبیں  
لینے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو کتاب کی۔

حاتم آخرم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس عالم سے زیادہ حضرت  
والا کوئی نہ ہو گا جس کی وجہ سے دوسروں نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا دہ تو کامیاب  
ہو گئے اور تویں دہ خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے ناکام رہا۔

(۲) تیسری علامت یہ ہے کہ ایسے علوم میں مشغول ہو جو آخرت میں کام  
کرنے والے ہوں نیک کاموں میں رغبت پیدا کرنے والے ہوں ایسے علوم  
سے اجتناز کرے جن کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے یا نفع کم ہے ہم لوگ اپنی  
نادانی سے ان کو بھی علم کہتے ہیں جس سے صرف دنیا کمانا مقصود ہو حالانکہ وہ

پڑلوں کی طرح سے ہیں جو نہ اپک پڑا بھکے گا دوسرا ہمکا ہو جائے گا دلوں میں  
مشرق و مغرب کافری ہے جو نہیں ایک کے تقریب ہو گا دوسرے سے دور ہو  
چکے گا۔ جو شخص دنیا کی حقارت کا اس کے گھر ہے پن کا اور اس بات کا احساس  
نہیں کرتا کہ دنیا کی لذتیں دونوں جہان کی تکلیفوں کے ساتھ منقسم ہیں۔ وہ فارس العقل  
ہے مشاہدہ اور تحریر ان بالوں کا شاہد ہے کہ دنیا کی لذتوں میں دنیا کی تکلیف بھی ہے  
اور آخرت کی تکلیف تو بے ہی پس جس شخص کو عقل ہی نہیں وہ عالم کیسے ہو سکتا ہے  
بلکہ جو شخص آخرت کی بڑائی اور اس کے ہمیشہ رہنے کو بھی نہیں جانتا ہے وہ تو کافر ہے  
ایسا شخص یکے حالم ہو سکتا ہے جس کو ایمان بھی نصیب نہ ہو اور جو شخص دنیا اور  
آخرت کا ایک دوسرے کی خدمت ہونے کو نہیں جانتا اور دلوں کے درمیان جمع کرنے  
کی طبع میں ہے وہ ایسی چیزوں میں طبع کر رہا ہے جو طبع کرنے کی چیزوں نہیں ہے وہ  
شخص تمام انبیاء و نبیینہم سلام کی شریعت سے بنا واقف ہے اور جو شخص ان سب چیزوں  
کے جاننے کے باوجود دنیا کو تزیع دیتا ہے وہ شیطان کا قیدی ہے جس کو شہروں  
نے ہلاک کر رکھا ہے اور بدسمتی اس پر غالب ہے جس کی رحال حالت ہزوہ علما میں کیے  
شمار ہو گا۔

سیدنا داؤد علیہ سلام نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد و نصلی کیا ہے کہ جو عالم دنیا کی خواہش  
کو میرے محبت پر تزیع دیتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ سے ادنیٰ معاملہ میں یہ کرتا ہوں  
کہ اپنی مناجات کی لذت سے اس کو محروم کر دیتا ہوں۔

(کہ میری یاد میں میری دعا میں اس کو لذت نہیں آتی )  
اسے داؤد علیہ سلام ایسے عالم کا عالی نسل پوچھ جس کو دنیا کا نشہ سوار ہو کہ میری محبت  
سے بچھ کو دور کر دے ایسے لوگ ٹوکریوں سے داؤد جب تو بھی کو میرا طالب دیکھے

جہل مزکب ہے کہ ایسا شخص اپنے کو پڑھا بخہا سمجھنے لگتا ہے پھر اس کو دین کے علوم سمجھنے کا اعتمام بھی نہیں رہتا جو شخص کچھ بھی پڑھا ہوا نہ ہو وہ کم از کم اپنے آپ کو جاہل تو سمجھتا ہے دین کی باقی معلوم کرنے کی کوشش تو کرتا ہے مگر جو اپنی جہالت کے باوجود اپنے کو عالم سمجھنے لگے وہ بڑے نقصان میں ہے۔

حاتم ائمہ رحمۃ اللہ علیہ جو شہر برگ اور شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد ہیں ان سے ایک مرتب شیخ نے دریافت کیا کہ عالم لختے دن یاد قوت سے تم میرے ساتھ ہو انہوں نے عرض کیا کہ نیتیں تسلی سال سے فراز نے لکھ کر اتنے دنوں میں تم نے بھے کیا سیکھا حاتم نے عرض کیا آٹھ مسئلے سیکھے ہیں شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُنا نصیر و انا الّیسی راجعون۔ اتنی طویل مدت میں جرف آٹھ مسئلے سیکھ دیا تو عمری تھا رے ساتھ صدائے ہو گئی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حصہ صرف آٹھ ہی سیکھے ہیں مجھوں تو نہیں بول سکتا، شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپھا بتاؤ دہ آٹھ مسئلے کیا ہیں؟ حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

① میں نے دیکھا کہ ساری مخلوق کو کسی نہ کسی سے محبت ہے، بیوی سے اولاد سے، مال سے، احباب سے وغیرہ وغیرہ لیکن میں نے دیکھا کہ جب وہ قبر میں جاتا ہے تو اس کا محبوب اس سے جدا ہو جاتا ہے اس لیے میں نے نیکوں سے محبت کر لی تاکہ جب میں قبر میں جاؤں تو میرا محبوب بھی ساتھ ہی جائے اور مرنے کے بعد بھی بھے سے جدا نہ ہو، شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بہت اپھا کیا۔

② میں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن پاک میں دیکھا وَأَمَّا مَنْ حَافَ مَقَاءِرَ رَبِّهِ الْأَيَةِ۔ اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے آفرت میں کھٹک ہونے سے ڈرا ہو گا، اور نفس کو حرام سے روکا ہو گا تو جنت اس کا نہ کانا ہو گا۔

میں نے جان لیا کہ اس اللہ تعالیٰ کا ارشاد حق ہے میں نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا یاں نہ کر کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر جنم گیا۔

③ میں نے دنیا کو دیکھا کہ ہر شخص کے نزدیک بھرپور قیمتی ہوتی ہے بہت بہبوب ہوتی ہے وہ اس کو اٹھا کر بڑی اختیارات کے ساتھ رکھتا ہے اس کی حفاظات رکھتا ہے پھر میں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھا۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ فِي وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقِيٌّ دَوْرٌ عَلَىٰ، (جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ختم ہو جائے گا خداوند جاتا ہے اور تم مرجاہ ہر حال میں ختم ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بیشتر باتی رہنے والی چیز ہے) اس آیت شریفہ کی وجہ سے جو چیز بھی میرے پاس ہی کبھی ہوئی جس کی مجھے دعوت زیادہ ہوتی وہ پسند زیادہ آئی وہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پاس نسبی دوستی تاکہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے۔

④ میں نے ساری دنیا کو دیکھا کوئی شخص مال کی طرف اپنی عزت اور بڑائی میں اڑتا ہے کوئی نسب کی شرافت کی طرف کوئی اور فخر کی چیزوں کی طرف یعنی ان چیزوں کی لذت بن چیزوں کے ذریعے اپنے اندر بڑائی پیدا کرنا ہے اور اپنی بڑائی ظاہر کرتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھا یا انَّ الْكَمَلَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللَّهِ الْفَلَكُو سُرُورُ  
الْعَالَمِ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف و مہبے ہے سب سے زیادہ پرہنگار ہے۔ اس بنابر پر میں نے تقری اضیفار کر لیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شریف بن بنوال۔

⑤ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک درس پر طعن کرتے ہیں عیب جعلی کرتے ہیں برا بخلاف کہتے ہیں اور یہ سب کا سبحد کوئی وجہ سے ہوتا ہے کہ ایک کو درس پر خند آتا ہو۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھا انھیں قسم مانیں ہمُ

مَعْيَشَتَهُ مُرْقَرْزَفَفْ (مرقرزفف) دِنْرُوی زندگی میں ان کی رعایتی ہم نے ہی تقسیم کر رکھی ہے اور اس تقسیم میں ہم تے ایک کو دوسرا پر فوکیت دے رکھتی ہے تاکہ اس کی دفعہ سے ایک دوسرے سے کام لیتا رہے، سب کے سب برابر ایک ہی خونکے بن جائیں تو پھر کسی کا کام کیوں کہے کیوں لذکری کرے اور اس سے دنیا کا نظام غیرہ ہو رہی جائے گا۔ میں نے اس آیت کی وجہ سے حسد کرنا چھوڑ دیا ساری مخلوقت سے بے تعلق ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ روزی کا باطنناصرت اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے وہ جس کے سختے میں پہنچتا آئے لگاتے اس کی لیے لوگوں کی عادات چھوڑ دی اور یہ بھی کسی کے پس مال کے زیادہ یا کم ہونے میں ان کے دھل کو زیادہ دھل نہیں ہے یہ نو مالک الملک کی طرف سے ہے اس کی یہ عفتہ ہی ہیں آتا۔

(۶) میں نے دنیا میں دیکھا کہ تقریباً ہر شخص کی کسی نہ کسی سے لڑائی ہے کسی نہ کسی سے دشمنی ہے میں نے عنور کیا تو دیکھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا۔ ان الشیطانَ لَکُمْ عَدُوٌ فَلَا تَحْجُدُوهُ عَذَّبَ قَاتِلَ سَرَّهُ شیطان بے شرہتہارا دشمن بے پس اس کے ساتھ دشمنی ہی رکھو، اس کو دست نہ بناو، پس میں نے اپنی دشمنی کے لیے اس کو چین لیا ہے اور اس سے دوسرے سے کی انتہائی کوشش کرتا ہوں اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کے دشمن ہونے کو فرمادیا تو میں نے اس کے علاوہ سے اپنی دشمنی ہٹالی۔

(۷) میں نے دیکھا کہ ساری مخلوق روشنی کی طلب میں لگ ہی ہے اس کی وجہ سے اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے ذلیل رکھتی ہے اور ناجائز چیزوں اغتیار کرتی ہے پھر میں نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا مِنْ حَرَابَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى النَّاسِ قَصَادُهُو (قصاص) ترجمہ: اور کوئی جاندار زمین پر چلتے والا

یا نہیں ہے جس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو میں نے دیکھا کہ میں بھی انہی زمین پر چلنے والوں میں سے ایک ہوں جن کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے پس میں نے اپنے اوقات ان چیزوں میں مشغول کرنے جو بھروسہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ل Ferm میں اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے ذمہ تھی اس سے اپنے اوقات کو فارغ کر لیا۔

(۸) میں نے دیکھا کہ ساری مخلوق کا اعتماد اور بھروسہ کسی خاص ایسی چیز پر ہے جو خود مخلوق ہے کوئی اپنی جائیداد پر بھروسہ کرتا ہے کوئی اپنی تجارت پر اعتماد کرتا ہے کوئی اپنی دستکاری پر نگاہ جاتے ہوئے ہے کوئی اپنے بمل کی صحت اور قوت پر بھبھ پاہے جس طرح چاہے کمالوں کا اور ساری مخلوق ایسی چیزوں پر اعتماد کئے ہوئے ہے جو ان کی طرح خود مخلوق ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا اڑاکہ ہے فیمَن يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ هُوَ سُرَةُ الْمُلَاقَ، جَوْ شَخْصٌ اللَّهُ تَعَالَى بِرَّ وَكَلَّ اور اعتماد کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے اس لیے میں نے بس اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کر لیا۔ شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حالم تمہیں اللہ تعالیٰ نہیں عطا فرمائے میں نے الجیل، تورات، زبور اور فرقان کے علوم کو دیکھا میں نے ملے خیر کے کام انجیل آٹھو سال کے اندر پائے پس جو ان آٹھوں پر عمل کر لے اس نے اللہ تعالیٰ کی چاروں کتابوں کے مضمومیں پر عمل کر لیا اس قسم کے علوم کو علماء آخرت کا پاسکتے ہیں اور دنیا دار عالم تو مال اور جام کے ہی عاصل کوئے میں لگھرتے ہیں۔ پر بھی علماء آخرت کے علماء کی یہ سے کو کھانے پینے کی اور بیاس کی نہ ہوں اور بہتر ایوں کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ ان چیزوں میں جتنا کمی کی طرف ان کا میلان بڑھے گا اللہ تعالیٰ شانہ سے اتنا ہی اس کا قرب بمعتمدا جاتے گا۔ مثلاً کے آخرت میں اتنا ہی اس کا درجہ بلند ہوتا جاتے گا۔

اہنی شیخ البر حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بحیرب تھے جس کو ضیغ البعد اللہ خواص  
رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ البر حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ہے نقل کرتے ہیں کہ ایک  
مرتبہ شیخ حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ موضع رتے میں جو ایک جگہ کا نام ہے گی تینسوپر  
آدمی ہمارے ساتھ تھے ہم نج کے ارادہ سے جا ہے تھے سب متولین کی جماعت  
تھی ان لوگوں کے پاس تو شہ سامان وغیرہ کچھ نہ تھا۔ تھے میں ایک مسولی خٹک مزان  
تاجر پر ہمارا گزر ہوا اُس نے مارے قافلہ کی دعوت کی اور ہماری ایک رات کی ہجان  
کی۔ دوسرے دن صبح کو وہ یہ زبان حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے سمجھنے لگا کہ یہاں ایک دام  
ہمارا ہے مجھے ان کی عیادت کو اس وقت جانا ہے اگر آپ کی رغبت ہو تو آپ  
جی پڑیں، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہار کی عیادت تو تواب ہے اور عالم کی تو  
زیارت بھی عبادت ہے میں مذور تھا رے ساتھ چلوں گا۔ یہ ہمارا عالم اس موڑ کے  
قاضی شیخ محمد بن مقاتل تھے جب ان کے مکان پر پہنچے تو حاتم رحمۃ اللہ علیہ سوچ ہیں  
پڑتے کہ اللہ ابراہیم عالم کا مکان اور ایسا اونچا محل غرض ہمنے حافظی کی اجازت  
مانگی اور جب اندر داخل ہوئے تو وہ اندر سے بھی نہایت خوشناہیاں نہایت دست  
پاکیزہ، ہر جگہ پڑے لعلے ہوئے حاتم رحمۃ اللہ علیہ ان سب چیزوں کو دیکھ رہے تھے  
اور سوچ ہیں پڑے ہوئے تھے اتنے میں ہم قاضی صاحب کے قریب پہنچے تو وہ  
ایک نہایت زم بترے پر آدم کرہے تھے ایک غلام ان کے سر انے پٹکھا جھل  
رہا تھا وہ تاجر تو سلام کر کے ان کے پاس بیٹھ گئے اور مزان ج پرسی کی۔ حاتم رحمۃ اللہ  
علیہ کھڑے ہے قاضی صاحب نے ان کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا انہوں نے بیٹھنے  
سے انکار کر دیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا آپ کو کچھ کہنا ہے انہوں نے فرمایا اہل  
ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے قاضی صاحب نے فرمایا کہو، انہوں نے فرمایا کہ آپ

یہ بائیں غلاموں نے قاضی صاحب کو سہارا دے کر اٹھایا کہ خود اٹھنا مشکل تھا وہ  
یہ کئے حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نے علم کس سے حاصل کیا۔ قاضی صاحب  
نے فرمایا معتبر علماء سے، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اُن علمائے کس سے سمجھا تھا قاضی  
صاحب نے فرمایا صحابہ کرام رضی عنہم اجمعین سے، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا  
صحابہ کرام نے کس سے سمجھا تھا قاضی صاحب نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے سمجھا تھا، قاضی صاحب نے  
جواب دیا کہ جبراہیل علیہ السلام سے سمجھا تھا، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ جبراہیل علیہ السلام  
نے کس سے سمجھا تھا، قاضی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے، حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا  
کہ جو علم جبراہیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہنچایا،  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو امام کو عطا فرمایا اور صحابہ نے معتبر علماء کو اور ان  
کے ذیلے سے آپ تک پہنچایا اس میں کہیں یہ بھی وارد ہے کہ جس شخص کا جس قدر مکان  
اوپنیا اور بڑا ہو گا اس کا انتباہی درجہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی زیادہ ہو گا۔ قاضی صاحب  
نے فرمایا کہ نہیں یہ اسی علم میں نہیں آیا حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا اگر یہیں آیا تو پھر اس علم  
میں کیا آیا۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس میں یہ ہے کہ جو شخص دنیا سے بے رغبت  
ہو آنحضرت میں رغبت رکھتا ہو، فقرار کو محبوب رکھتا ہو اپنی آنحضرت کے لیے اللہ  
تعالیٰ کے اہل ذہنیہ بھیجا رہتا ہو وہ شخص حق تعالیٰ شانہ کے یہاں صاحب ہے  
حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر آپ نے کس کی اپیاع اور پیریوی کی، رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم کی یا صحابہ کرام کی یا متفق علمائی یا فروعوں اور نزدیکی، اے بزرے عالموں تم جیسوں  
کو جاہل دنیا وار جو دنیا کے اور پر اندھے گئے والے ہیں دیکھ کر رہے ہیں میں کہ جب غالموں  
کا یہ حال ہے تو ہم آن سے زیادہ بُرے ہوں گے ہی یہ کہہ کر حاتم رحمۃ اللہ علیہ تو دیں

جو چیز کو اس کی امید نہ رکھو۔ اس کے بعد جب حاتم رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ پہنچے تو  
ہاں کے لوگ خیر سن کر ان کے پاس ملنے کے لیے جمع ہو گئے آنہوں لئے دریافت  
فرما کر یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے کہنے  
لئے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محل کون سا ہے میں وہاں جا کر دوکان  
اوکاروں لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محل ہمیں تھا بہت محض  
مکان تھا جو بہت نیچا تھا کہنے لگے کہ صحابہ کرام کے محل کہاں کہاں ہیں مجھے دبی دکھا  
دو لوگوں نے کہا کہ صحابہ کرام کے بھی محل نہیں تھے ان کے بھی چھوٹے چھوٹے مکانات  
زین سے لگے ہوئے تھے۔ حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر ہر شہر تو فرعون کا شہر ہے لوگوں  
نے ان کو پیدا کیا کہ یہ شخص مدینہ منورہ کی توہین کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے شہر کو فرعون کا شہر بتا لے اور پھر لکھا کہ امیر بدینہ کے پاس لے گئے کہ یہ بھی شخص  
مدینہ طیبہ کو فرعون کا شہر بتا ہے ایسے ان سے مطالبہ کیا کہ یہ کیا بات ہے انہوں  
نے کہا اپنے بھدی نہ کریں پوری بات سن لیں میں ایک بھی آدمی ہوں میں جب اس  
شہر میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا کہ یہ کس کا شہر ہے پھر پورا اقتضہ اپنے سوال وجواب  
ہالا کہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے لقہ کان کَلَّعَ فِي  
رَحْمَلِ اللَّهِ أَسْوَدَ حَسَنَةً سُرُورُ الْأَزْبَرِ تم لوگوں کے والے یعنی ایسے شخص  
کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے اور آخرت کے دن سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الہی  
ہوتا ہو یعنی کامل موسیں ہو غرض ایسے شخص کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک لمحہ منزہ موجود ہے یعنی ہر بات میں دیکھنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا یا معمول تھا اور اس کا اتباع کرنا چاہیئے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ تم نے یہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر لکھا ہے یا فرعون کا اس پر لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا۔

چلے گے اور قاضی صاحب کے مرض میں اس گفتگو اور نصیحت کی وجہ سے اور بھی زیادہ  
اصناف ہو گیا تو لوگوں میں اس کا پھر جا ہوا تو کس نے حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ طنافی  
بوقفر وین میں رہتے ہیں، قزوین ریسی سے ستائیں، فرنخ یعنی ایسا سیاہ میل ہے۔  
وہ اس سے بھی زیادہ رسیا ز شان سے رہتے ہیں، حاتم رحمۃ اللہ علیہ ان کو نصیحت  
کرنے کے ارادہ سے پل دیے، سبب ان کے پاس پہنچے تو کہا کہ ایک بھی آدمی ہے  
جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے آپ سے یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کو دین کو بالکل  
ابتداء سے یعنی نماز کی بخشی و ضرور سے تعلیم دیں طنافی نے کہا بڑے شوق سے یہ کہ  
کر طنافی نے وضو کیا پانی مٹکایا اور طنافی نے وضو کر کے بتایا کہ اس طرح وضو کی جاتی  
ہے حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے بعد کہا کہ میں آپ کے سامنے وضو کر لوں تاکہ  
اچھی طرح ذہن نہیں ہو جائے طنافی وضو کی جگہ سے اٹھ گئے اور حاتم رحمۃ اللہ علیہ  
نے بیٹھ کر وضو کرنا شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو چار چار مرتبہ دھویا، طنافی نے کہا  
کہ یہ اسراف ہے تین تین مرتبہ وضو ناچاہد ہے، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بھائی اللہ  
العظیم میرے ایک چلکو پانی میں تو اسراف ہو گیا اور یہ سب کچھ جو ساز و سامان میں تھے  
پاس دیکھ رہا ہوں اس میں اسراف نہ ہوا جب طنافی کو خیال ہوا کہ ان کا مقصد سیکھنا  
نہیں تھا بلکہ یہ غرض تھی اس کے بعد جب بخدا پہنچے اور امام احمد بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کو  
ان کے احوال کا علم ہوا تو وہ ان سے ملنے کے لیے تشریف لاتے اور ان سے دریافت  
فرمایا کہ دنیا سے ملامتی کی کیا تدبیر ہے، حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا سے اس قت  
بلکہ حفظ نہیں رہ سکتے جب تک میں چار چیزیں نہ ہوں  
۱۔ لوگوں کی جہالت سے فرگز کرتے رہو۔ ۲۔ حود ان کے ساتھ حرکت  
بھالت کی نہ کرو۔ ۳۔ تمہارے پاس جو چیز ہو ان پر خرچ کرو۔ ۴۔ ان کے پاس

یہاں ایک بات میقابِ لحاظ ہے کہ مبلغ چیزوں کے ساتھ لذتِ حاصل را یا ان کی وحشت حرام یا ناجائز نہیں ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ان کی محنت سے ان چیزوں کے ساتھ اُس پیدا ہوتا ہے ان چیزوں کی محبت دل میں پہنچ جاتی ہے اور پھر اس کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے اور ان کے غرام کرنے کے لیے اساب ملاش کرنا پڑتے ہیں پسیدار اور آدمی کے بڑھانے کی ذکر ہوتی ہے اور جو شخص روپ پر بڑھانے کی فکر میں لگ جاتا اس کو دین کے بارہ میں مذاہشت بھی کرنی پڑتی ہے اس میں بسا اوقات گناہوں کے مرتکب ہونے کی نوبت بھی آجاتی ہے اگر دنیا میں گھسنے کے بعد اس سے محفوظ رہتا آسان ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اہتمام سے دنیا سے بے رغبتی پر تباہ نظر ملتے اور اتنی شدت سے اس سے خود زنپختے کہ نقشبین کرہ بھی بدلن مبارک پر سے آتا رہتا۔

یحییٰ بن یزید نوqی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط لکھا جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ ہمپی ہے کہ آپ بالدیک پکڑا ہپنے ہیں اور تسلی روٹی احتمال کرتے ہیں اور زرم بستر پر آرام کرتے ہیں دربان بھی آپ نے مقرر کر دکھا ہے حالانکہ آپ اور پنے ہلما میں ہیں دودر دوسرے لوگ سفر کر کے آپ کے پاس علم سیکھنے کے لیے آتے ہیں آپ امام ہیں مفتادا ہیں لوگ آپ کا اتباع کرتے ہیں آپ کو بہت احتیاط کرنی پڑتا ہے مغض خلاصہ طور پر خط لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو اس خط کی خبر نہیں فقط و السلام۔

۱۰۷

در فتنے خوبیوں پر عمل اور برائیوں سے بچنا اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ اور قسم نے ذکر کئے یہ صحیح ہیں ایسا ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے ہیں یہ سب چیزوں جائز ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ مَنْ حَرَمَ زِينَةَ اللَّهِ هُوَ الْأَعْلَمُ آپ یہ کہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی پیداگی ہوئی زینت کیروں دل بیرون کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے دامن پیدا کیا اور کھانے پینے کی حلال چیزوں رہیں نے حرام کیا اس کے بعد تحریر فرمایا کہ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ ان امور کا اغیار رکنا اختیار کرنے سے اولیٰ اور بہتر ہے آئندہ بھی اپنے گرامی ناموں سے مجھے مشرف وہ نہیں میں بھی خط لکھتا رہوں گا۔ فقط و السلام۔

لکھنی لطیف ہات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ افتیار فرمائی کہ جواز کا فتویٰ جو تحریر فرمادیا اور اس کا اقرار بھی فرمایا کرو اتنی زیادہ بہتر ان امور کا ترک کرنا ہی تھا۔

۵ پانچویں علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ سلطانین اور حکام سے دُور رہیں، بلا خودوت کے ان کے پاس ہرگز نہ چائیں بلکہ وہ خود بھی آبیں تو ملاقات کم رکھیں اس لیے کہ ان کے ساتھ میں جوں جوں ان کی خوشنودی اور رضا جوئی میں تکلف ہستے سے غالی نہ ہوگا وہ لوگ اکثر ظالم اور ناجائز امور کا ارتکاب کرنے والے ہوتے ہیں جس پر الکار کرنا ضروری ہے ان کے ظلم کا اظہار ان کے ناجائز فعل پر تباہ کرنا ضروری ہے اور اس پر سکوت دین میں ملاہنست ہے اور اگر ان کی خوشنودی کے لیے ان کی تعریف کرنا پڑے تو یہ صریح بھروسہ ہے ان کے مال کی طرف اگر طبیعت کو میلان ہوا اور مس ہوئی تو ناجائز ہے۔ بہر حال ان کا اخلاق اطہارت سے مفارکی کرنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جنگل میں رہتا ہے وہ محنت مزالج ہو رہا ہے وہ جو نکارے پچھے لگ جاتا ہے وہ سب چیزوں سے غافل ہو جاتا ہے اور جو

بادشاہ کے پاس آمد و رفت شروع کرے وہ فتنہ میں پڑ جاتا ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ فرتے ہیں کہ اپنے آپ کو فتنوں کی وجہ کھڑے ہونے سے بچاؤ کی نے پوچھا کہ فتنوں کی وجہ کون ہی ہے فرمایا امراء کے دروازے کے ان کے پاس جا کر ان کی غلط کاریوں کی تصدیق کرنی پڑتی ہے اور ان کی تعریف میں ایسی باتیں کہنی پڑتی ہیں جو ان میں نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین علماء وہ ہیں جو حکام کے یہاں حاضری دیں اور بدترین حاکم وہ ہیں جو علماء کے یہاں حاضر ہوں۔

(۱) چھٹی علامت علماء آخرت کی یہ ہے کہ فتویٰ صادر کر دینے میں جلدی نہ کرے مسئلہ بتانے میں بہت اختیاط کرے حتیٰ الوع اگر کوئی دوسرا اہل ہوتا سے کے حوالہ کر دے۔ ابن حسین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض آدمی ایسے جلدی فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ وہ مسئلہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پہنچتا تو سے بدروالوں کو کھٹکو کے مشورہ کرتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اتنے بلیل القدر صحابی ہیں کہ وہی برس رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی جب ان سے مسئلہ دریافت کیا جاتا تو فرماتے ہو لانا الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کردی یعنی بصری رحمۃ اللہ علیہ مشہور فقہا اور مشہور مورثیا میں ہیں اور تابعی ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ با وجود صحابی ہونے کے ان تابعی کا نام بتلتے ہیں اور عبد الشفیع، عباس رضی اللہ عنہما سے جب مسئلہ دریافت کیا جاتا تو فرماتے ہے: حالانکہ وہ مشہور صحابی اور رئیس المفسرین ہیں تو فرماتے کہ جابر بن زید رضی اللہ علیہ سے دریافت کردی جواہل فتویٰ ہیں اُن سے دریافت کردی اور عبد الشفیع عمر رضی اللہ عنہ جو خود بڑے مشہور فقیہہ صحابی ہیں سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ تابعی پر حوالہ فرماتیے۔

(۲) سالوں علامت علماء آخرت کی یہ ہے کہ اس کو باطنی علم یعنی سلوک

کا اہتمام بہت زیادہ ہو اپنی اصلاح باطن اور اصلاح قلب میں بہت زیکر کوشش کرنے والا کو کہی علوم فاہر ترین میں بھی ترقی کا ذریعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو پسے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں کا علم عطا فرماتے ہیں جو اس نے نہیں پڑھی۔ پہلے انبیاء علمیہ مسلم کی کتابوں میں ہے کہ اے بنی اسرائیل تم میرت کہو کہ علوم آسمان پر ہیں ان کو کون آتا ہے یادہ زمین کی جزوں میں ہے؟ ان کو کون ادپر لاتے یادہ سمندروں کے پار ہیں ان پر کون ہو سے تاکہ ان کو لائے علوم تھیں دلوں کے اندر ہیں تم میرے سامنے روحانی سنتوں کے آداب کے ساتھ رہو، صدقہ قین کے اخلاق افتخار کرو میں تھیں دلوں میں سے علوم کو ظاہر کر دوں گا یہاں تک کہ وہ علوم کو بھیر لیں گے اور تم کو دعا نہیں گے اور تجربہ بھی اس کا شاہد ہے کہ اہل اللہ کو اللہ تعالیٰ دہ علوم اور معارف عطا فرماتا ہے کہ کتابوں میں تلاش سے بھی نہیں ملتے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک بڑی طویل حدیث میں علماء آخرت کا حال بیان فرمایا ہے جس کو ابن قریم رحمۃ اللہ علیہ نے مفتاح دارالتعادہ میں اور ابوالصیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں ذکر فرمایا ہے اس میں فرماتے ہیں کہ قلوب بہتر لہ برتن کے ہیں اور بہترین قلوب وہ ہیں جو خیر کو زیادہ سے زیادہ حفظ رکھنے والے ہیں علم کا جمع کرنا مال کے جمع کرنے سے بہتر ہے کہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تجوہ کو حفاظت کرنے پرے گی علم خرچ کرنے سے بہتر ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے مال کا نفع اس کے نائل ہونے، خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے لیکن علم کا نفع بہترہ بہیش کے لیے باقی رہتا ہے عالم کے انتقال سے بھی ختم نہیں، ہر زمان کے ارشادات باقی رہتے ہیں، پھر علی رضی اللہ عنہ نے ایک ٹھہڑا۔

اذا وادیہ ہیں جو مجھ میں اللہ تعالیٰ کی دعوت رحمت سے خوش رہتے ہوں اور تنہا ہم تو  
میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے رہتے ہوں ان کے بدن زمین پر رہتے  
ہوں اور ان کے دل آسمان کی طرف لگئے رہتے ہوں۔

(۱۰) دسویں علامت یہ ہے کہ اس کا زیادہ اہتمام ان مسائل سے ہو جو اعمال  
تعلق رکھتے ہیں، جائز ناجائز سے تعلق رکھتے ہیں فلاں عمل کرنا ضروری فلاں عمل  
ستے بچنا ضروری ہے، اس چیز سے فلاں عمل ضرور ہو جاتا ہے، مثلاً فلاں چیز سے  
نماز نوٹ جاتی ہے، مسوک کرنے سے یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔  
ایسے علوم سے زیادہ بحث نہ کرتا ہو جو بخشن دماغی تفریحات اور تفریحات ہوں تاکہ  
وہ اس کو محقق سمجھیں، حکیم اور فلاسفہ سمجھیں۔

(۱۱) گیارہویں علامت یہ ہے کہ اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا  
ہو، بعض لوگوں کی تقلید میں اور اتباع میں ان کا قائل نہ بن جائے، اصل اتباع  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کی ہے اور اسی وجہ سے صحابہ کرام رضی  
الله عنہم اجمعین کا اتباع ہے کروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو دیکھنے  
واے یہیں اور جب اصلی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے جمع کرنے میں ان پر غور و فکر میں بہت زیادہ  
اتنام کرے۔

(۱۲) بارہویں علامت بدعت سے بہت شدید اور اہتمام سے بچا ہے  
کسی کام پر آدمیوں کی کثرت کا جمع ہو جانا کوئی مستحب چیز نہیں ہے بلکہ اصل اتباع  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور پر بیکھنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا معمول  
راہے اور اس کے لیے ان حضرات کے معمولات اور احوال کا تلاش کرنا ضروری

بھرا اور فرمایا کہ میرے یعنی میں علوم ہیں کاش اس کے اہل ملتے مگر میں ایسے لوگوں  
کو دیکھتا ہوں جو دنیا طلبی میں خرچ کرتے ہیں یا ایسے لوگوں کو دیکھتا  
ہوں جو لذت ہوں میں مہیک ہیں، شہروں کی طلب کی زنجیروں میں جھوٹے ہوئے ہیں  
یا مال کے جمع کرنے کے پیچے پڑے ہوئے ہیں غرضی طویل مضمون ہے جس کے  
چند فقرے یہاں نقل کیے ہیں۔

(۱۳) آٹھویں علامت یہ ہے کہ اس کا لیقین اور ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ بڑھا  
ہوا ہو اور اس کا بہت زیادہ اہتمام ہو، لیقین، ہی اصل رأس المال ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لیقین کو سیکھو اور اس کا مطلب یہ ہے کہ لیقین والوں  
کے پاس اہتمام سے بیٹھو ان کا اتباع کرو تاکہ اس کی برکت سے تم میں لیقین کا  
پہنچی پیدا ہو۔

(۱۴) دویں علامت یہ ہے کہ اس کی ہر حرکت دسکون سے اللہ تعالیٰ کا خوف  
پہنچتا ہے اس کی عظمت و جلال کا اور ہمیت کا اثر اس شخص کی ہر ادا سے ظاہر ہوتا  
ہو، اس کے باس سے ان کی عادات سے اس کے بولنے سے اس کے چہ  
رہنے سے، حتیٰ کہ ہر حرکت اور سکون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے، اس کی سورت  
ویکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہو سکون و قار و سکنت تو اصنع اس کی طبیعت  
بن گیا ہو، بہریدہ گوئی، لغو کلامی تکلف سے باتیں کرنے سے گزینہ کرتا ہو کہ یہ چیزیں  
غزار اکڑ کی علامات یہیں اللہ تعالیٰ سے بے خوفی کی دلیل ہیں۔

سیزنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ علم سیکھو اور علم کے لیے سکون و وقار  
سیکھو جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے نہایت توانی سے رہو، جابر علما میں  
سے نہ بنو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امانت کے بہترین

ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو کر اس وقت خواہشات علم کے تابع ہیں عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ علم خواہشات کے تابع ہو گا یعنی جن چیزوں کو اپنا دل چاہے گا وہی علوم سے ثابت کی جائیں گی۔ علامہ غزالیؒ نے تفصیل سے ذکر کیا ہے یعنی اس کے باعث میں کہ علمائوں کو پانے ماحسب کے دن سے خاص طور سے ڈرنے کی ضرورت ہے کہ ان کا خواہش بھی سخت ہے ان کی ذمہ داری بھی بڑھی ہوئی ہے اور قیامت کا دن جس میں یہ ماحسب ہو گا بڑا سخت دن ہو گا، اللہ تعالیٰ شانہ محض پانے فضل و کرم سے اس کی سختی سے محفوظ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم لوگ آج کل ایسے زمانہ میں ہو کر علماء کی کثرت ہے اور قاریوں کی کمی ہے فرقان پاک کے خدو دی رعایت بہت زیاد ہے، حروف کی رعایت اتنی نہیں ہے سوال کرنے والے کم میں عطا کرنے والے کثرت سے ہیں نمازیں لمبی لمبی پڑھتے ہیں اور خطبے "عظ" "معصر" مخفیر کرتے ہیں اپنے اعمال کو اپنے خواہشات پر مقدم کرتے ہیں لیکن عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں علماء کی کثرت ہو گی قرار کی کثرت ہو گی فرقان کے الفاظ کا اہتمام زیادہ ہو گا اس کے احکام کی رعایت کم ہو گی، سوال کرنے والے بہت ہو جائیں گے اور عطا کرنے والے بہت کم ہوں گے، خطبے اور تقریبیں بہت لمبی لمبی ہوں گی نمازیں مخفیر ہو جائیں گی، خواہشات اعمال پر مقدم ہو جائیں گی (جمع الغواہ)۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہو گا جب نوجوان فارس بن جایز گے اور عورتیں سرکش ہو جائیں گی، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پیاسی بھی ہو جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹک ہو گا اور اس سے بھی زیادہ سخت ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا ماں ہو گا جب تم تیک کاموں کا حکم کرنا بھوڑ دو گے اور بُری باتوں سے روکنا بھوڑ دو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسا بھی ہو جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹک ہو گا اور اس سے بھی سخت ہو گا پھر اپنے ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تیک کاموں کو بُری سمجھنے لجوئے (جمع الغواہ) یہ آخری خلوں میں جو ارشاد ہے یہ سب سے زیادہ سخت خطرناک ہے اس لیے کہ ادی کتنا ہی بڑے سے بڑا گناہ کرنے لگا وہ کفر نہیں ہے لیکن اسلام کی بھی معمولی یہی چیز کے جس کا ضروریات دین میں سے ہونا ثابت ہو چکا ہو اشغاف یا انکار کرنے سے اسلام ہی باقی نہیں رہتا وہ بالاتفاق کافر ہو جاتا ہے اور اسی حدیث میں ارشاد ہے کہ دین کو بے دینی اور بے دینی کو دین سمجھیں گے اس سے اور کیا خطرناک وقت ہو گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری امانت اپنے علماء سے بُغف رکھنے لگئی اور بازاروں کی عمارتوں کو بلند اور غالب کرنے لگئی اور مال و دولت کے ہونے پر لکا ح کرنے لگئی، یعنی لکا ح میں بجاۓ دین داری اور تقویٰ کے مالدار کو دیکھا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ چار قسم کے عذاب اس پر سلط فرمادیں گے قحط سالی ہو جائے گی۔ اور شاہ کی طرف سے مظلوم ہونے لگیں گے حکام خیانت کرنے لگیں گے اور دشمنوں کے پرے درپے جملے ہوں گے، حاکم اس جمل کی ان عذابوں میں سے کون سا نہیں ہے ہو امانت پر سلط نہیں لیکن وہ اپنی خوشی سے ان کے اسباب کو اخبار

محبی تو پھر شکایت کیا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ نیک اعمال میں جلدی کرد مبارادہ وقت آہلہ جس میں ایسے فتنے دان ہوں جو اندر ہیری رات کے حضور کی طرح ہوں کہ حق ناحق کا بچاننا مشکل ہو جائے ان میں صبح کو آدمی مسلمان ہو گا شام کو کافر ہو گا، شام کو مسلمان ہو گا صبح کو کافر ہو گا، معمولی سی دنیوی نفع کے عوض دین کو فروخت کر دیگا (مشکلا) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک فتنہ ایسا آنے والا ہے کہ ہر طرف سے بہمن کی طرف لے جانے والا بلا بے ہوں گے (مشکلا)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے قریب ایسے سخت پریشان اُنھی فتنے ہوں گے جیسا اندر ہیری رات کے نکٹے۔ صبح کو آدمی ان میں مسلمان ہو گا شام کو کافر، شام کو مسلمان ہو گا صبح کو کافر، ان میں بیٹھنے والا آدمی لکھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور لکھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہے اس وقت لپٹنے گھر دل کی طاف بن جانا یعنی مانٹ کی طرح لکھڑے ایک کونے میں پڑے رہنا۔ (مشکلا)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک ایسا یہ فتنہ آنے والا ہے جس کے اثر سے اس امانت کا کوئی بھی آدمی نہ پچھے گا جب یہ سمجھا جائے گا کہ اب ختم ہو گیا پھر کوئی اور شاخ نکل آئے گی صبح کو آدمی اسی میں مسلمان ہو گا شام کو کافر، شام کو مسلمان ہو گا صبح کو کافر حتیٰ کہ دو جماعتیں ایسی بن جائیں گی کہ ایک جماعت خالیں مسلمانوں کی جن میں ذرا بھی نفاق نہ ہو گا، ایک خالص منافقوں کی جن میں ذرا بھی ایمان نہ ہو گا اس وقت دجال کا ظہور ہو گا (مشکلا)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اسلام میں فوجوں کی نوبیں داخل ہو رہی ہیں یعنی ایک زماں ایسا آنے والا ہے کہ اس طرح فوجوں کی نوبیں

اسلام سے خارج ہونے لگیں گی (در نشر برائیۃ الحاکم) بحث الزوابد

آخر پھر کی ارزانی مولویوں کی پیدائی ہوئی تو ہیں ہے یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اسی ارشاد فرمائے ایسی صورت حالات میں کیا یہ ضروری نہیں کہ دین کے باب میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے مخفی یہ کہہ دینے کے فلاں جماعت فلاں کو کافر کہتی ہے فلاں جماعت فلاں کو کافر کہتی ہے اس لیے اب کسی کا بھی اعتبار نہیں ذمہ داری ساقط نہیں ہوتی بلکہ غور سے دیکھا جائے تو اس صورت میں ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ اس حالت میں خود اپنے اور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جن دجوہ سے ایک جماعت دوسری جماعت کو کافر کہتی ہے ان دجوہ کو علماء میں تحقیق کر کے کہ ان امور سے گفرناخی ہو جاتی ہے یا انہیں اگر کفر داشت ہو جاتا ہے تو ان سے اپنے کو اور دوسروں کو چنان خود اپنی ذمہ داری بن جاتی ہے صرف کوئی مزاحیہ فقرہ کہہ دینے سے یا اس بات کے کہہ دینے سے کہ آج ہم کفر بہت ستا بے غلامی نہیں ہوتی تو یہ کافی نہیں بلکہ اور بھی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے کہ لوگ بھی اور خود بھی لکھر کے کاموں سے بچے۔

کَيْ أَنْتَ عَلَيْكُمْ عَالِمُونَ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذَا بَعْدَهُ شَرَكَهُونَ	ارشاد ہے کہ تم پر کوئی سال اور کوئی سال اور دن اسی نہیں آئے گا جس سے بعد والا حکیٰ تلقوا رَبَّکُمْ
أَكْرَافِ الْجَامِعِ الصَّفِيرِ بِرَوَايَةِ اَمْحَمْدِ وَبِنِ اَبِي	یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے علمی نقل کرتے ہیں کہ کوئی دن بھی ایمان آئے گا جو علم کے اعتبار سے گزارشہ دن سے کم نہ ہو اور جب علماء زرہیں گے اور کوئی ریک باتوں کا حکم کرنے والا اور بڑی باتوں سے روکنے والا نہ ہے گا تو

اس وقت سب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ (جاس الصغیر)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ صلح ایک ایک ہو کر انہوں جائیں گے اور لوگ ایسے رہ جائیں گے جیسے کہ خراب بخ و خراب تھببور کہ اللہ تعالیٰ کی ان کی ذرا بھی پرداہ نہ کریں گے کہ کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے اب ہم سب ان حالتوں میں خوب سوچیں کہ یعنی کیا کرنا چاہیے ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مسلمان امتی پر دعوت تبلیغ کا کام فرض ہے اس کے لعبیر کسی کو (علماء کرام اور دینی طلباء کے علاوہ) کسی کو نجات نہیں اس میں حصہ نہ لینا دنیا اور آخرت کے نقصانات میں۔ ایسے خطرناک حالات میں ہم سب دنیاوی زندگی کی خواہشات کے تیکچے لگے یہی اسی حالات میں دین کے لیے کوشش کرنا اور اس پر مال جان لگانا فرض ہے اور دین پر مال جان کو زلگانے کی وجہ سے مسلمانوں پر تجسس غیب حالات آئیں گے جس کا حال آئے گا۔

مسلمانوں کا رعب اٹھ جائیگا اور مختلف طائفیں غالباً آجائیں گی۔ سیننا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمان ایسا آئے والا ہے جس میں کفار ممالک اسلامیہ ممالک پر قابض ہونے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلاجیں گے جس طرح درستخان پر کھانے کے لیے بلکتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہماری تعداد کم ہو گئی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہو گے لیکن بالکل اس طرح یا نی کے بھاؤ کے سامنے خس و خاشک تھاڑے رعیب دشمنوں کے دل سے اٹھ جلتے گا اور تمہارے دل نہایت سُست ہو جائیں گے ایک محابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھو گے اور ہر ایک

ہے ڈرد گے (مشکوہ)

**فائزہ ۵:** ناطقین غور فرمائیں کہ صادق مصدق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے ڈرد گے (مشکوہ)  
یہ طالبین آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوار ارشادات ارشاد فرمائے ہیں قیامت کے متعلق اور عالم آئندہ کے سلسلہ میں بیان فرمائی ہیں وہ سب صحیح خبریں ہیں اور آئندہ آئندہ والے راقعات کی غیری اطلاعات یہیں ہیں میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں کیا جا سکتا ان میں سے ہملا یہ ہے کہ قیامت کے قریب الیاذفت آئے گا جبکہ عیسائی یہ بہت سے ملکوں پر قابض ہو جائیں گے اس وقت شاہ روم اور عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہو گئی اڑپنے والا فرقہ سلطنتیہ رقبہ نہ کرے گا۔ در شاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں چلا جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے زندگی اخانت اور مدد سے اسلامی فوج ایک نہایت ہولناک اور خوزیز جنگ کے بعد مختلف فرقہ پیغمب پرانے کی دشمن کی اس شکست کے بعد موافق فرقہ میں سے ایک شخص بول آٹھے تھا کہ صلیب غالب ہو گئی اور اس کی برکت سے فتح نصیب ہوئی یعنی یہیں کہ اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس عیسائی سے مار پیٹ کرے گا۔ اور بھے گا کہ صلیب نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اس وجہ سے فتح حاصل ہوئی۔ بالآخر یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیے پکاریں گے اور اس طرح فوج میں فائز ہیں شروع ہو جلتے گی بادشاہ اسلام شہید ہو جلتے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور ان دونوں عیسائی فرقوں میں بھی باہمی صلح ہو جلتے گی باقی مانندہ مسلمان مذہر منورہ پڑے جائیں گے اس وقت عیسائیوں کی حکومت خیرتک جو مدینہ منورہ کے قریب ہے پھیل جلتے گی اب مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام ہمدی علیہ السلام

کو تلاش کیا جائے کہ ان کے ذریعے یہ معاشر دوڑھوں اور دشمن کے پنجھے سے نجات ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے سید ناصر صرفی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سید رحیم ہے اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام دہی ہو گا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے یعنی اس کا نام محمد ہو گا پھر فرمایا کہ وہ انہاں میں میرے بیٹے حسن صرفی اللہ عنہ کے مشابہ ہو گا اور صورت میں اس کے مشابہ نہ ہو گا، یعنی اس کا حلیہ حسن صرفی اللہ عنہ کے حلیہ سے ملتا جلتا نہ ہو گا (مشکوہ)

ابو سعید خدراوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی مجھ سے ہو گا اس کا پیغمبر و خوب روشن نورانی ہو گا ناک بلند ہو گی۔

## امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

امام مہدی علیہ السلام اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرماء ہوں گے مگر اس اذیث سے کوئی بچھ جیسے ضعیف اور کمزور انسان کو اس عظیم الشان کام کی انجام کے لیے تکلیف دیں گے مگر معاف رحلے جائیں گے۔ (ابوداؤد)

اس وقت کے اوایل، کرام اور ابدال عظام آپ کی تلاش میں ہوں گے کہ آپ جہاں اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہوں گے مسلمانوں کی ایک جماعت پہچان کر آپ کے باقہ پر بیعت کرے گی بیعت کے وقت آسمان سے نہ آتے گی هذلۃ الخلیفۃ اللہ المحمدی فاستممعوا له واطئین عوا۔ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس غبی سداز کو دہال کے تمام فاصل و عام لوگ سنیں گے (مشکوہ) اس کے بعد

سلام از کو خوب یقین ہو گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فلیپھے ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ مسلمانوں کے کچھ لوگ ہوں گے مختلف جماعتوں سے لڑائی ہو گی اللہ تعالیٰ فتح عطا رہے گا۔ اس لڑائی میں عیسائی لوگ اس قدر قتل و غارت ہو جائیں گے کہ ان کے دام سے حکومت کی بوجاتی رہے گی اور بے سرو سامان ہو کر اور نہایت ذلیل رخوار ہو کر زبردی طرح بھاگ جائیں گے پھر ہمیں مسلمان ان کا تعاقب کرے بہت سوں کو قتل کر دیں گے اب امام مہدی علیہ السلام اس میدان کے جان بازوں کو بے انتہا انعام و اکرام سے فوازیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی نہ ہو گی یہ نونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان اور قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فیضی ایک آدمی بچا ہو گا اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض و حفظ و ابتداد کی انجام دہی میں مصروف ہو جائیں گے چاروں طرف اپنی فوج پھیلانا دیں گے اور ان ہموان سے فارغ ہو کر قسطنطینیہ کو فتح کرنے کے لیے کوچ فرمائیں گے: بحیرہ روم کے کنارہ پر پہنچ کر قبیلہ بنی اسحاق کے ستر بزار (۰۰۰۰)، بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی فلاصی کے لیے جس کو استنبول بھتہ ہیں مقرر فرمائیں گے جب پیغمبر کی فصیل کے قریب پہنچ کر نفرہ تمجیر اللہ اکبر بلند کریں گے تو وہ فصیل اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے یکاکیک گرجائے گا اور مسلمان شہر کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ تمام شرپسندوں اور مفسدوں کا فاتحہ کر کے ملک اور حکومت کا انتقام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے امام مہدی کی ابتدائی بیعت کے قوت سے اب تک سات سال کا زمانہ گزرے گا (اسم شریف)

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ | کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوْنُ فِي أَخْرِ  
الزَّمَانِ حَلِيلَةً يَقْسِمُ الْمَالَ  
وَلَا يَعْدُهُ وَفَ رِوَايَةُ قَاتَانَ  
يَكُونُ فِي أَخْرِ أَمَّا تِيْ حَلِيلَةَ  
يَحْتَى الْمَالَ حَتَّى وَلَا يَعْدُهُ  
كُوْشَارَهُنِّيْسَ كَرَے گا جِیسا کہ شمار کیا جاتا ہے  
عَدَّا (مسلم۔ مشکوہ)

**فَاتَهُ:** اس خلیفہ سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جو آخر زمان میں ظاہر ہوں گے۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي قِصْبَةِ الْمَهْدِيِّ  
قَالَ فِي جَهَنَّمَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ  
يَا مَهْدِيَّ أَغْطِنِي أَغْطِنِي قَالَ  
فَيَحْتَى لَهُ فِي شُوَبَهُ مَا اسْتَطَاعَ  
أَنْ يَحْمِلَهُ (رواه الترمذی، مشکوہ)

۱۲۱

## خرف و جمال

جمال قوم یہود سے ہو گا عوام میں اس کا لقب تھا ہو گا اس کی دلیں آنکھ  
میں پھول ہو گا گھنوتھیلے جشیوں کی طرح بال ہوں گے سواری میں ایک بہت بڑا  
لکھا ہو گا اور اس کا ٹھوڑا عراق و شام کے درمیان ہو گا جہاں وہ نبوت و رسالت کا  
دعویٰ کرے گا وہاں سے اصفہان جائے گا اور یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار (۳۰۰۰)  
یہودی ہٹلے گے اور وہیں سے وہ خدا کا دعویٰ کرے چاروں طرف فتنہ و فساد  
برپا کرے گا اور روئے زمین کے اکثر بیشتر مقامات پر گشت کرے لوگوں سے خود  
کو خدا کہلوائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آنائش کے لئے اس سے بُشَّـتے  
خون غادت ظاہر فرمائے گا۔ اس کی پیشانی پر کافر کافر لکھا ہو گا جس کی  
شناخت ہر فہر اہل اسلام کر سکیں گے اس کے ساتھ ایک آگ ہو گی جس کو وہ دوزخ  
سے تعبیر کرے گا، اور ایک باغ ہو گا جس کو وہ جنت سے موسم کمے گا، اپنے  
نانوں کو آگ میں ڈالے گا اور موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر وہ آگ و درحقیقت  
باغ کے مثل ہو گی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہو گا (بخاری)، کوئی ذرۃ اس کے  
ندانی کو تسلیم کرے گا تو اس کے لیے اس کے حکم سے بارش ہو گی آنکج بحشرت پیدا  
ہو گا درخت پھلدار، ملبوثی مولٹے تانے اور دودھ والے ہو جائیں گے اور جو فرقہ  
اس کی خالفت کرے گا اس سے وہ اشیائے مذکورہ بند کرے گا اور قسم کی بہت سی  
ایذا میں مسلمانوں کو پہنچائے گا مگر اس تعالیٰ کے فعل و کرم سے مسلمانوں کی تیز و تخلیل  
کھلنے پہنچنے کا کام نہیں گی (بخاری، مسلم و ابو ذاہد) اس کے خروج سے پہلے  
دو سال تک قدرتہ چکا ہو گا تیرے سال دروان قحط ہی میں اس کا ٹھوڑا ہو گا۔

امام مہدی علیہ السلام ملک اور حکومت کے انتظام میں مشغول و مھروف ہوں گے اور  
یہ افواہ اڑے گی کہ جمال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ و بر باد کر رہا ہے اس خبر کو سننے ہی  
امام مہدی ملک شام کی طرف مراجحت فرمائیں گے اور اس می تحقیق فرمائیں گے  
علوم ہو گا کہ یہ افواہ غلط ہے اس کے بعد امام مہدی مجلت کو چھوڑ کر خبر گیری کی غرض  
سے آسنگی اختیار فرمائیں گے مگر قھوڑ اعرضہ بھی گزر گئے کہ جمال ظاہر ہو جائے گا۔

زین کے مرفون خرلنے اس کے حکم سے اس کے ساتھ ہو جائیں گے (ابن داود) بعض آدمیوں سے وہ بھے گا کہ میں تمہارے مردہ باپ کو زندہ کرتا ہوں تاکہ تم میری طاقت وقدرت کو دیکھ کر میری خدا تعالیٰ کا یقین کرو اس کے بعد وہ شیاطین کو حکم دے گا کہ زین نے میں سے ان کے ماں بارے کی ہم سکھ ہو کر نکلو وہ ایسا ہی کریں گے اس کی خوبیت سے بہت سے ملکوں پر اس کا گزر ہو گا حتیٰ کہ جب وہ سرحدیں پہنچے گا اور بے دین لوگ بعثت اس کے ساتھ ہو جائیں گے تب وہ باہ سے لوث کر مکمل مغلبہ کے قریب مقام ہو جائے گا اور دہاں پر فرشتوں کی حفاظت ہوگی اس لیے وہ مکمل مغلبہ میں وافل نہیں ہو سکے گا (مسلم و مباری) دہاں سے وہ مدینہ منورہ کا قصد کر لے گا۔ اس وقت ہبہ طلبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ کی حفاظت کیلئے فرشتے مققرہ ہوں گے لہذا مدینہ میں دجال اور اس کی فوج داخل نہ ہو سکے گی (جانشی) اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں میں تین مرتبہ زلزلہ بھی آئے گا جس سے خوفزدہ ہو کر بد عقیدہ اور منافق شہر سے نکل جائیں گے اور دجال کے جال میں بچن جائیں گے اور اس وقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے نکلیں گے۔ دجال کی فوج کے پاس پہنچ کر دریافت کریں گے کہ دجال کہاں ہے وہ لوگ ان کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھ کر ان کو قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض ان کو یعنی اپنے ساتھی ان کو اس اقدام سے روکیں گے اور کہیں گے کہ کیا تم کو معلوم ہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا دجال نے کسی کو قتل کرنے سے منع کر دیا ہے وہ لوگ دجال کے سامنے جا کر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا چاہتا ہے دجال اس بزرگ کو پہنچ پاس بلائے گا وہ بزرگ دجال کے چہرہ کو دیکھتے ہی فرمائیں گے کہ میں نے بیچاں لیا تو وہی دجال ملعون

ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور تیری گمراہی کی حقیقتہ بیان کی ہے دجال غصہ میں آکر بھے گا کہ اس شخص کو آکرے سے چرخ دو وہ لوگ اس حکم کی نسبت ہی ان کو دمکڑے کر کے دایمیں بائیں ڈال دیں گے اس کے بعد دجال خداں دونوں کے درمیان سے نکل کر بھے گا کہ اگر آپ میں اس کو زندہ کر دوں تو تم لوگ میری خدا تعالیٰ کا پورا یقین کرو گے تب وہ لوگ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپ کی خدا تعالیٰ کا یقین کر چکے ہیں اور کوئی شک و شبہ نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہو جائے تو ہم اور زیر ایمان کو گا دجال ان دونوں تنگوں کو حج کے زندہ ہونے کا حکم دے گا پہنچنے والے بزرگ خدا نے قدوس کی حکمت اور ارادہ سے زندہ ہو کر کہیں گے کہاب تو بحمد کو پورا یقین ہو گیا کہ تو وہی مرد دد دجال ہے جس کی ملعونیت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے دجال پانچ مصدقوں کو حکم دے گا کہ ان کو فتح کر دو وہ لوگ آپ کے گھر پر چھپری پھیڑیں گے مگر اس سے آپ کو کوئی ضرر اور نقصان نہ ہو گا دجال رشم زندہ ہو کر اس بزرگ کو اپنی دونخ میں ڈال دے گا مگر اشتراط تعالیٰ کی تدریت سے وہ آپ کے حق میں ٹھنڈی اور گلزار ہو جائے گی اس واقعہ کے بعد دجال کسی کو زندہ کرنے پر قدرت نہ پاتے گا اور یہاں سے ملک شام کی طرف روانہ دجال کے گا اس سے پہلے کرو وہ دمشق پہنچے امام مہدی علیہ السلام وہاں آپکے ہوں گے اور جگ کی تیاری اور فوج کی ترتیب وغیرہ محل کر چکے ہوں گے جامع مسجد رشت میں موذن عصر کی آذان دے گا لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ سیدنا علی علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر تکریہ لگائے ہوئے آسمان سے مسجد کے نشرتی منارہ پر جلوہ افزود ہوں گے اور امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات فرمائیں گے امام مہدی علیہ السلام نہایت تواضع اور خوش خلقی سے پیش آئیں گے اور

فرمائیں گے کہ یا بھی اللہ امامت فرمائیے سیدنا علیہ السلام فرمائیں گے کہ امامت  
تم کو دیکھو نہ کہ تمہارے بعض کے لیے امام ہیں اور یہ عزت و شرف اللہ تعالیٰ  
نے اس امت کو عطا فرمایا ہے امام مہدی علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور  
عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا کریں گے اور بعض روایات میں ہے کہ اس  
کے بعد یعنی اس ہمنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور امام مہدی  
علیہ السلام ان کی اقتدا کریں گے۔ نماز سے فائز ہو کر امام مہدی پڑھ عیسیٰ علیہ السلام  
سے تھیں گے کہ یا بھی اشتراط شکر کا انتظام آپ کے پردہ ہے جس طرح  
چاہیں انعام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت ہے  
گا میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا ما راجانا میرے ہی ہاتھ  
سے مقدار ہے۔ رات امنِ امان کے ساتھ برکر کے امام مہدی علیہ السلام اپنی  
فوچ کو لے کر میدان جگ میں تشریف لائیں گے اس وقت سیدنا علیہ السلام  
ذمائیں گے کہ میرے لئے تھوڑا اور نیزہ لا دتا کہ اس ملعون و مردود کے او اصر  
سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو پاک کر دوں یہی عیسیٰ علیہ السلام اور اسلامی شکر دجال کے  
شکر پر حملہ آرہوں گے۔ بہایت خوناک اور گھسان کی لٹائی ہوگی اس وقت بھکم  
الله عیسیٰ علیہ السلام کے سانش کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی  
ہوگی وہیں تک یہ بھی پہنچے گا اور جس کافر تک آپ کا سانش پہنچے گا وہ دیکھ  
نیست و نابود ہو جائے گا ابخاری دلم، دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا آپ  
اس مردود کا تعاقب کرتے کرتے مقامِ نماز میں اس کو پکڑیں گے۔ اور اپنے نیزہ  
سے اس کا کام تمام کر کے لوگوں پر اس کی ہلاکت اور موت کا انہصار فرمائیں گے۔  
اسلامی فوج دجال کے شکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہو جائے گی یہ ہوں یوں

و جو اس کے شکر میں ہوں گے اس وقت کوئی چیز یہ ہو دیوں کو پناہ نہ دے سکے۔  
میں یہاں تک کہ اگر بیوقت شب کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں کوئی یہودی پناہ لے  
گا تو وہ بھی آواز دے گا کہ اسے اس کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑا اور قتل کر  
اللہ تعالیٰ کی زمین پر دجال کا یہ فتنہ اور ضاد کا زمانہ چالیں روز تک ہے گا جن  
میں سے ایک دن ایک ایک سال ایک ایک ہمیشہ اور ایک ایک ہر ہفتہ کے برابر  
ہو گا باقی ایام ایسے ہی ہوں گے جس طرح عام طور سے ہوتے ہیں بعض روایات  
میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ دہ  
ملعون آفتتاب کی گردش روکنا چاہے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ملے سے اس  
کی حسب نہشاً آفتتاب کو روکنے کا صحابہ کو امام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے عرض کیا کہ جب ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا تو اس ایک دن کی نماز ایک  
دن کی پڑھنی چلہیے۔ یا ایک سال کی آپ نے فرمایا کہ اندازہ کر کے ایک سال  
کی ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ دجال کے فتنہ کو ختم کرنے کے بعد امام مہدی علیہ السلام  
اویسی علیہ السلام ان مقامات کا دورہ فرمائیں گے جن کو دجال نے خذاب کیا  
ہو گا دجال سے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں اجر عظیم  
ملنے کی خوشخبری فرمائی دیں گے اور اپنی عنایات عامہ سے ان کے دنیا دی  
نقمانات کی تلافی کریں گے بسیدنا عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کرنے کے  
شکر صدیب اور کفار سے جزو یہ قبول نہ کرنے کے احکام صادر فرما کر تمام کفار  
کو اسلام کی دعوت دیں گے یہ وہ وقت ہو گا جب کہ کوئی کافر بلا بد اسلامیہ میں  
نہ بے گا تمام زمین امام مہدی علیہ السلام کے عدل والدافٹ سے منور اور روشن  
ہو جائے گی ظلم و بے انصاف کی نتیج کرنی ہوگی تمام لوگ عبادت اور اطاعت کیں گے۔

ہے جس کا پانی انہالی سڑی کی وجہ سے اس قدر فلینظ اور بخوبی ہے کہ اس میں  
چہار راتی قطبی نامکن ہے شرقی اور غربی اطراف میں دیواروں کے در بڑے  
پھر ہیں جس کی وجہ سے آمد و رفت کا راست مفقود ہے ان دنوں پھر اڑھے  
کے درمیان ایک گھٹائی تھی جس میں سے یا جوں ماجون خلک کرا دھر ادھر کے  
لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اس گھٹائی کو ذوالقریبین نے ایک ایسی طریقہ سے  
دیوار بنائی ہے جس کی بلندی ان دنوں پھر اڑھوں کی چوٹیوں تک پہنچتی ہے  
اور اس کی موٹانی ۶۰ سانتھ گز کی ہے بند کہ ادیا ہے وہ لوگ دن بھر نقشبندی اور  
اس کے لوٹنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو اشد تعالیٰ اپنی قدرت کا مدد سے  
دیساہی کر دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان میں اس دیوار میں ایک  
سوراخ ہو گیا تھا مگر وہ اتنا نہیں کہ اس میں سے آدمی نکل سکے جب ان کے  
نکلنے کا وقت آئے گا تو وہ دیوار اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لوٹ جائے گی،  
اور نکل پڑیں گے ان کی تعداد اس قدر ہے کہ جب ان کی پہلی جماعت بحیرہ  
طبریہ میں پہنچنے کی تو اس کا سب پانی پی کر خشک کرے گی۔ بحیرہ طبریہ ہرستان  
میں ایک مریع حصہ ہے جو نہایت بڑا اور گہرے ہے جب دسری جماعت ہاں  
پہنچنے کی تعداد ہے گی کہ شاید اس جگہ کبھی پانی پوچھا گا۔ یہ لوگ نکلتے ہی ظلم و قتل  
غارتگری پر دہ دری طرح طرح کے عذاب دینے اور لوگوں کو قید کرنے  
میں لگ جائیں گے یہاں تک کہ کہیں گے اب ہم نے زمین والوں کو توختہ کر دیا  
پہلا آسان والوں کا بھی خاتمه کردیں چنانچہ آسان پر تیر پھینکیں گے اللہ  
تعالیٰ اپنی قدرت کا مدد سے ان کے تیروں کو خون آلو دھر کے لوٹائے گا یہ  
دیکھ کر وہ بہت خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے ہوا کوئی نہیں رہا۔

میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے اپ کے غلافت کی مکمل مدت سات یا آٹھ یا  
تو سال ہو گی سات سال عیسائیوں کے قفسہ اور ملک کے انتظامات میں آٹھویں  
سال دجال کے ساتھ جنگ وجدی میں اور لواں سال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی  
معیت میں گئے گا اس حساب سے امام مہدی علیہ السلام کی تحریر ۲۹ سال ہو گی  
اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ  
کے جنازہ کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے اس کے بعد چھوٹے بڑے تمام  
انتظامات عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے۔  
تمام مخلوق نہایت امن دامان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہو گی، اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے آپ پرمی نازل ہو گی کہ میں مپنے بندوں میں ایسے  
طاقت ور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو ان کے مقابلہ کی تاب  
نہ ہو گی لہذا اپرے نیک اور فالص بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ تاکہ وہ دہاں  
پناہ نہیں ہو جائیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور کے قلعہ میں جو اب بھی موجود  
ہے زوال فراہ کا سباب حرب اور سامان رسید ہمیتا کرنے میں سرگرم ہوں گے۔  
کہ قوم یا جوں ماجون سد سکندری کو توڑ کر مڈیوں کی طرح چاروں طرف  
پھیل جائے گی سوائے مقصبوط اور مستحکم قلعے کے کہیں ان سے خلاصی کی  
صورت نہ ہو گی۔

## خروج یا جوں ماجون

یا جوں ماجون یا ثف ابن نوح کی اولاد میں سے ہیں ان کا مستقر  
انہم بلاد مشرق بیرون ہفت اقلیم ہے ان کے شمالی جانب دریا یا شورہ

یا بحوج ماجونج کے فتنہ کے زمانہ میں سیدنا علیہ سلام پر غلہ کی بہت تنگی ہوگی اس کے بعد علیہ سلام دعا کے لیے کھڑے ہوں گے آپ کے اصحاب آپ کے پیچے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر ایک بماری بیجھے گا جس کو عربی میں نف کہتے ہیں یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیر یا بھری تی ناک اور گردن میں نکلتا ہے اور طالعون کی طرح تھوڑی دریں ہلاک تر دیتا ہے ساری قوم یا بحوج ماجونج اس مہلک مرمن سے ایک ہی رات میں مر جائے گی سیدنا علیہ سلام یہ خبر سن کر قلعہ کے اندر سے تفتیش حالات کے لیے چند اشخاص کو روانہ فرمائیں گے جب ان کو معلوم ہو گا کہ سب ہلاک ہو گئے اور ان کی سڑی ہوئی لاشوں کی بدبوسے لوگوں کا چلنا پھر نادشوار ہو گیا ہے تو اس مصیبت کے دفعہ کے لئے پھر اپنے ساقیوں کے ہمراہ درست بدعا ہوں گے تب حق تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور برٹے برٹے جانز روں کو ان پر سلطک کر دے گا وہ جانز روچہ کو تو چھایس گے اور کچھ کو جزیر دل اور دریائے شور میں پھینک دیں گے اور ان کے حون وغیرہ سے زمین کو پاک اور صاف کرنے کی غرمن سے بہت زبردست اور بارکت بارش ہو گی جو مستواتر چالیس روز تک پہنچے گی اس بارش سے پیداوار نہایت بارکت اور با افراط ہو گی حتیٰ کہ ایک سیر انج اور ایک گائے اور بچری کا دودھ ایک کنبے کے لیے کافی ہو گا سب لوگ اس وقت نہایت آسائش اور آرام میں ہوں گے روئے زمین پر ہوئے اپل ایمان کے اور کوئی نہ ہے گا کیونہ حد اور لغضن بالکل ہاتھ نہ ہے گا۔ سب اطاعت اللہ میں مشغول ہوں گے یہاں تک کہ سانپ بچھو اور درندے بھی ان لوگوں کو ایذا نہیں پہنچاتیں گے قوم یا بحوج ماجونج کی تلواروں کی تیر اور

کہاںیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام آئیں گی سات سال تک یہ حالات رہیں گے۔ اس کے بعد خواہشات نفسانی ظہور پر ہوں گی یہ جملہ واقعات عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ہوں گے دنیا میں آپ کا قیام ۴۰، ۵۰ سال ہے گا۔ آپ کا نکاح ہرگا اولاد پیدا ہو گی پھر آپ انتقال فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشنہ مطہرہ میں مدفن ہوں گے۔

## خلافتِ چہچاہ

سیدنا علیہ سلام اپنے بعد ایک شخص چہچاہ کو اپنا خلیفہ مقرر کر جائیں گے یہ قطبان اور ملک یمن کے خلیفہ ہوں گے جو نہایت عدل والصفات کے ساتھ امورِ خلافت کو انجام دیں گے ان کے بعد چند اور بادشاہ ہوں گے ان کے زمانہ میں کفر و جہل کی رسومات عام ہو جائیں گی اور علم بہت کم ہو جائے گا۔ اذ المحاد و زندقة پھیل جائے گا۔ بخاری مسلم

## خف ہو گا اور دھوال اٹھے گا

اس گھڑا اور الحاد کے زمانہ میں ایک مکان مشرق اور ایک مغرب میں جہاں منکر لقدر یہ رہتے ہوں گے دھن جلتے گا انہیں دلزوں میں آسمان سے ایک دھوال بخود دار ہو گا اور زمین پر چھا جائے گا جس کی وجہ سے لوگ نہایت ضيق اور تنگی میں ہوں گے تو مین کو اس سے زکام سا محسوس ہو گا اور کافر دلخواہ کو نہایت تکلیف ہو گی اور بے ہوش ہو جائیں گے کسی کو ایک دن کے بعد کسی کو روڈوں کے بعد اور کسی کو تو مین دن کے بعد ہوش آئے گا۔ یہ دھوال پھیلیں

روزہ مکمل ہے گا (سل)

## مغرب سے آفتاب طلوع ہو گا

ذی الحجہ کا ہدینہ ہو گا یوم سحر کے بعد رات نہایت دراز ہو گی یہاں تک کہ پچھے چلا ٹھیک دل ہو جائیں گے اور ہوشی چڑا کاہ میٹ جانے کے لیے شور کریں گے لیکن صبح نہ ہو گی حتیٰ کہ لوگ ہبہت سے بیقرار ہو مخزن اللہ وزاری کوئی گے اور توبہ توہہ پکاریں گے جب اس رات کی درازی نہیں چار رات کے برابر ہو جائے گی اور مختلف نہایت بے تاب اور مضطرب ہو گی قب آفتاب بخوبی سے نوز کے ساتھ جس طرح گرہن کے وقت ہوتا ہے مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا اور اتنا بلند ہو گا جتنا چاہت کے وقت میں ہوتا ہے پھر غروب ہو جائے گا اور اس کے بعد پھر حب مستور قدیم مشرق سے طلوع کیا کرے گا اس واقعہ کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہو گی (مجاہد امام)

## دابتہ الارض کا خریج

دابتہ الارض میں اور جب تیامت کا وقت آجائے ان پر توہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے ایک روایت میں ارشاد ہے تحفۃ الاحیاء میں ہے کہ تکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سراس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور بینک جیسے پہاڑی بُری کے بینہ جیسے ثیر کا اور رنگ جیسے چینتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اس کے پاس موی علیہ سلام کا عصا اور سیمان علیہ سلام کی انگوٹھی ہو گی مسلمان اور کافر کو سونگھو کو بتلائے گا اور کچے کا اس کا دین سچا ہے اور اس کا دین جھوٹ ہے (امتنانی) مختلف شہر ہریں میں اس قدر تیز رفتاری سے دوڑہ کرے گا کہ کوئی فرد بشرط اس کا پیچاڑ کر سکے گا یہ دابتہ ہر سھوف پر ایک نشان لگاتا جائے گا اگر وہ شخص ایماندار تو سیدنا موسیٰ علیہ سلام کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط یعنی دے گا جس سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا اور اگر کافر ہو گا تو سیدنا سیمان علیہ سلام کی انگوٹھی سے اس کی ناک یا گردن پر سیاہ ہر لگاتا جائے گا بس سے اس کا تمام چہرہ بے روشنی ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر ایک دست خوان پر چند اشخاص میتھ ہو جائیں گے توہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی ایماندار ہو سکے گا اس جاودہ کا نام دابتہ الارض ہے جو اس کام سے فائی ہو کر غائب ہو جائے گا، مغرب سے آفتاب کے طلوع اور دابتہ الارض کے فیور سے لفظ صور تک ایک سو بیس سال کا عمر صد ہو گا۔ ایک سو زیادتی ہو چکی جس سے تمام ایمان والے مر جائیں گے۔

عَنْ النَّوَّارِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ سَيِّدَنَا نُوَّا سَبْعَ سَنَّةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رَحْمَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا خَرَجَتِ الْأَرْضُ

مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے درمیں روزیہ حادثہ پیش آئے گا کہ مکنے میں کوہ صفحہ زلزلہ سے شق ہو جائے گا اور ایک جانور حکیم بیجی د غریب شکل ہو گی باہر آئے گا اور انسانوں سے کلام کرے گا اس جانور کی شکل یہ ہو گی پھر وہ انسانوں جیسا پاؤں اونٹ کی طرح گردن ٹھہر دے میں دم چیل کی طرح سینک بارہ سنگ کی طرح اور ہاتھ بندوں کی طرح ہوں گے نیز یہ جانور فصح اللسان ہو گا قرآن پاک میں ارشاد ہے وَإِذَا قَوَّلُ عَلَيْهِمْ حَمَّاً خَرَجَتِ الْأَرْضُ

طَبِيَّةَ فَلَا خَدَّهُمْ تَحْتَ ابَاطِيلِ  
فَتَقْتِيمُ رُفْحَ مُلْكِ مُؤْمِنِينَ وَكُلَّ  
مُشْلِمٍ قَبْنَقًا مِثْرَأَ النَّاسِ يَتَّهِمُ  
رَجُوتٍ فِيهَا تَمَارِيجَ الْحَمْرِ  
فَعَلَيْهِ فَقْوَةَ مَرِ السَّاعَةِ (اسْمَاءُ سَلَمٌ)  
مِنْ جَانِرِ دُولَ كَيْ طَرَحْ دَقَتْ گَزَارِيْنَ گَيْ اَنْ پَرْ قِيَامَتْ قَائِمَ هَوَىْ -

## جَهَشَرَ كَيْ كَافِرِ دُولَ كَاغِلَبَ

اسَ كَيْ بعدَ جَهَشَرَ كَيْ كَفَارَ كَاغِلَبَ هَوَگَا اوْرَ عَلَكَ مِنْ اَنْ کَيْ حُكُومَتْ ہوْ جَانَے  
گَيْ اوْرَ یَعْبَشَ لَوْگَ فَانَّهُ کَعَبَهَ کُوْلَهَادِیْنَ گَيْ اوْرَ اَسَ کَيْ نَجَيَ سَےْ خَزانَے کَوْ  
نَکَالِیْنَ گَيْ اَسَ دَقَتْ ظَلَمْ وَفَسَادَ پَھِيلَهَ کَاچُورَپَالِیْوَ کَيْ طَرَحْ لَوْگَ گَلَیْ کُوْچَرَ اوْرَ بازارِ دِلَیْ  
مِنْ مَالِ بَنَنَ کَيْ سَاتِجَمَاعَ کِيَا کِرِیْنَ گَيْ قَرَآنِ بَحِیدَ کَاغِذَوَنَ سَےْ اَنْجَهَ جَانَے  
کَما کوئی اَهِلِ اِيمَانِ دِنِیا مِنْ نَہِيْےَ گَا اوْرَ آپَسَ کَيْ جَوْرِ ظَلَمْ سَےْ شَہِراً جَرِجَرِ جَانِیْں  
گَيْ قَحطَ اوْرَ دِبَارَ کَاظْهَورَ ہوْ گَا جَهَالتِ اَسَ قَدَرِ بِرَطْحَ جَانَے گَيْ لَكَهُ کوئی شَخْصَ اَللَّهِ  
تعالَیِ کَانَامَ لِيَنَےَ دَالَالِ بَاتِیِ نَہِيْےَ گَا اَنْ حَالَاتَ کَيْ بعدَ قِيَامَتْ قَائِمَ ہوْ جَانَے  
گَيْ جِسَ کَيْ اَبْتَداً نَفْعَ صَورَسَےْ ہوْگِی جِسَ کَا ذَكَرَ قَرَآنِ پاکَ مِنْ اِرشَادِ ہَےْ :

وَنَقْيَاحَ فِي الصُّورِ فَقَصَّعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ  
فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ سَأَءَهُ اللَّهُ دَشَّوَ نَفْخَهِ فِيْهِ  
أَخْرَى فِيَا ذَاهِمٍ قِيَامَكَيْتَنَظَرُونَ ۱۸ سورَة زَرَاثِتَ

اوْرَ قِيَامَتَ کَيْ دَنِ صَورَمِنْ پَھُونَکَ مَارِيَ جَانَے گَيْ جِسَ سَےْ تَحَامَ آسَمانَ اوْ

زَمِنَ دَالَوَنَ کَيْ ہوشِ اُرْ جَادِیْنَ گَيْ پَھَرَزَنَدَهَ توْرَ جَادِیْنَ گَيْ اوْرَ مَرَدَوَنَ کَيْ  
رَوْسِیْنَ بَےْ ہوشِ ہوْ جَادِیْنَ گَيْ مَجَحَجَسَ کَوْ اَللَّهُ تَعَالَیِ چَانَے دَهَ اَسَ سَےْ ہوشِ  
اوْرَ مَوْتَ سَےْ مَحْفَظَهَ ہَےْ گَاءَ پَھَرَ اَسَ صَوْرَمِنْ دَوْبَارَهَ پَھُونَکَ مَارِيَ جَانَے گَيْ  
زَوْغَشَهَ سَبَ کَيْ سَبَ قَبِرِوَنَ سَےْ نَكَلَ گَھَرَهَ ہوْ جَادِیْنَ گَيْ اوْرَ جَارِ دَلَهَفَ  
رِيَخَنَهَ لَمَگَيْنَ گَيْ -

وَأَشَرَّ قَتَ الْأَرْضَ  
بِنُورِ سَرِّهَا وَوُضْعَةَ الْكِتَبِ  
وَجَاهَ أَيَّ بِالنَّبِيْنَ وَالشَّهَدَاتِ وَقُصَّنَ بَيْتَهُمْ  
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ -

اوْ پَھَکَهَ گَيْ زَمِنَ لَپَنَےَ رَبَتَ کَيْ دُورَسَےَ اوْرَ لَارَکَھَیَ جَانَے گَيْ کَتَابَ اوْرَ آیَا  
بَانَے گَا اَنبِيَا رَعِيْمَ السَّلَامَ اوْرَ گَوَا ہوْلَ اوْرَ اَنَّ مَصَافَ سَےْ فَيَصِلَهَ ہوْ جَانَے  
گَا اوْرَ اَنَّ پَرَ ظَلَمَ نَهَ ہوْگَا

وَقُوَّتِيَّتْ كُلَّ نَفْسٍ مَاعِدَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ  
يَعْمَلَيْفَعْلُونَ ۝

در پُورا دِیا جَانَے گَا ہرِ شخصَ کَوْ جَوَ اَسَ نَےْ کِيَا اوْرَ اَللَّهُ تَعَالَیِ خَوبَ خَبَرَ دَارَ ہَےْ  
جَوْ پَھَرَ یَرَ لَوْگَ گَھَرَتَ ہَےْ ہِیْ -

فَأَنَّهُ : اِرْشَادَ ہَےْ کَيْ اِيكَ دِنِ صَورَمِنْ پَھُونَکَ مَارِيَ جَانَے گَيْ اوْرَ اَسَ کَيْ بَیْت  
نَلَکَ آدَاءَزَسَےْ زَمِنَ اوْرَ آسَمانَ مِنْ جَنَنَے جَانَدارِیِنَ سَبَ بَےْ ہوشِ ہوْ جَادِیْنَ  
گَيْ اوْرَ اَسَ کَيْ اَثَرَسَےْ کَوَلَیَ نَنْبَچَےَ گَا مَرْجَرِهِ چَسَےَ اَللَّهُ تَعَالَیِ اِپَنِ رَحْمَتِ  
سَےْ بَچَلَتَ، پَھَرَ دَوْسَرَیِ بَارِ صَورَمِنْ کَا جَانَے گَا تَوْبَ لَوْگَ زَنَدَ ہوْ کَرَأَنَهَ  
گَھَرَےَ ہوْلَ گَيْ اوْرَ اَدَھَرَ اَدَھَرَ رِيَخَنَهَ لَمَگَيْنَ گَيْ پَھَرَ مَدِنْ حَشَرَمِنْ اَللَّهُ تَعَالَیِ

کا جلوہ ظاہر ہو گا اور ساری زمینِ اللہ تعالیٰ کے نوڑ سے جگہ کا اٹھے گی اور سب کے اعمال نامول کا دفتر سامنے لا کر رکھ دیا جائے گا انبیاء علیهم السلام اور دوسرے گواہ دربار میں حاضر ہوں گے ہر ایک کے معاملہ کا الصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان کے عملوں کا تھیک تھیک اجر دیا جائے گا جسی پرطم نہ ہو گا نہ زیادتی جو جس نے دنیا میں کیا اس کا بھرپور بدله پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک کے عملوں کا ذرہ ذرہ پتہ ہے ہر ایک کا پورا پورا حال اسی پر ظاہر ہے وہ ہر ایک کا حساب چکاوے گا اور جو جس جگہ کے لائق ہو گا وہاں ہی پیغام جائے گا۔

اس آیت میں وَجَاءَنِي بِالْمُتَبَدِّيَّنَ وَأَشْهَدَنَا اُس سے مراد یہ ہے کہ میدانِ حرث میں حساب دکتاب کے وقت سب انبیاء علیهم السلام بھی ہوں گے اور شہید سے مراد فرشتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے مَعَهَا سَأَتَّبِعُنَّقَ شَهِيدَ اس میں سائق اور شہید سے فرشتے مراد ہیں اور ان گواہوں میں امتت محمدیہ بھی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے وَكُوْنُ نَقَّا شَهِيدَ أَعْلَمَ الْقَائِمِ اور ان گواہوں میں خود انسان کے انسنا دجوان بھی ہوں گے جیسا کہ ارشاد ہے تَكَلَّمَنَا أَيْدِيهِمُو اس آیت میں صاف ارشاد ہے وَكُونَ نَقَّا شَهِيدَ أَعْلَمَ النَّاسَ یہ امتت اور انسانوں پر گواہ ہو گئی اور ہر امتت سے اور انسانوں کے ہاتھ میں سوال ہو گا۔ اور خاص کر علماء کرام تو انبیاء علیہم السلام کے وارث یہیں اس لیے ان سے توبہ سے زیادہ پوچھ بھوگی ہر علم پر یہ فرض عالمہ ہوتا ہے کہ ہر انسان کے لیے مکمل ہو کر کس طرح اس کو دنیا و آخرت کی کامیابی

بلے گی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی پوری پوری کامیابی پوتے دین پر عمل کرنے میں رکھی ہے ہر انسان دنیا میں بھی کامیاب ہو موت کے وقت میں بھی کامیاب ہو، قبر میں حرث میں بھی کامیاب ہو جنت میں داخل ہو جائے اور ہمیشہ کے لیے کامیابی پڑے، دین کے بغیر دنیا وی چیزوں سے کامیابی ہرگز نہیں ملے گی ایک آدمی اگر دزیرن گیا تو وزیر تو اس کو کہہ سکتے ہیں لیکن اس کو کامیاب نہیں کہہ سکتے، ایک شخص اگر دزیر اعلیٰ بن گیا تو اس کو وزیر اعلیٰ تو بھہ سکتے ہیں لیکن کامیاب نہیں کہہ سکتے ایک شخص اگر صدر بن گیا تو اس کو صدر تو بھہ سکتے ہیں لیکن اس کو کامیاب نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ اول یہ کامیابی ہے نہیں اور اگر ہے بھی تو پچھہ وقت کے لیے ہے اور اگر اور بھی زیادہ مل جائے تو موت پر تو ختم ہی ہو جائے گی جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور دین کی وجہ سے جو کامیابی ملے گی وہ کبھی ختم نہ ہو گی دنیا میں ساتھ ہو گی اور موت کے وقت بھی ساتھ ہو گی قبر میں بھی ساتھ ہو گی اور حرث کے میدان میں بھی ساتھ ہو گی اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہ السلام کو بھیجا تھا ہر ہنی کے ساتھ ایک دین تھا اور ایک دین کی دلتوں، دین کی دعوت کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت بلتنی تھی پھر جب بنی علیہ السلام دنیا سے رخصت ہو جاتا تو پچھڑ مانے نہ کو تو لوگوں میں دینے باقی رہتا لیکن دین کی محنت نہ کرنے کی وجہ سے پھر لوگوں میں گمراہی پھیلنا شروع ہو جاتی تھی پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بنی کومبوعث فرماتا تھا اس طرح سلسلہ جاری تھا کہ آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اعلان فرمایا

کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی  
پندرہ سال میں مرد بالغ ہو جاتا ہے تو پندرہ سال سے لے کر چالیس سال تک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن کسی ایک آدمی کو  
بھی ہدایت نہیں ملی اگر عبادت سے دین لوگوں میں آتا تو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے آتا، آپ کی طرح کون عبادت کر سکتا تھا ابو بکر صدیق  
کان صدیقہ فی جاہلیہ یہ پہلے سے آپ کا درست تھا لیکن اس کو بھی  
دعوت کے بغیر ہدایت نہیں ملی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ یہ رے  
رسول ہیں اور ارشاد فرمایا فَشُوْفَانِذْمَارَيَّةَ فَكَيْفَ فَشُوْفَهُرَے ہو  
جاؤْ فَأَنْذِقْ لَوْكُوں کو بھتھ سے ڈراڈ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر دیں یعنی عبادت  
کے ساتھ دعوت تسلیم بھی شرعاً کرو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۲۳ بسال کے  
عرصے میں ہزاروں لوگوں کو ہدایت دی۔ وہ لوگ جو ایک دسمبر کے اور  
اللہ تعالیٰ کے دشمن تھے وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست بن گئے، اور آپس کی  
وشنی دعوت کی وجہ سے دستی میں بدل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دعوت الی اللہ صرف خود نہیں فرمایا بلکہ ہر مسلمان مرد عورت کو دعوت الی اللہ  
پر لگایا اور تقریباً ۱۳ بسال تک تکلیفوں اور مشقوں میں گزار دیے مگر اللہ تعالیٰ  
نے مکہ میں سلازل کو یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یا آیہما الدین امْنُوا مَكْمُونَه  
میں ۸۲ سورتیں نازل ہوئیں سورۃ القاریے میکر سورۃ المطیفين تک کسی سورۃ میں یا آیہما  
الدین امْنُوا نہیں فرمایا (لے ایمان والو) اور جب بھرت کی اور اپنے گھروں  
کو چھوڑا اور بھی بچوں کو چھوڑا تو پھر اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں سب سے  
پہلے سورۃ بقرہ نازل فرمایا یا آیہما الدین امْنُوا

پھر ۲۸ سورتیں مدینہ میں نازل ہوئیں جس میں ۸۸ مرتبہ یا آیہما الدین امْنُوا  
نازل ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ صرف دین کی دعوت نہیں اور نہ صرف دین کی  
دعوت سے ایمان کامل بن جاتا ہے بلکہ دین کی دعوت کے ساتھ بھرت بھی  
ہو جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے کیا صحابہ کرام کی قبریں دین کی  
اشاعت کے لیے پوری دنیا میں لٹتی ہیں۔  
صحابہ کرام کے پچھے ہمارے پچھوں سے زیادت تھے صحابہ کرام کی بیویاں  
ہماری بیویوں سے زیادت تھیں، صحابہ کرام نہم سے کم مال والے تھے، عبد اللہ بن  
زبیر کے زمانے میں طاعون کی ہوا جلی جس سے عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق کے  
چالیس بیٹے وفات پا چکے تھے اور اسی دن انس بن مالک کے ۸۳ بیٹے  
وفات پا چکے تھے صحابہ کرام کے لتنبچے ان کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں  
تھی اور پوری دنیا میں دعوت تیغ کے لیے بھیل گئے تھے اب جو بھی مسلمان  
مرد عورت دین کی اشاعت کے لیے جان مال وقت کو لگائے اور بھرت کے  
نوان کے لیے بھی یہ ارشاد ہے :

وَالسَّابِقُونَ الْأَقْرَبُونَ مِنَ الْمَهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ قَالَ الْذِينَ  
أَتَبْعَهُمْ حُمُّرًا حَسَانَ رَحْمَنَ اللَّهُ مُعَمَّلُهُ حَصْنُوْعَنَهُ  
اور جو مہاجرین والنصار ایمان لانے میں تمام امانت سے مقدم ہیں اور جتنے لوگ  
(اس میں بعد کے لوگ مراد ہیں قیامت تک) بھی اخلاص کے ساتھ ان کے  
پیروکار ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ رب اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے  
اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا کہ جو بھی صحابہ کرام  
کے نقش قدم پر چلے گا ان سب سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف عرب کے لیے نہیں بھیجا بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کے لیے قیامت تک اس لیے توارث اشاد فرمایا :

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ سَمِعْتُ اللَّهَ أَنْكَمْ جَمِيعَهُ سُرَةَ الْعَرَافِ ۖ ۱۵۸

ترجمہ : کہہ دلے لوگو! میں تو تم سب کے لیے رسول ہوں اس سے قیامت تک کے لوگ تراویں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اول نبیر میں علماء کا کام ہے اس لیے توارث اشاد فرمایا :

<p>لَقِينَا عَلَمَاءَ قَرْبَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَقَ</p> <p>وَارثٍ یہ اور لقیناً انبیاءً علیہ السلام نے</p> <p>كَسِيْ كَوْدِيْنَارَ وَرِبِّيْمَ كَا وَارثٍ نَهِيْسَ بَنِيْاً.</p>	<p>لَقِينَا عَلَمَاءَ كَرَمَ اَبْيَاءَ عَلِيْهِ سَلَامَ كَ</p> <p>إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَخَرَيْرٌ شَوَّدِيْنَارَ</p> <p>وَكَلَادِ زَهَمَّا</p>
---	--

اور ایک درسرے روایت میں ارشاد ہے :

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
قالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِينَ مِنْ عَالَمَ مُنْكَرٍ وَكَهْنَهِنَ ہے کوئی عالم  
مُنْكَرٍ وَكَهْنَهِنَ مِنْ عَالَمَ مُنْكَرٍ وَكَهْنَهِنَ ہے کوئی عالم  
إِلَّا قَدْ أَحَدَ اللَّهُ مِنْيَا فَتَهُ دُن انبیاءً علیہ السلام سے وعدہ لیا گالئی  
يَوْمَ أَحَدَ مِنْيَاكَ النَّبِيِّنَ۔

کنز العمالہ حدیث ص ۱۸۳

تو اس لیے اول یہ کام ہر عالم کافر لیفہ اور بعد میں ہر امتی کافر لیفہ ہے اور صرف  
یہ کہ مزدوں کا بلکہ ہر عورت پر بھی اپنی طاقت کے مطابق یہ ذمہ داری عائد ہے۔  
مثال کے طور پر ایک جگہ پر آگ لگتی ہوئی ہے اور اس جگہ پر ایک اندھا  
ہو اور ایک لنگڑا ہو اور ایک دن شخص بوسیح سالم ہواب آگ کا بچھانا تو ہر ایک

کافر لیفہ ہے، بسیح سالم آدمی پر سب سے زیادہ ذمہ داری ہے لیکن اندھا اور لنگڑا بھی  
اس فرلیفہ سے خارج نہیں ان پر بھی یہ فرض ہے کہ ہر آزاد بلند اور لوگوں کو آگ  
سے جبردار کرے اسی طرح عورتیں بھی ہے دینی کی آگ کو بچا دیں اور غیر علماء بھی  
آج کل بے دینی کی آگ ہر جگہ اور ہر گھر میں لگی ہوئی ہے اور ہر جگہ تین طبقے  
 موجود ہوتے ہیں یعنی علماء کرام اور مرد اور عورتیں اب یہ تینوں کافر لیفہ ہے کہ  
اس آگ کو بچا دیں۔ یہ نہیں کہ علماء تو اس آگ کے بچانے میں لگ جائیں اور  
مرد عورتیں اس کو دیکھتے رہیں بلکہ یہ تو ہر ایک کافر لیفہ ہے کہ آگ کو بچائے،  
اللہ تعالیٰ ہمارے سب علماء کرام اور غیر علماء کو دین کی محنت کے لیے احسن طریقہ  
سے قبول فرمائے۔

آخر میں میں پھر علماء کرام سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح آپ درس  
و تدریس کے لئے وقت مقرر کرتے ہیں اسی طرح اس وقت میں نے تبلیغی جامات  
کے ساتھ بھی ایک ایک سال کیلئے وقت نکالیں جس طرح آپ حضرات کو معلوم  
ہو گا کہ ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام اس وقت سال سال کی جماعتوں میں  
چل ہے یہیں اور جب تک سال کیلئے موقع نہ ملتے تو کم سے کم مقامی گشت  
اور ہر ہمینہ میں ۳، ۴ یوم اپنے مقتدیوں کے ساتھ ضرور لٹکایا کریں۔ اور مسلمانوں  
کو یہ دعوت دیں کہ اپنا سال جان اور وقت دین پر لٹکائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اور پوری امت کے لیے نوں کے لیے اور  
عورتوں کے لیے یہ کام آسان بھی فرمائے اور قبول بھی فرمائے،  
آئیں؟

ہماری نئی آنے والی کتاب

# اس امت کا کام اور مقام

تالیف  
مولانا عبداللہ ابو عینی اللہ  
طبع تحریر و تدوین مسیار پریمیو روزنگ

(ناشر)

مکتبہ المعارف محلہ جنگی پشاور